

اول کہ اور چار میں اور پھر نہایت میں لکھا ہے کہ جس نے ارادہ کیا کہ ہر دن اوسکا  
 صبر کرے اور الایہ جابرون روایتیں نہایت کی تفصیل لکھی گئی ہیں اور بعد اوسکی مولانا  
 عبد العزیز صاحب نے اپنی تفسیر فتح الغریز میں وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ  
 أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ حضور آدم علیہ السلام نے  
 بعد توبہ کے جناب آدمی میں عرض کی کہ بار خدایا یہ بندہ تیرا کہ ابلیس در بیان میرا اور  
 خداوت حکم ہوئی اگر تو اعانت میرا اور اولاد میری نہ کرے تو مجھ کو قدرت مقابہ اوسکی کے  
 نہوگی پھر شیطان عرض کی کہ بار خدایا اس بندہ اپنی کی کہ دشمن میرا ہی اس قدر اعانت کی  
 کہ سطح مجھ کو قدرت اوسکی پہنچانے کی ہوگی میری بھی مدد فرما ان دونوں کا بیابھی لکھا  
 ہے کہ سطح آدم علیہ السلام کی مدد کی اور سطح شیطان کی اور بعد اوسکی جو کہ حضرت  
 شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر فتح الغریز میں لکھا ہے کہ  
 ہر جان بد میں اوس کے جو گایا ہی برائی کی کرنی ہی اور نیکی کی کرنی ہی گرو ہوگی و فرخ میں  
 اوسکی تفسیر بھی بخوبی لکھی گئی ہے اور پھر مولانا محمود فی اپنی تفسیر فتح الغریز میں لکھا ہے کہ  
 کہ نجات کی اسباب کو گما کی پھر نجات کا متوقع ہونا کمال حماقت اور نادانی ہی ہینہ فائدہ بھی  
 تفصیل لکھا ہے اور بعد اوسکی صفحہ ہر می اور برائے کا بیان کتاب دینی لفظ میں ترجمہ آداب  
 الصالحین میں ہی لکھا گیا ہے اور بعد اوسکی بیان اعراف کا اور اودن اودیون کا کہ جو اعراف  
 میں ٹھہرنے کی تفسیر معال التشریل میں لکھا گیا ہے اور بعد اوسکی و فرخ کا بیان کتاب تفسیر  
 بخوبی لکھا گیا ہے اور بعد اسکے ایک نصیحت و وحی فرزند اور سب قانون کے لکھی گئی ہیں کہ  
 نیز بعضی مسندوں نے ضابطہ کرمانی ہی نو نو نو کی بکائی اور سید احمد بنامہ کی رحمۃ اللہ علیہ کے  
 مرید اور سید احمد بنامہ کی مرید و بیعت گو کرین پڑھیں اور بیان کرتی ہیں اس

اور ان کی طرف ملاحظہ فرمائیے کہ یہ نسبت کرتے ہیں چنانچہ جہان کی  
 کی یہ معاملات ہیں یعنی دینی میں کچھ بیکار ہوئی جب ہمارے الٹی تو کنجی کے  
 کہ یہ وہابی ہی خدا اور ان کی کف اور رہبان ہی اسباب ان کو بچا دی اور دین  
 کے معاملہ میں جو انہوں نے سوال کئے تھے اپنی سالوں میں اور ان کی سوال کی جواب دینا  
 حیدر علی صاحب اور مولوی بشیر الدین صاحب نے جواب دیا اپنی سالوں میں گورنمنٹ  
 دن میں تو یہ پڑھی گئی ہیں مگر کچھ سوال و جواب کا بیان بطور نمونہ کی مولانا حیدر  
 صاحب کے رسالہ کی اور مولوی مولانا بشیر الدین صاحب کے رسالہ کی اسوہیت  
 میں لکھا گیا ہے اور بعد اس کے کہ اسوہیت و وسطیٰ فرزند سب مسلمین اور  
 کے لکھی گئی تھیں یہ بیان تفصیل مجتہد معین کی کہ اس میں مکرر ہے مولوی بشیر الدین  
 کے اور مولوی محمد قلی الدین صاحب اور مولوی محمد شاہ جہا و غیرہ اسم کے

تمام ہوئی فہرست کتاب حسن و صبا یا غرضیت

و الحمد للہ علی کل حال

تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

اینهاست که در کتاب سیدین اولی الالباب مسمی الیومنین در فضیلت امیرالمؤمنین



تصنیف عالم دین شهناز سیدالکین خانباب میرزا غنی فیاضاً صاحب دام فضیله

محمد الدعوی و محمد طبع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اور درود و سلام خیر اور جتنی نبی کی ہیں اجاب بعد حمد و لغت کے	پس توصیف سید تائین پس تسلیم آل اور اصحاب ایک مدت سی چاہتا تھا جی	بعد تمسب خالق کو نین جو ہیں سردار جہ پینبر مومنوں سی عرض عاجز کی
---	--	--

معلوم کیا چاہی کہ مقرر تھی خادم الفقار زنی والا مسئلہ آیا عرف رامپور مرید سید احمد صاحب خاڑی رحمۃ اللہ علیہ کا بھائی مسلمانوں کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہی کہ مدت سی جی چاہتا تھا کہ ایک وصیت نامہ دین کی کتابوں سی جو سنت جماعت کی مذہب کے ہر کچھ مسئلے اون کتابوں نہ کوری انتخاب کر کی واسطے فرزند احمد احسان اللہ خان کی اور جمیع مسلمانوں کی لکھوں اب خدا کی عنایت اور مرہانی سی آرزو اس غل غل کی پوری ہوئی اور وصیت نامہ تمام ہوا اور جو کہ اسٹلٹ میں فائدہ خبیع مومنین کا منظور ہے ایلی نام اسکا مفید المومنین رکھا اللہ جل شانہ فرزند مذکور اور سب مسلمانوں کو توفیق دے کہ اس وصیت نامہ پر عمل کریں اب سچنا چاہی کہ سب بہتر وہ وصیت ہی جو امام محمد غزالی صاحب رحمہ فی کتاب منهاج العابدین میں لکھی ہی وہ وصیت پہم ہی کہ ایک

بزرگ فی اپنی پیر سے کہا کہ چھوڑو صحبت فرمائی ہے میرے کہا کہ میں تم کو جو وصیت کرنا  
 جو خدا تعالیٰ فی سبب اکلون اور پچھون کو فرمائی ہے قال اللہ تعالیٰ وَلَقَدْ رَضِیْنَا الَّذِیْنَ  
 اَوْتُوا الْکِتَابَ مِنْ قَبْلُکُمْ وَابَاکُمْ اَنْ تَقُوْا اللہ یعنی مہنی اُون لوگون کو  
 وصیت کی ہے جو تم سے پہلی کتاب دی گئی ہیں اور تم کو یہی یہی وصیت ہے کہ تقویٰ کرو  
 اور ڈرو اللہ سے وف غور کا مقام ہے کہ خداوند تعالیٰ سب سے زیادہ بندہ کی بہتریے  
 جانتا ہے اور سب سے زیادہ خیر خواہ اور مہربان ہے اگر اوسکی نزدیک کوئی خصلت جہاں میں  
 بندہ کی لمبی تقویٰ سے بہتر ہوتی اور سب خوبیوں کو جامع اور ثواب میں زیادہ اور نیکوئیوں  
 میں بزرگ اور آرزووں کو بہی زیادہ پوری کرتی ہوتی تو خدا تعالیٰ بندوں کو اوسکا حکم  
 فرماتا اور اوسکی وصیت کرالیں جبکہ اکلون پچھون کو تقویٰ ہی کی وصیت کی اور اسی کی  
 خصلت پر اکتفا کیا تو معلوم ہوا کہ یہ خصلت فضائل دنیا و آخرت کو جامع ہے اور سب  
 کاموں کو کافی ہے اور عبادت کی بلند ترین پر پہنچانی والی ہے اور الہی اصل ہی کہ جو  
 کوئی اس پر عمل کری تو اوسکو کافی ہو اور زیادہ حاجت نہ رہی وف تقویٰ در لغت بمعنی  
 ترسیدن و پرہیز گاری یعنی ڈرنا اور پرہیز کرنا اور شریعت میں معنی تقویٰ کی یہ ہیں ڈرنا اللہ  
 سے اور اوسکی عذاب سے اور پرہیز کرنا اُون چیزوں سے کہ اللہ نے اور اللہ کی رسول نے  
 منع کیا ہے اور بجالانا اُون چیزوں کا کہ اللہ نے اور اللہ کی رسول نے حکم کیا ہے اور تفصیل تقویٰ  
 کی بہت بڑی ہے بسبب دراز ہونی کتاب کی بیان نہین لکھی گئی امام محمد علی صاحب  
 فی اپنی کتاب منہاج العابدین میں تفصیل اسکی بخوبی لکھی ہے جسکا یہی چاہی اوس میں کیا ہے  
 اور دوسری وصیت یہ ہے جو ابن حجر عسقلانی نے منبہات میں لکھی ہے  
 وہ یہ ہے عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللہ عَنْہُ قَالَ کَانَ لَوْ اَمْرٌ قَبْلَکَ تَوَاصَوْا





رضی اللہ تعالیٰ عنہ حل اولیٰ پر کرتی تھی اسلئے انکو یہ فرمایا اور انکو مایوسی ہی کہ میں دور ترین  
 کامیہ کا زبان پر جاری کر لی اور دل میں ایمان رہی اور الگ ہو لوں مال دنیا ہی یہ سب الغیر اور الگ  
 ہی اسباب میں اور واجب نہیں اسلئے کلنا واصلی حرج کی اور ذمہ خدا کا یعنی نہیں باقی را خدا  
 تعالیٰ کی امن میں دنیا میں بہت سختی ہوئی تیرگی اور کہتے ہیں میں بہت سختی ہوئی عذاب  
 اور شکوہ شریف کی شرح فابسی میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے یوں کہا ہی اس حدیث کی  
 شرح میں ولما تشرک فی صلوٰۃ مکتوبہ مستحبات چوڑے نماز فرض کو جان کر فاق من ترک صلوٰۃ مکتوبہ  
 مستحبات فقدرت ربہ ذمہ اللہ تعالیٰ پس تحقیق جو کوئی کہ چوڑی نماز فرض کو جان کر کہ تحقیق  
 بیزار ہو اور دوسرا اس ہی ذمہ خدا تعالیٰ کا یعنی امن اور ایمان خدای تعالیٰ کا چاہا نہ ہو  
 منون کی حق میں ظاہر حدیث سی وجوب قتل تارک الصلوٰۃ کا ثابت ہی اور یہی ہی مذہب  
 امام شافعی اور بعض اماموں کا اور مذہب حنفی اور مالکی میں چاہی اسکو مارنا اور تیر زدن اور  
 قید کرنا اور کہتی ہیں کہ صحابہ کسی گنہگار کو مشیم ساتھ کفر کی زمین کرتی تھی گنہگار کو صلوٰۃ کو اتہی  
 ولا تشرکت بہ صلوٰۃ نہ راس کل فاحشۃ وایاک والمصیۃ فان بالمصیۃ حل خط  
 اللہ وایاک والفرار من الزحف وان هاک الناس وایا اصاب الناس موت وانت  
 ربهم فاثبت وانفق علی عیالک من طوالت ولا ترقم عنهم عصاک ادبا واخفهم فی اللہ  
 دواہ اچھل آویز فی تشراب پس تحقیق یہ سہی تمام برائی کا اور سچ تو گناہ ہی پس تحقیق اتہ گنا  
 کی اور تیرا ہی غضب اللہ کا اور سچ تو بہا گنی لڑائی ٹھار کی سی اگرچہ مرنے ہوں لوگ اور بوقت  
 پہنچی آدمیوں کو موت یعنی سبب یا وغیرہ کی اور موت تو سچ اور ان کی پس ٹھارہ آویز کر اور تیر  
 اپنی کے مال موافق مقدور اپنی کی اور موت اوٹھا کہہ اولیٰ لٹی اپنی ادب کی یعنی اگر احتیاج  
 ادب کی کہتے ہیں مارا کر ادب کی لپی اور ڈراون کو سچ مقدمہ اللہ کی یعنی نصیحت اور



تعلیم کر بارہ بیچ حکمون اور منع فرمائی ہوئی باتوں خدا کی روایت کی یہ حدیثی وقت اگرچہ مرفوع  
ہوں لوگ سمین سبالغہ منظوری والا دو چند سی زیادہ اگر کافر ہوں جائز ہی بہانہ اور دبا  
بہانہ کا حکم یہی ہے کہ اگر ایک شیر میں دباؤ سی دمانی کلی نہیں اور اگر اور جاسی ہی وہاں  
آوی نہیں اور بہانہ اور سی گناہ ہی جیسی کہ کفار کی لڑائی سی بہانہ اور اگر یہ عقائد گری کہ  
بہانہ سی چون کا والا مر جاؤ گا کافر ہو جانا ہی نو ذمہ بند نہا اور شیخ عبدالحق صاحب  
دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے مشکوٰۃ شریف کی شرح میں اس عبارت کی شرح اس طرح لکھی ہے وَلَا تَقْرَأْ  
وَالِدَیْكَ فَإِنَّ أَمْرَکَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ حَیَاکَ وَمَالَکَ اور مت بنجیدہ کہ باب اپنی کو  
اور مت خلاف کہ حکم اولی کے جب تک کہ وہ فعل سناج ہوو اگرچہ حکم ین وہ مجبوساتہ الگ  
ہو کہ عورت اور فرزند اور مال اپنی سی کہا ہی علانی یہ سبالغہ ہی اور تا گیدی اسباب میں والا  
واجب نہیں ہی الگ ہونا اون سی واسطی حرج کی وَقَرَأَ الرَّسُولُ بِالْغُرَبَاءِ مِنَ الْبَنَاتِ رَضٍ  
وَالصَّلٰی سَارِ سَوَّلَ اللّٰهُ صَلٰی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلٰمَ ذَاتَ کُوْنُوْہُ اَقْبَلْ عَلَیْکُمْ نَا  
یُوْجِہُ فَوْعَظْنَا مَوْعِظَہٗ بَلِیْغَہٗ دَفَعْنَا مِنْهَا الْغُرَبَہٗ وَفَجَلَتْ مِنْهَا الْفُلُوْہُ  
فَعَالَ رَجُلٌ نَّاسُوْلَ اللّٰہِ کَانَ مِنْہٗ مَوْعِظَہٗ مَوْعِظَہٗ فَاَوْصِنَا فَقَالَ اَوْصِیْکُمْ  
بِیَقْوٰی اللّٰہِ وَالسَّیِّعِ وَالطَّاعِہِ وَاَنْ کَانَ عِیْدًا جَبَشِیْنَا فَاَنَّهُ مِنْ یَّعِیْشُ مِنْکُمْ  
بَعْدَیْ فِی سَیْرِیْ اَخِیْلًا فَاکْبِرْ اَفْعَلِیْکُمْ نِسْبَیْ وَسَنَہٗ اَلْخَلَفَہٗ الرَّاشِدِیْنَ اَلْمُهَذَّبِیْنَ  
تَسْکُوْا بِہَا وَتَعْمُوْا عَلَیْہَا اَلنَّوْحَہٗ اَنَا کَرُوْہُ نَابِ اَلْاُمُوْہِ اَنْ کُلَّ مَخْدُوْہِ  
بِدَّعَہٗ وَکُلَّ بَدَّعَہٗ مَذَلَّہٗ رَوَّاهٗ اَحْمَدُ وَابُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَہٗ  
اَلَا اَنْتُمْ اَلْمُرِیْدُ کَرِ الْفُضْلُوْہِ اور روایت ہی عیاض بن یاریہ سی رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ کہ نامہ زبانی حکم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی ایک روز پر ہر توجہ ہو اور ہر ہر ساتہ نہ

شیخ احمد

اپنی کی پس نصیحت کی ہو کہ خوب کہ ہمیں اوس سی اکہین اور ڈری اوس سی دل پس کی ایک شخص  
 فی ای رسول اللہ کی گویا یہ نصیحت ہی رخصت کرنیوالی کی پس نصیحت کرو ہو فرمایا وصیت  
 کرتا ہوں میں تم کو ساتھ تقوی اللہ کی اور سستی اور حکم بجالانی کی یعنی حردا اسلام کا اگرچہ  
 ہو غلام حبشی پس تحقیق شان یہی ہو شخص کہ رخصت رہی تم میں سی جی میری پس کی ایک  
 اختلاف بہت پس لازم ہو کہ پڑھو طریقہ میری کو اور طس یہ غلامی شین کی کو کہ ہر ایت کی گہنی  
 ہر و سا کہ ساتھ اوس کی اور مضبوط پکڑی رہا اوس کی ساتھ دانوں کے اور جو تم ہی نہی  
 باتوں سی پس تحقیق جو بی بات ہی وہ بدعت ہی اور جو بدعت ہی مگر ای ہی روایت  
 کی یہ احمد بنے اور ابو داؤد فی اور ترمذی فی اور ابن ماجہ فی مگر ترمذی اور ابن ماجہ فی نہیں کہ  
 ثمانیہ کاف یعنی نہیں کہا صلی بن رسول اللہ علیہ السلام حدیث کا و غلطنا موعظہ نقل کیا  
 اور گویا یہ نصیحت ہی رخصت کرنی والی کی وقت رخصت کرنی کی بیان کر میں کمال کوشش  
 کرتا ہی آدمی کی گزیرہ جاوی اور اگرچہ غلام حبشی ہو اسمیں کمال مبالغہ ہی اطاعت حکم میں اگرچہ  
 ایسا ہی ہو تو اطاعت ہی کری اور دانوں سی پکڑنا گناہ ہی کمال محافظت اور حکم سی حق  
 شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مشکوٰۃ شریف کی شرح میں اس حدیث کی  
 اس عبارت کی شرح یوں لکھی ہی فقال اَوْضَحِيْكُمْ يَنْفَعُوْا لِلّٰهِ تَعَالٰی پس فرمایا حضرت صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم فی کہ وصیت کرتا ہوں میں تم کو ساتھ پرہیزگاری کی اور ڈری کی اللہ تعالیٰ ہی  
 والسبح والاعتر اور ساتھ سستی اور قبول کرنی کی اطاعت میں رو کی اور فرمان برداری  
 او کی بیچ اور بات کی ہی کہ موافق شرع کی ہو اور ساتھ تقوی کی جمع ہو کہ وَانْ كَانَ عَبْدًا  
 حبشیہ یا اگرچہ غلام حبشی ہو یہ مبالغہ ہی بیچ اطاعت امر کی والا غلام نہیں  
 ہوتا اس واسطے کہ ایک اٹھ امارت سی آزاد ہونا ہی اور یہ ایسا ہی جیسا کہ چھ حدیث شریف کے

آیا کہ جو کوئی مسجد بناوی او سکی واسطی ایک محل بہشت میں تیار کیا جاوے گا اگر چہ وہ مسجد  
 مانند گہنہ چڑیا کی ہو اور مسجد بہرگز مانند گہنہ چڑیا کی نہیں ہو سکتی لیکن مقصود مباہلہ ہی  
 بیسچ ہوئی اور تنگ ہونی کی اور ہو سکا کی کہ غلام حبشی نائب سلطان کہہ کا ہو پس اور  
 اس تقدیر کے اطاعت و سبکی سامتہ حکم سلطان کی واجب ہوگی **وعن سعد بن ابی وقاص**  
**قال برضت ما لم ألق من هذا الشقيف على الموت فأتاني رسول الله صلى الله عليه وسلم**  
**يعودني فقلت يا رسول الله إن لي مالا كثيرا أوليس بيني وبينك إلا أنبيء أو وصي**  
**كله قال لا قلت فمتي ما لي قال لا قلت قال لا قلت قال لا قلت قال لا قلت قال لا قلت**  
**كثيرا أبك أن نذكر ورتك اغيب أعين من أن تذكرهم عالة ينكفون الناس**  
**وأنت لن تنفق نفقة تتبعي بها وجه الله إلا أجرت بها حتى اللقمة ترفعها**  
**إلى في آخر آتاك متفق عليه** اور روایت بی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ  
 کہ کیا سارے ہوا میں اوس مال کہ مستحق ہوا کہ ایسا بجا کہ پہنچا میں کنارہ موت پر پس آئی  
 میری پاس سو خد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کو تو کہا میں یا رسول  
 اللہ تحقیق واسطی میری مال ہی بہت اور نہیں وارث میرا کوئی مگر بیٹی میری کیا اب  
 وصیت کرو نہیں ساتھ مال اپنی کی فرمایا کہ نہیں کہا میں پس دو تہائی مال اپنی کی وصیت  
 کروں فرمایا کہ نہیں کہا میں پس وہی مال کی وصیت کروں فرمایا کہ نہیں کہا میں پس تہائی  
 کی وصیت کروں فرمایا کہ تہائی کی کر اور تہائی ہی بہت ہی تحقیق تو یہ کہ چوڑ کر جاوی اپنی  
 وارثوں کو غنی بہتر ہی اس سے کہ چوڑے تو اون کو مفلس اس حال میں کہ ما تہم پہلادین آگے لوگوں  
 کے مانگنی کی لی اور تحقیق تو بہرگز خرچ کر گا کوئی مال کہ طلب کری تو ساتھ دوسرے خرچ کر گئی کے  
 رضا مندی اللہ تعالیٰ کی مگر کہ تو اب دیا جاوے گا تو اب سب یہاں تک لقمہ او تہا ہی تو او سکھو ورنہ

بیوی اپنی کی نقل کی پرہنجاری اور سلم فی وقت نہیں وارث ہے اگر کوئی انہم یعنی ذوالہیمن  
 میں سے یا ایسی وارثوں میں سے کسی کے خوف اورن کی ضائع ہونی کا ہو کوئی وارث میراث  
 سوا بیٹی کی ہر تہ ماویہ علی سبکی کہ وارث کوئی بہت عرصہ تھی اور اس پر شہدین میں دلیل ہے  
 اس پر کہ مباح ہی جمع کرنا مال کا اور عدل کری وارثوں کی صحیح اور اتفاق ہی پر علی کا ہے  
 کہ جس میت کا کوئی وارث ہو تو نہیں جاری ہوتی وصیت اس کی رہائی الٰہی زیادہ میں  
 مگر جب کہ وارث جائز کرین اور جس میت کا کوئی وارث نہ ہو تو یہی مذہب ہے جو علماء کا ہے  
 ہے کہ زیادہ تمنا ہی نہیں جاری ہونی کے اور جائز رکھا ہی اس کو اور جو فیہم اور علماء کو  
 اور اسحق اور احمد نے ایک روایت بن اور قادی عالمگیر میں لکھا ہے وکون او صحیح ہے  
 مالاہ وکیر لہ وازت نفذت الوصیۃ ولا یحتاج الی احوالہ بکیت المال کذا  
 فی حراۃ المفتتین نے اگر وصیت کری کوئی شخص تہ نام مال اپنی کی اور نہ ہو کوئی وارث  
 اس کا تو جائز ہوگی وصیت اس کی اور نہیں حاجت ہی طرف جائز ہے ہی میت مال کے  
 ایسی ہی ہی خزانہ مفتتین میں اور اس حدیث میں جنت دلائی ہی ثانی وارث  
 سلوک کر نیکی اور شفقت کر نیکی وارثوں پر اور یہ بھی اس ہی معلوم ہوا کہ قرابتوں سے سلوک افضل  
 غیر فکی دینی ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ان کے چم کرنی ہی اپنی عیال پر اور یہ بھی حکم ارادہ کری اللہ تعالیٰ  
 کی رضامندی کا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مباح میں اگر ارادہ کری رضامندی اللہ تعالیٰ کا تو وہ طاعت  
 ہو جائی ہی بیوی کے خوف نوری ہی اور نوالہ اس کی ہونہ میں نیافوت خوشی کی عادت ہی اور یہ بہت  
 دور ہی طاعت ہی اور اسو آخرت ہی اور باوجود اس کی حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی خبر دیے  
 کہ اگر ارادہ دینی میں ارادہ رضامندی اللہ تعالیٰ کا ہو تو اباد و ہمیں ہی تھا ہی پس خیر اعمال  
 میں بطریق اولیٰ ثواب بیگا طیبی ایسے ہمہ ذوق و شہت میں لگتا ہوں

اپنی فرزند اور اقربان اور مردوں اور سب مسلمانوں کی واطعی پہلی وصیت یہی  
 کہ قبل اس وصیت نامہ کی ایک رسالہ اس خیر خواہ غلام فی بیچین کتابان مقبرت جماعت  
 کی ہستی یافت کیا ہی اور نام او سکوا وقع الفساد و نافع العباد قاطع اشکر و الحمد للہ غفر  
 کر کے سوا سب کو اور یہ بڑی کام کی بات ہی کہ تیر دی کو چاہی کہ اپنی دین اور دنیا کی  
 کام موافق شریعت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بر لاوین اور ہر مسئلہ کی تحقیق علماء مقبرت  
 و جماعت کی سی کرین اور ایک قاعدہ فقہان کا مولانا محمد اسحق صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ  
 کتاب مائتہ المسائل میں لکھا ہی کہ جس سے قوی اور ضعیف مسئلہ معلوم ہو جاوین وہ قاعدہ  
 بخوبی ساتھ شرح کی اس عاجز فی اپنی رسالہ مذکور میں لکھ دیا ہی بہو جب اس قاعدہ کے  
 عمل میں لاوین اور وہ بچپن کتاب میں کہ جنسی رسالہ مذکور میں سند دی گئی وہ یہ ہیں  
 تفسیر موضح القرآن تفسیر فتح الغریب التفسیر حوالہ المکیہ بادشاہ کی عہد میں  
 بنی ہے تفسیر اکر تفسیر بعبادی تفسیر حنفی تفسیر منہدی شاہ فرغ الدین  
 تفسیر کو تفسیر شیعہ تفسیر برادری تفسیر فیروز اکبر اور حدیث کتابین بہم ہیں صحیح بخاری  
 اور صحیح مسلم اور ابوداؤد اور نسائی اور صراط امام مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ اور شیخ ابوالصول اور  
 شمسۃ الانبیاء ترجمہ بشاری الاقا اور شرح شمسۃ العجبی شمسۃ شریف و مظاہر حقی شمسۃ شریف اور  
 خضر خلیل شرح حصین آونہای لنتہ حدیث اور تفرقات کتابین ہیں مواہب لدنیہ اور مجالس البرار  
 اور کیا نے سادات و تحفیات خواجہ محمد یار ساعدتہ اللہ علیہ و رانواع زبان پنجابی اور صلوۃ  
 مسعود اور قرۃ العیون فی شرح سرور الجنون اور مائتہ مسائل اور صراط المستقیم و تحفہ شاعریہ  
 اور راہ نجات کو ہدایت الاعی اور توضیح آوینا اور شامی اور حاشی اور مسلم اور بزدوی اور  
 شرح سفر السعاده اور رسالہ جلال الدین یوحی اور رضا البصائر و برامدی لسان طین و قول اہل

اور کتاب ارشاد الیسلمین شرح ستائسفی اور تکمیل الایمان اور مزاج الملبسین اور وجوہ القرآن تصنیف  
 فقیہ اسماعیل بن حمزہ زری جری آورد مختار اور مداریه اور عینی اور مختصر اور بحر الرائق  
 اور منہات ابن حجر عسقلانی اور اس سالہ کی پانچوں طبین دار الاسلام محمد ابد عرف تونک میں  
 نواب محمد علی خان بہادر نے جو آپس میں خدا اور کما مطلب دین اور دنیا کا حاصل کرے  
 اور اس ماجری میں اس شکر آدمیوں اور دور دور کے شہر والوں نے بخیر ہمت تمام اون رانگی  
 طلب کی اور اون کو دی گئی چنانچہ جی پور اور ادھو پور اور کاشن گڑھ اور جھیر اور نصیر آباد  
 اور امپور اور مارا بادا کوپاٹن اور بیوپال اور سرہنچ اور راسی بریلی جو قریب لکھنؤ اور جالندہ  
 اور اور بہت شہروں میں یہ سالہ مذکور موجود ہیں اگر تلاش کریں پالیون اب تک چھاپی  
 کہ اس سالہ مذکور کو اپنی مطالعہ میں رکھو اور اسکی مقصدوں اور طلبوں کو خوب سمجھو اور عمل میں لائیں  
 پہلا مقصد یہ کہ یہ سالہ کہاں شروع ہوا تھا اور کہاں تک پہنچا تھا تمام ہوا دو سالہ مقصد  
 اون چار حدیثوں کی بیان میں جو صاحب تیسیر الوصول نے اپنی تیسیر الوصول کی سیاحہ میں اور شیخ  
 عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مشکوٰۃ شریف کی شرح میں نقل کیا ہے کہ فرمایا  
 ابو داؤد علیہ الرحمہ نے کہ یہ چار حدیثیں مسلمان کی واسطی کافی ہیں وہ چاروں حدیثیں  
 بخوبی ساتھ شرح کی گئی گئی ہیں اور اسی مقصد میں نیت کی حقیقت کا بیان اور یہ  
 بیان کہ کوئی خیالات دل کی محاف ہوتی ہیں اور کوئی نہیں اور یہ کہ نیت کی سب سے  
 بعضی بدلتی ہیں اور یہ کہ نیت اپنی اختیار سے باہر یہ سب بیان اسی مقصد میں بخوبی  
 لکھی گئی ہیں تیسرے مقصد اخلاص کے فضیلت اور اسکی حقیقت اور اسکی درجہ کی بیان میں  
 لکھا گیا ہے کتاب کی سیاحت ہی اور خواجہ محمد یار رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب تحقیق  
 میں لکھا ہے کہ جو شخص ہر روز ہزار بار پڑھے اللہ صاحب یقین ہوا و مملوہ مسعودین لکھا

کہ مذہب نسبت جماعت گاہی کہ بندہ سائبہ گناہ کی کافر نہیں مگر لیکن سائبہ خوار گناہ کی کافر ہوتا  
 اس مسئلہ کی تحقیق بخوبی ہی مقصد میں لکھی گئی ہے اور یہ حدیث بھی ہی مقصد میں تہہ شرح کی لکھی گئی ہے  
 کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فی کہ دو خصلتیں ہیں کہ حسین ہوں وہ کہ تباہی اللہ کی اور سکتا  
 اور صابر چوتھا مقصد یہ کہ پہنچ چیزیں بدلہ پہنچ چیز کی ہوتی ہیں اور اوکا طہور دنیا میں ہوا ہی او  
 بعضی کا عاقبت میں اون چیزوں کا بیان بھی بخوبی لکھا گیا ہے یا پانچواں مقصد ملا جو اون چیزوں کو  
 پہلا بیان یہ کہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے پیدا احمد غازی رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں پر جو لوگوں کو طہور  
 اور بہتان کرتی ہیں اور ان کی طرف دہائی کی نسبت کی ہیں ان کی جواب میں دور مرطلبہ نقشبند  
 طریق کا شجرہ جو اس عاجز کو پروردگار نے پیدا فرمایا جو رحمۃ اللہ علیہ سے پہنچا ہی لکھا گیا ہے تیسرا بیان  
 فقہاء کی قاعدہ کی بیان میں لکھا گیا ہے چہاں مقصد یہ کہ صراط المستقیم جو کتاب علیہ غازی رحمۃ اللہ  
 علیہ کی اگر کوئی ناوان اور کسی طرح کا طعن کسی اوسکی جواب میں لکھا گیا ہے ساتواں مقصد حدیث  
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور احادیث میں لکھا گیا ہے آٹھواں مقصد اون لوگوں کی بیان میں جو کوئی اللہ جل جلالہ  
 کا ذکر کرتی ہیں ان کو دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ اپنی کرم سے بڑی درجی دیا ہی ناوان مقصد  
 اون لوگوں کی بیان میں جو کوئی اللہ جل جلالہ کا ذکر نہیں کرتی ہیں اون دنیا اور آخرت میں طرح طرح کی  
 خرابی ہوتی ہے اور عذاب الہی میں گرفتار ہوتی ہیں دسواں مقصد یہ کہ کتاب فتح العزیز  
 سورہ منزل کی تفسیر میں جو ذکر الہی کا حال لکھا ہے کہ اوپر ہی حال کی بیان میں ہی اس سالہ میں لکھا گیا اس وقت  
 کہ یہ جو لوگوں متبعی اور پرہیزگاروں کی مرید ہوتی ہیں اور اون کو فائدہ نہیں تو اگر اوس تفسیر کی قاعدہ  
 بموجب عمل کریں تو ان کو فائدہ نام ہو جائی انشاء اللہ تعالیٰ اور جبکہ خدا تعالیٰ فی دین کی عقل دی ہے  
 وہ غیر شرع آدمی کا مرید نہیں ہوتا اس وقت کہ مسلمان کو بغیر العبادی پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 کی چہکارا نہیں جسے فرمایا اللہ تعالیٰ قل ان کذبوا فکذبوا علی انفسہم واللہ اعلم بحسبکم واللہ وبقدرکم وبقدرکم

وَاللَّهُ خَفِيفٌ ذُو فَضْلٍ كَثِيرٍ تَرْجُمہ تو کہہ اگر تم محبت کہتی ہو اللہ کی تو میری راہ چلو کہ اللہ تم کو جا ہی اور خبر  
 گناہ تمہاری اور اللہ بخشنی والا مہربان ہی کیا رہو ان مقصد ذکر کی حقیقت کی بیان میں کتاب  
 کیسی ہی اوست سی لکھا گیا ہے اور کیسی ہی عبادت میں ایسی مقام میں ہر اوست کا ذکر کیا ہے لیکن  
 مجمل ہی اور کتاب ہدایۃ الاعمی میں مفصل لکھا ہے تو اس پر لے اوست کلیان ہی ایسی مقصد میں  
 کتاب ہدایۃ الاعمی ہی لکھا گیا ہے بارہو ان مقصد وعظ کہنی والی اور وعظ سننی والی کی بیان میں  
 اور ترجمہ یعنی والی اور ترجمہ دینی والی کی بیان میں اور عبادت انحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بیچ  
 حرا کی اوس خلوت میں کس قسم کی تہی بعضوں نے کہا کہ عبادت انحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
 کی ساتھ فکر کی تہی اور بعضوں نے کہا ہے کہ ساتھ ذکر کی اور یہی قول صحیح زیادہ ہی اس مقصد میں ان  
 سطور کو بیان بخوبی مفصل لکھا گیا ہے اور ایسی مقصد میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ ہر کس طرح ذکر کی بزرگاری  
 کی بعد مرید کو کیا حال آتی ہیں اور طیفہ قلب آفہ اور طیفہ روح اور طیفہ نفس اور طیفہ خفی اور طیفہ غبی  
 ان چارہ طیفوں کا بیان بھی لکھا گیا ہے اور یہ بھی اس مقصد میں لکھا گیا ہے کہ ہر مرید کو سطح توجہ دینی میں  
 اور ہر سطح توجہ دینی میں اور طریقہ نفی اثبات بتائی کا اور طریقہ سلطان الذکر بتائی کا اور ہر طریقہ  
 بھی لکھا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ چاہی تو میرے علوم کر لیتی ہیں بغیر مرید کی کہ اسکی طیفوں پر ذکر ہو تا ہی نہیں  
 اور مرید کو سلطان الذکر ہو تا ہی یا نہیں اور یہ بھی ایسی مقصد میں لکھا گیا ہے کہ ہر مرید کو سطح  
 نفی کاتبائی میں ہر سطح رقیہ نفی التقی کا ہر مرید پر یا توحید صفائی کو ملتی ہی یا ردی اور انیت کی نظر  
 ہر سطح میں اور آخر پروردہ کا نام نسبت بزرگی ہی بعد طی کرتی نسبت بزرگی کے مشاہدہ ہو تا  
 جیسا کہ اولیائے فن کو دنیا میں ہو تا ہی اس مشاہدہ کا حال کتاب تحقیقات خواجہ محمد یار ساجد رحمۃ اللہ  
 علیہ کی ایسی مقصد میں بخوبی لکھا گیا ہے اور بعد مشاہدہ کی سلوک متعارف ساتھ اختتام کے  
 پہنچا ہی اور بعد اس اختتام کے سیر اللہ کی آتی ہی اور طریقہ مراقبہ وحدانیت اور مراقبہ صمدیت کا



سہی لکھا گیا ہی اور یہ جو لکھا ہی خواجہ محمد چار حجتہ اللہ علیہ فی باطنی کتاب تہذیبات میں کہ اختلاف قولوں  
 مشائخ کا بیچنا اور بقا کی منسوب ہی سائنہ اختلاف احوال سوال کہ یہ والوں کی کہ ہر کسی تین لایق فہم  
 صلاح اور کسی جواب یا ہی وہ جواب ہی اسی مقصد میں لکھی گئی ہیں اور کان اور زبان کی تحقیق ہی  
 تحقیقات خواجہ محمد چار حجتہ اللہ علیہ کی اسی مقصد میں لکھی گئی ہیں اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر  
 کا بیان شکوہ شریعہ مظاہر حق اور رادی الناظرین ترجمہ داب لصالحین سی اسی مقصد میں بخوبی لکھا  
 گیا ہی اور اسی باب میں مقصد میں اس بیت کی شرح بھی بخوبی لکھی گئی ہی بیت اسی کہ ہر چہ  
 نزاری جاہلو العجب ماندہ ام کہ ہر جائی بد تیر جوان مقصد یہ کہ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب  
 محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب قول الجلیل میں لکھا ہی کہ مشائخ نقشبندیہ کی چند اصلا  
 ہیں کہ جن پر ان کی طریقہ کی بنیادی وہ یہ ہیں ہوش در دم و نظر در دم و سفر در وطن خلوت  
 در انجمن یاد کرد و باز گشت نگہداشت یادداشت یہ تہہ کلمات خواجہ عبدالخالق  
 غجدانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہیں اور ان کی حد میں اصطلاح میں خواجہ بہاؤ الدین نقشبند سی ہر چہ  
 میں وقوف زانی وقوف قلبی وقوف عددی آن گیرہ کلان کا مطلب تفصیل انہوں نے لکھا ہی ہے  
 بہت خوبوں کی وہ بھی اس میں لکھا گیا ہی جو وہ جوان مقصد شیطان کی مکر کی بیان میں  
 لکھا ہی کہ سات طرحی مکر تا ہی شیطان آدمی کی ساتھ ان ساتوں مکر و کایان بخوبی لکھا گیا ہی اب  
 منہاج العالمین سی اور یہ ایک سکاڑا کڑی کہ کتابی کسی پید کیا یہ کسی پید کیا یہ بیان تاک کہ  
 کتابی کسی پید کیا یہ تیری کو اس مکر کا بیان اس سالہ کی بیسویں مقصد میں شکوہ شریف  
 کی شرح مظاہر حق سی بخوبی لکھا گیا ہی لیکن شیخ عبدالحی محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فی اس  
 مکر کا جواب بخوبی دیا ہی وہ بیان لکھا جا تا ہی وہ جواب یہ ہی کہ کیونکر ہو سکی یہ بات جو شیطان  
 کتابی کہ سب چیزوں کو تو اللہ کلان و علی شانہ فی پید کیا اور اللہ تعالیٰ کو کسی پید کیا اسو اطلی جب

کہا جاوے گا اللہ تعالیٰ کو اوسنی پیدا کیا تو ہر پوچھا جائیگا کہ اس کو کسے پیدا جس وقت کہا جاوے گا  
 کہ اس کو اوسنی پیدا کیا تو ہر پوچھا جائیگا کہ اس کو کسنی پیدا کیا ہر ایسی ہی پوچھتی چلی جاوے گی یہاں تک  
 کہ تسلسل لازم آوے گا اور بی گنتی اور بی شمار خدا ہو جاوے گی مآذ اللہ عنہا انتہی اور یہ عاجز  
 کہتا ہی کہ یہ نہیں ہو سکتا کسی طرح کی گنتی اور بی شمار خدا ہو دین مگر وہی خدا ہی کہ جس نے شب  
 پیغمبروں کو بھیجا اور اوپر کیا میں یہ چین اور آخر کو ہماری حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم کو خاتم النبیین کیا اور اوپر قرآن اتارا اور قرآن شریف میں یہ فرمایا **وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ** **وَاذْعَبُوا نَدَاهُ لَعْنَةُ قَوْمٍ**  
**دُونِ اللَّهِ** **إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَهُ فَإِنَّهُ لَمِنْكُمْ** **وَإِنْ كُنْتُمْ كَاذِبِينَ** **وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ**  
 پر توی آو ایک سورۃ اس قسم کی اور بلا وطن کو حاضر کرتے ہو اللہ تعالیٰ کے سوا اگر ہو تم  
 سچی اب جانا چاہی کہ آخر تک بڑی بڑی عقائد افسانہ اور حکما گذری ہیں کوئی مثل  
 قرآن شریف کی نہیں بنا سکا اور نہ کوئی اب بنا سکی اس بیت شریف کی تفسیر بخوبی کہی گئی  
 ہی اس سالہ کی جو تیسویں مقصد میں پندرہواں مقصد یہ کہ بروکنی والا نفس ہے  
 طالب جہاد کو نفس سے ہی بچنا لازم ہی جو ہر وقت خبری کی طرف بلا تابی اور نفس سب  
 دشمنوں سے زیادہ ہی اور اس کی بلا ہی تمام بلاؤں سے سختہی اور اس کی دوا اور علاج بھی ہے  
 مشکل ہے اس دوا اور علاج کا بیان ہی بخوبی کہا گیا ہے کتاب الحاج العابدین سے سولہواں  
 مقصد تقویٰ کی بیان میں فرمایا ہے **إِنَّ هَذَا هُوَ الْحَقُّ** **وَالْحَقُّ لَا يَكْذِبُ** **وَالْحَقُّ لَا يَكْذِبُ**  
 ایک بہت نایا خزانہ ہی اگر اس کو تابو میں کر لیا تو تمام نکلیاں اس کو حاصل ہو گی اور قرآن  
 میں بہت سی ہدایاں اس کی طرف نسبت کی ہیں اوس میں ہی بارہ آیتیں جو تقویٰ کی کتاب  
 بیان فرمائی ہیں اور ان بارہ آیتوں کا بیان اور اس کی شرح بخوبی کتاب العابدین میں کہی گئی ہے

شہوان مقصد حلال کمانی اور حرام اور شبہ کی حیثیت سی بچنی اور ہو کارنی اور شکم کے حفاظت  
 کے بیان میں کتاب منہاج العابدین ہی بخوبی ساتھ شرح و بسط کی لکھا گیا اٹھارواں مقصد  
 یہ کہ دو حدیثین مشکوٰۃ شریف کی شرح سی لکھی گئی ہیں واسطی ترغیب دلالی ذکر کی ایک  
 توبہ کہ جسوقت آدمی غافل ہو یا ہی یا خدا سی تو شیطان وسوسہ ڈالتا ہی اور دوسری حدیث  
 قدسی ان دونوں حدیثوں کا بیان ہی بخوبی لکھا گیا ہی مظاہر حق شرح مشکوٰۃ شریف کی  
 اوٹیسواں مقصد استقامت کی مدد اور سجد کے لفظ کی تحقیق اور اس کی حقوق کا بیان بخوبی لکھا  
 گیا ہے تفسیر فقہ الغریز مولانا شاہ عبدالغریز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی سوال مقصد  
 یہ کہ شرک اور بدعت کا حال کتاب منہاج العابدین میں منجمل لکھا ہی اسی شرک کی تفصیل ماتہ  
 مسائل فی تحصیل الفضائل باب الاداء الشرعیہ و ترک الامور المنہیہ سی جواب ایف مولوی محمد حق صاحب  
 محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی کہ وہ نواسی مولانا شاہ عبدالغریز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ  
 کی تھی اوس کتاب مذکور سی بخوبی لکھی گئی ہی اور بدعت کی تفصیل مشکوٰۃ شریف کی شرح فایہ  
 سی جواب ایف شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی بخوبی لکھی گئی ہی اکیسواں مقصد  
 اون لوگوں کی بیان میں جو کہتی ہیں کہ یہ قدرت تصرف کی اللہ تعالیٰ فی انبیاء اور اولیاء کو دی  
 ہی اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی پاری ہیں جو چاہیں سو کریں ایسی جو نہ باندھنی والوں کا جواب مولانا شاہ  
 عبدالغریز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تفسیر فتح الغریز میں بخوبی لکھا ہی اسی سوال  
 میں لکھا ہی بائیسواں مقصد ربی وقوفوں اور بی ادبوں کی بیان میں اور اون لوگوں کی  
 بیان میں چنانچہ طرف سی حرام اور حلال کی کام میں ٹھہرتی ہیں اور غیر حرام میں نہیں لکھا جواب عطا دین اردن نے مشکوٰۃ  
 شریف کی حدیثوں کی شرح ہی اور کلام شریف فی التوبہ کی تفسیر اوس ہی بخوبی لکھا گیا ہی اور اسی مقصد میں دعا قبول کرنے  
 اور نہ کرنے کا بیان ہی بخوبی لکھا گیا ہی تفسیر معالم التسنن سی اور مردوں کی سننی اور نہ سننی کا

بیان ہی لکھا گیا ہی تفسیر موضع القرآن شاہ عبد اللہ صاحب محدث دہلوی علیہ کی سی اور امام عظیم  
 رحمۃ اللہ علیہ کی مذہب کی پانچ کتابوں کی سی کہ کتاب کاغذ فی شرح دہلوی اور فتح القدر حاشیہ پر لکھا  
 اور مستخرج کراہی غنیج کراہی کتبائے شرح دہلوی اور شفاعت کامیان کتابت علیہ اللہ فی سبیلہ بخوبی  
 لکھا گیا ہی اور یہ بھی سی مقصد میں لکھا گیا ہی کہ اللہ تعالیٰ جل و علا شہادت کی ذات کی مثل نہیں  
 مخلوق کی ذات ہی اور نہ اللہ تعالیٰ جل و علا شہادت کی صفاتوں کی مثل کسی مخلوق کی صفات ہی اور  
 ان صفاتوں کامیان امام محمد عمر الی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کتاب کیمیا ستارہ میں بخوبی لکھا  
 وہ بھی سی مقصد میں لکھا گیا ہی اور ہندوؤں کی بھولی اور زوالی اور دھرم اور مہا بن میں آج  
 کی بُرائی کے تقریر بھی لکھی گئی ہی اور مولوی الہی بخش صاحب مہی والی کا ندلی کی کہ اور ہوں  
 نے جو میلے کی برائی کی تقریر کے ہی تقریر سی مقصد میں لکھی گئی ہی چلیسواں مقصد شہادت  
 کے شرح سی یہ حدیث لکھی گئی ہی کہ جو کوئی شرک میں جھپکا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کسی کو نہ کرے  
 نہ کرے گا ہر اگر دنیا پر گناہ کرے اللہ تعالیٰ سی ملے گا اللہ تعالیٰ اور پھر بخش کرے گا اپنی دنیا بھر  
 جو سیواں مقصد شہادت کی تفصیل میں شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے  
 شرح مشکوٰۃ سی بخوبی لکھا گیا ہی چلیسواں مقصد اسلام اور ایمان اور احسان اور علامات  
 کی بیان میں مشکوٰۃ شریف کی شرح مظاہر الحق سی بخوبی لکھا گیا ہی چوبیسواں مقصد شہادت  
 بیان میں کتاب تہذیب النافعین سی تفصیل لکھا گیا ہی ستائیسواں مقصد یہ کہ قرآن شریف  
 کی پڑھنی کا کتنا ثواب ہی اور پڑھنے کی بوجہ پانی کا کتنا عذاب ہی اور عجز اور سب سے بڑا شرف کا  
 حال یعنی ان کی پڑھنی کی فضیلت اور فضائل القرآن اور اوقات تلاوت اور شاہ عبد الغنی صاحب  
 رحمۃ اللہ علیہ جو اپنی تفسیر فتح الغیر میں اس آیت کی تفسیر لکھی ہی وہ آیت یہ ہی وہ قتل  
 القرآن تکرار اور اس آیت شریف کی تفسیر بھی لکھی گئی ہی اٹھائیسواں مقصد مشکوٰۃ شریف

کی شرح فارسی جو شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی درود شریف کا بیان اور کتب  
 لکھا گیا ہے بہرہ ہی لکھا گیا ہے علم عرب کا خاصہ اس کی واسطی اور عرب کا علم انبیا اور اولیاء میں جاتی مگر وہ کہ بتلایا اور فاضل  
 تقانی فی بیج بعض فقرہ کی اور اسی ہی بقدر سوانحی تقانی کی کوئی نہیں کرتا اس علم عرب کا اور تصدق کا بیان  
 ساتھ سند عارت شرح فقہ اکبر ملا علی قاری رحم اور سحر الراق اور کئی کتابوں کی بخوبی لکھا گیا ہے  
 اور تیسواں مقصد یہ کہ بیان ان چندوں کا جو علم انسانی کی وہ اصلی ضرور میں بعد تکمیل کے  
 بعض توفیق آہی ہی سب مرتبہ کی کر کے اپنے پانچوں مرتبہ کی کر کے مقصد اور پیشوا ایک عالم کی  
 جوتی ہیں اور بعضی بعد تکمیل کے برائی میں لکھا ہوگی اعلیٰ کے ہی اسباب میں جاتی ہیں ان مرتبوں  
 کا بیان مولانا شاہ عبدالغیر صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فی اپنی تفسیر فہم الغرر میں سورہ  
 والذاریات کی تفسیر میں بخوبی لکھا ہے وہ بیان اس سالہ میں لکھا گیا ہے آپ جاننا چاہیے  
 کہ شاہ عبدالغیر صاحب تفسیر فہم الغرر جو فارسی میں ہی اس تفسیر کا ترجمہ کی عالم فی اور ذہن  
 میں کیا ہے ہنسی وہی ترجمہ اپنی اس سالہ میں لکھا ہے تیسواں مقصد یہ کہ توجہ کئی قسم کی  
 ہوتی ہی اول تاثر انگاری دوسری تاثر اتالی تیسری تاثر اصلاحی چوتھی تاثر اتحادی  
 ان توجہوں کی قسموں کا بیان تفسیر فتح السنن مولانا شاہ عبدالغیر صاحب محدث دہلوی رحمۃ  
 اللہ علیہ کی ہی بخوبی لکھا گیا ہے اکتیسواں مقصد کہ دمی کی نفسوں کی قسموں کی بیان میں  
 تفسیر فہم الغرر مولانا شاہ عبدالغیر صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی بخوبی لکھا گیا ہے  
 تیسواں مقصد دوسرے کی بیان میں مشکوٰۃ شریف کی شرح ہندی منظرہ حق ہی بخوبی  
 لکھا گیا ہے تینتیسواں مقصد یہ کہ کتب اللہ نور السموات والأرض کی تفسیر میں مولانا  
 شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر ہندی ہی کر نام اور کما مضمون القرآن ہی  
 بخوبی لکھا گیا ہے اور دوسیر کہ کہ شرح عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فی مشکوٰۃ شریف کی

شرح میں لکھا ہے کہ ہر کون دنوں میں اللہ عز و جل السموات والارض کی تفسیر میں ایک سالہ نیم پہنچا ہے  
 ہر اون دنوں فی بالہ التوفیق لکھی شکی شریف کی شرح میں لکھا ہے شیخ محمد بن جواد سے لکھی عبارت  
 شریف کی شرح میں لکھی وہ عبارت ہے اس مقصد میں لکھی گئی ہے جو تفسیر میں مقصود است  
 مطلبوں میں کہ وہ طلب لکھی اس جگہ بہت ضروریات سی تھی نہایت مطلب مقصود کرنے  
 صورت پر کی میں لکھا گیا ہے کہ وہ تصور دو قسم کا ہوتا ہے ایک تو یہ کہ میرا اپنی قصد ہی پر کی صورت  
 کا تصور کری دوسری یہ کہ فی تصور کے پر کی صورت کا ہر غریب سے ان دنوں سمون کا بیان ساتھ  
 سند قول حاجہ بہاؤ الدین نقشبذ رحمۃ اللہ علیہ کی اور مجدد الف ثانی شیخ احمد سرمد رحمۃ اللہ علیہ  
 جو سینہ لکھا گیا ہے دوسرا مطلب یہ کہ دور سالہ دیکھنی غین آئی ایک میں امام اعظم صاحب  
 رحمۃ اللہ علیہ کو تابعین میں ہی لکھا ہے اور دوسرے میں تبع تابعین میں ہی ہر اون سالوں والوں  
 نے ایک دوسرے کا رد و دلیل کیا ہے کہ ان دلیلوں کا سمجھا عام لوگوں کو دشواری اور شیخ عبدالحق  
 دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح سفر السعادت میں امام اعظم صاحب کا تابعین ہونا ثابت کیا ہے کہ اوکو  
 ہر خاص و عام سمجھ سکتی ہیں وہ عبارت شرح سفر السعادت کی اس مقصد میں لکھی گئی ہے تفسیر  
 مطلب کتاب تکمیل الایمان ہی لکھا گیا ہے جو تصنیف شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ  
 ہے اور شیخ محمد بن ابی اسحاق میں ابی افرائیہ بن کزیمہ سے وجاہت کا یہ ہے کہ نہایت  
 عاقل ہے پھر اوس جگہ کہ نہیں پہنچتا ہے کہ تحقیق شرعی اوس سے ساقط ہو جاوے جیسے صاحب  
 الحاد و اناحت کی کہتی ہیں کہ جو بندہ نہایت کو پہنچا اور معنائی دل کی اوس کو حاصل ہوئی لو  
 ایمان اوس کا مضبوط ہوا تو حکم شرع کا اوس سے ساقط ہو جاتا ہے ان ہی دنوں کا رد مولانا  
 شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تجویز لکھا ہے وہ بھی اس مقصد میں لکھا گیا ہے چنانچہ  
 مطلب اوس خصلتوں کی بیان میں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دو خصلتیں ہیں

کہ اونسویں ہزار کوئی شیئہ نہیں ہے اور دو خصلتیں ہیں کہ اونسویں ہزار کوئی شیئہ نہیں ہے اور یہی پہلی خصلت ہے  
 کا بیان کتاب منہات ابن حجر عسقلانی کی یہی بخوبی لکھا گیا ہے اور یہ بھی منہات سے لکھا گیا ہے  
 کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں نجات دہنی والی ہیں اور  
 تین چیزیں ہلاک کرنی والی ہیں اور تین چیزیں درجہ بڑائی والی ہیں اور تین چیزیں کفار و کناہوں کی  
 موتی ہیں اور تین چیزیں کا بیان بھی بخوبی لکھا گیا ہے اور یہ بھی منہات سے لکھا گیا ہے کہ فرمایا آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز شیطان علیہ اللعنة کہ کہ کتنی دوست ہیں تیری میری امت سے  
 کھا دس گروہ اور کتنی دشمن ہیں تیری میری امت سے کہ اس وقت ہی ان دوست اور دشمنوں  
 کا بیان بھی بخوبی لکھا گیا ہے یا سچو ان مطایع بیان عورتوں کی لکھا گیا ہے کہ حدیث شریف میں آیا  
 ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبول کرو وصیت، یہ سچ حق عورتوں کی پہلا  
 کی اور اسی مطلب میں برائی لڑکی نکاح کرنے کی مشکوۃ شریف کی شرح مظاہر حق سے بخوبی لکھی  
 گئی ہے اور پانچوں کلموں کی معنی بخوبی لکھی گئی ہیں اول کلمہ طیب دوم کلمہ شہادت سوم  
 کلمہ تحب چہارم کلمہ یحیہ پنجم کلمہ کفر اور ساتواں مطلب یہ کہ ایک بڑی عالم فاضل نے اٹھارہ  
 کی رو برو و عطا کیا تا المیٰ منخلوں تک بعض جگہ ان عالم و عظمیٰ جو مجلس بیان کیا تا تو اس کا  
 فی او کتابوں معتبر سے اس کی تفصیل کر دی ہے وہ وعظ بھی بخوبی لکھا گیا ہے آٹھواں مطلب یہ  
 کہ شریعت اور طریقت کا بیان اور اس کی تشریح بھی بخوبی لکھی گئی ہے یہ تیسرا سند عبادت کتابت  
 الاعمیٰ کی کہ شریعت سے مراد کیا ہے اور طریقت سے مراد کیا ہے اور اسی مطلب میں مولانا رحمہ  
 صاحب علیہ الرحمۃ کی فتویٰ کی میت کی شرح بھی لکھی گئی ہے وہ بیت یہ ہی میت ہے کہ  
 گاہ و جو خور و قربان شود ہر کہ نور حق خور و قرآن شود اس میت کی شرح ساتھ سند  
 تحقیقات خواجہ محمد ابراہیم علیہ الرحمۃ کی یہی بخوبی لکھی گئی ہے اب جاننا چاہی کہ سالہ

واقع است و نافع القلب و قاطع الشرب و البه عاکی مقصد اور مطلب بیان مجمل کہانی کہے  
 ہیں اگر سالہ نہ کوئی مقصد اور مطلبوں کی تفصیل کوئی غور کر کے دیکھیں گا تو اور مطلب ہی ہوگا  
 یا وہ کتاب سمجھنا چاہی کہ اس خیر خواہ خلافت فی جو پیش کیا ہوں معتبر ہی مقصد اور مطلب  
 بلکہ ہیں تو وہ اسلی ترغیب لائی مسلمانوں کے کہی ہیں اسو اسلی کہ ان کیا ہوں نہ کوئی جو  
 کہ میں کہ عربی یا فارسی عبارت میں تین آؤں کیا ہوں کا ترجمہ یہی نہیں عبارت میں کہ  
 کہید یا ہی تا عام لوگوں کی سمجھ میں بخوبی آجادی اور جو لوگ کہ خاص ہیں لوگوں یہ غایت ہو جاوے  
 کہ کہاں پہنچا میں نہ کوئی کاش کر نیکی اسی است کہ کو تلاش کر کے ان مقصد اور مطلبوں کا مطلب حل  
 کر کے کہ ایسی مقصد اور مطلبوں کی جو ہم رہا عقل سی بعید ہے اور دوسری وضیت یہ ہے  
 کہ اس کتاب تہا نہ کوئی قرآن اور حدیث اور فقہ معتبر حنفی مذہب اور تصوف کی معتبر کتابوں  
 درجہ درجہ حل کرنا کہا ہی اور یہی طریقہ ہے سنت و جامعہ کی لوگوں کا اگر جو لوگ سنت  
 و جامعہ کی طریقہ ہی بر خلاف عقیدہ رکھتی ہیں البتہ وہ لوگ اس سالہ کی مقصد اور مطلبوں  
 اعتراض کر نیکی اول معترضین میں آدمی ہیں جو شرک کی کام کرتی ہیں اور دوسرے آدمی جو یہ  
 کی کام کرتے ہیں تیسری وہ آدمی جو زہری مذہب کو مانتی ہیں اور یہ کہتی ہیں کہ قرآن اور  
 حدیث و اسلی تلاوت اور تواریخ اصل کرنی کی ہی اور وہ اسلی عمل کر نیکی نہیں ہم تو فقط فقہ پر  
 عمل کر نیکی اور چوتھی وہ آدمی جو قرآن اور حدیث کو مانتی ہیں اور قیاس اور اجتہاد و مجتہدون  
 کے حتیٰ منکر ہیں اور پانچویں وہ آدمی جو باطنی یعنی نقشبندیہ اور شیعہ اور قادریہ اور  
 مجددیہ وغیرہم کی منکر ہیں اور تصوف کے معتبر کتابوں کو نہیں مانتی اور چھٹی وہ آدمی جو انیسویں  
 ہیں کہ اگر آدمی موافق محاورہ کی کلام کری تو یہ کہ کلام کو نہ سمجھیں تو ایسی آدمیوں کے  
 اعتراض کو ان دو قولوں پر قیاس کر لیا چاہی ایک یہ کہ شیخ سعید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے



فرمایا ہے ہر بخشیم عداوت بزرگتر خست چگلت سعدی و در خم دشمنان خاست  
 ہر سائہ انگہ عداوت کی بہت بڑا عیب ہے گل ہی سعدی لیکن سچ انگہ دشمنوں کے گناہ  
 اور دوسری یہ کہ کہن کہانی سی و انت گسین تو کہنی دو اور خدا کی یاد کرنی سی نو گسین  
 تو کہنی دو اب جانا چاہی کہ کچھ وز و اور وظائف اور ذکر کیا بیان یہ عاجز  
 لکھتا ہی گردو باتو نکا یاد کرنا بہت ضروری اول یہ کہ اس میں قوت حلال اور صدق مقال  
 بہت ضروری اور بغیر چٹکا دار نہیں افسوس صد افسوس اس موقع پر آدمی عمل سکھنی کا اور عمل پر  
 کا کمال شوق رکھتی ہیں قوت حلال اور صدق مقال کی تلاش نہیں کرتی ہیں کہ جس  
 سی اور کما مطلب حاصل ہو سکے آدمی تو عمل کو آپ پڑھتی ہیں اور امیر و روں سی پڑھواتی  
 ہیں اور یہ نہیں جانتی کہ جس سی ہم پڑھواتی ہیں ان کا قوت حلال اور صدق مقال ہی یا  
 نہیں اور دوسرے یہ کہ اعتقاد خوشابست کی در یقین کامل اللہ تعالیٰ کی کلام پر اور غیر خدا  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرامانی پر یعنی جو حاجت کہ آدمی دین اور دنیا کی خدا سی چاہتا ہی یا  
 کلام اللہ شریف کی آیت یا کوئی سورۃ پڑھتا ہی کہ اس کی سبب میرا مطلب حاصل ہو یا نہ ہو  
 کی ناموں سی کوئی نام پڑھتا ہی یا درود شریف یا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا  
 ہی دعاؤں کی پڑھنی کی و طوی آدمی کی حاجت کی لئی اب اگر خدا جل جلالہ کی قرآن پر اور خدا  
 تعالیٰ کی اسموں پر اور چوبیس مرتبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں فرمائی ہیں اور پرمادرو در شریف پر  
 اس پڑھنی والی کا یقین کامل ہو گا تو او کا مطلب ہو گا اور اگر یقین کامل نہ ہو گا تو نہ ہو گا  
 اب اول اس حدیث کو اور اس کی شرح و دیگر اور خوب سمجھو کہ قوت حلال اور صدق مقال میرا  
 پہلا ہی یا دوسری برخلاف میں وہ حدیث یہ ہی **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**  
**عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَان**

[illegible]

کہا گیا ہے کہ ساری دو بازو میں اکل حلال اور صدق تعالٰی حلال نظر ہر حق شریعہ مشکوٰۃ تفسیر  
 جو تالیف کی ہوئی نواب قطب الدین خان کی کہ وہ شاگرد خاص مولانا اسحاق صاحب محدث دہلی  
 کی ہیں اور زائد المسلمین میں لکھا ہے کہ اگر آدمی کوئی چیز مول لے لی خواہ کہانی کی ہو یا مینی کی یا  
 پہنٹی کی تو اس چیز کی ساتھ مول لے لی کہ پہلی اوس چیز کو اپنی قبضہ میں کر لے لی اور بعد اوسکی قیمت  
 ادا کرے اور اگر کسی کی ہاتھ مشکوٰۃ اوس اور سب سے بھی تعلیم کر دی کہ جو قیمت تو یہ چیز مول لے  
 تو پہلی اپنی قبضہ میں کر لے جو بعد اوسکی اوسکی قیمت ادا کرنا اور پھر انفع المسلمین میں لکھا ہے کہ اسی حلیہ  
 کی طرف امام عظیم صاحب اشارہ ہی مگر یہ حلیہ اسی وقت تک ہی کہ اوسکو یقین ہووی کہ یہ  
 چیز جو میری کی یا غصب کی نہیں ہے اور اگر اوسکو یقین ہووی کہ یہ چیز جو میری کی ہی یا غصب  
 کی تو اوسوقت یہ حلیہ کام نہ آوے گا انتہی اب اعتقاد کا حال سنا جا رہی ہے کہ یہ حاجز  
 مصطفیٰ آباد عرف رام پور میں بعد نماز عشاء کی دو سو مرتبہ درود و صلوات بخیر نثار کرتا تھا اور سوتے  
 یہ درود شریف پڑھتا تھا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بَعْدَ الدُّبْرِ وَالْوُزْرِ  
 وَاللَّزْرِ اور سو مرتبہ پڑھتا تھا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اور سو مرتبہ پڑھتا تھا  
 الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا حَبِیْبِ اللّٰهِ یہ  
 میں ایک مدت سی پڑھتا تھا اور شوق مجھ کو تھا کہ مجھ کو غیر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی  
 بزارت بزرگ حاصل ہووی یک بیک میری دل میں یہ بات اکر پڑی کہ جس نواب کا تو کوکر  
 ہے اگر مکانا خانان کہ و سکی پڑی عزت نزدیک نواب کی ہی سکے کہ آج تیرے دربار میں  
 و سکی میں نواب سی کہنگا تو تیرا یقین کامل ہوگا آج میرا اضافہ ہو جائیگا افسوس خداوند تعالیٰ  
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجا ہے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جواب  
 سلام کا فرمائی ہیں اوسوقت میرا یہ اعتقاد کامل ہو گیا کہ اب تیرا دین اور دنیا کا مطلب حاصل ہو گیا

اور یہ وقت ایک قیر سوال کرنا پڑتا تھا یعنی یاد دہن کی اجازت ہی میری پاس اور کسی خوشی میں بھی  
خوشی دی اور تمام حالت بہت خوشی کا یہ تھا خدا تعالیٰ یا اے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
والسلام علیک یا نبی اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک وعلیٰ آلک وسلم یا حبیب اللہ تو میری شب بھر  
رسم ہے حتیٰ کہ اس میں بھی غوی کی گئی تو میں کوئی مہیون کہ میری خدمت میں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جنازہ  
شریف رکھا ہے تو میں اور سوانی کی طرف گھوم پڑا میری بندہ ہی جاتی ہی وہی کہانی کوئی  
چہرہ مبارک آپ کا دیکھا تو وہ اتنا مبارک کہ میں نے نہیں بڑا کرتا تھا کہ ہر مبارک آپ کا ایسا ہی  
اور پشانی آپ کی ایسی ہی دلی بڑا اللہ اس تو میں حیران اور حیر ہو گیا تو یہ نہ تھا کہ میری خدمت میں  
کا جنازہ ہی اور نہ کہ میرا کہ حضرت علیؓ کا جنازہ نہیں ہی اویسی عرض میں حضرت علیؓ کا چہرہ  
مبارک بدلتا جاتا تھا پلتی بدلتی یہاں تک ہوا کہ جیسا میں شامل میں بڑا کرتا تھا وہ ایسا ہے  
ہو گیا تو حضرت علیؓ اور طہر بیٹی اور سوت میں یہ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سی کلمہ پڑا دعا پائی جگو ایسی زبان مبارک سی کلمہ پڑا یا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور  
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہت تہنیت میری روز بروز فرمائی اور میں کہ اور عرض کیا  
چاہتا تھا کہ ایک شخص دور کھڑا ہوا تھا اوسنی کہا چپ کیا آج ہی کا دن ہی پسند ہے میری میں  
میری اللہ کہل گئی تو میں بروا ہوا اور جہاں کی ناز بکری شہری اور میری خدمت میں علیؓ اور میری خدمت میں  
بہت تہنیت میری اندر کی تو وہ کسی قیر میں یہ کہی کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی لڑائی کا ذکر کرتی میں تو ان میں سبب علیؓ کے نام بھی کہ لکھ کر  
عین اور جن پشاورن کاظم ہی تو وہ دہیسی تفریق میں کہتا ہوں بلکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
خلیفہ بنی ہاشمیؓ عین اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطا یہ جاتی ہیں اور میں بنی ہاشم  
ہیں اور زاون دونوں میں بہت کم علم تھا اسلئے میری روز بروز تفریق کی کہ اسکی اعتقاد میں خلل

نہ آجادی والد علم اور حضرت محمد والہ ثانی شیخ احمد سرسندی رحمۃ اللہ علیہ اپنی  
 مکتوبات پہلی جلد میں دو سو ایک دن مکتوب میں لکھا ہے کہ جانا چاہی کہ لڑائی والی حضرت  
 علی رضی اللہ عنہ اور خطا کی تھی اور حق علی رضی اللہ عنہ کی جانب تھا لیکن جو کہ یہ خطا خطائی الاجتہاد ہی اہلی مکتوبات  
 سی دور ہے اور یہ جو میں اولیٰ اور چہرہ مبارک آپ کا جو شبائل کی اندکھا تو یہ اپنی قصور کی  
 سی نہ دیکھا اور حضرت کی نزدیک ہوتی سی میری دلچسپی اتنی گئی جب میں حضرت کی دیکھنی  
 کی لائق ہوا تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی دیکھا جیسی کہ ثنائ میں لکھا ہی والد علم  
 بالصلوب وبقیۃ الحال اب جانا چاہی کہ یہ عاجز جس کیسے کہ یہ درود شریف پڑھا  
 کرتا تھا اور اس کی برکت سے اس عاجز کو زیارت شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیب ہو گیا  
 اور جس کسی کو اس عاجز نے اویسی ترک کر کے بہا یا ہی اور سکو زیارت شریف آنحضرت کی نصیب  
 ہوئی اور اب بھی جو کوئی اس درود شریف کو ساتھ ترکیب نہ کر کے با اعتماد پڑھتی تو خدا  
 چاہی اور سکو بھی زیارت شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیب ہوا تب میری  
 بات اعتماد کی یہ ہے کہ ایک حکایت معتبر گوگون سی سنتی میں آئی ہے کہ وہ گائون تھی قریب قریب  
 درمیان میں اون کی ندی تھی ایک گائون میں مسجد تھی اور دوسری گائون میں نہ بنیے  
 جس گائون میں مسجد تھی اس گائون سی ایک آدمی دوسرے گائون میں کہ میں مسجد تھی اہم  
 کی چچی حاجت کی عاجز پڑھنے کو آیا کرتا تھا اس آدمی ہی ایک دن ایک آدمی کی کہا کہ کو کبھی تو  
 حاجت میں حاضر ہوتا ہے اور کبھی نہیں اونی جواب دیا کہ صاحب جہن ناو نوڑیا کھو  
 بلجاتی ہی تو آجاتا ہوں اور نہیں تو نہیں آتا ہوں اور مجھی پر پنا نہیں آتا ہی تو اس شخص نے  
 کہہ لکھا میں یہ آیت شریف کیوں نہیں پڑھ لیا کرتا نہ تجھی ناو کی حاجت ہونے نوڑیا کی حاجت  
 تو فی یہ آیت پڑھ کر مذی میں قدم رکھا اور سو وقت پاہو جا دیا اس آدمی کی کہا کہ اتنے

[illegible]

جیسی تجلی کی محبت سی اوس سی تم تو روشنی ہی پر آخر کو تاریکی ہی سیو اسطی طریقت والی درویشوں فی  
 فرمایا جی کہ جب آدمی کوئی نفل جبارت یا وظیفہ شروع کری تو اوسکو علم کریا رہی تاکہ اوسکا فیض  
 اور برکت کم نہ ہو نفل تحفۃ الانبیاء ترجمہ مشارق الانوار اب اول وہ وظیفہ لکھا جاتا ہی  
 کہ حسین تھوڑی محنت ہو اور آدمی ہمیشہ پڑا کری وہ وظیفہ یہ ہی کہ بعد نماز عشا کی اول تین بار  
 مع اسم اللہ استغفار پڑھی وہ استغفار یہ ہے اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ مِنْ جَمیعِ الذُّنُوبِ  
 وَلَا تَاْمُرْ بِعَدَاوَتِیْ بِہِ درود شریف اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی  
 مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ  
 طِبْرِی وہ دعا یہ ہے یَا حَسْبِیْ یَا قِیُّوْمُ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَلِیغُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ  
 یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَسْأَلُکَ اَنْ تُحِیِّیْ قَلْبِیْ بِتُوْرٍ مَّعْرِفَتِکَ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ  
 بہترین ہزار مرتبہ یہ پڑھے یا اللّٰہُ یا اللّٰہُ یا اللّٰہُ بعد اسکی تومرتبہ پڑھی الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ  
 عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبْنٰی اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ  
 یَا حَبِیْبِ اللّٰہِ تو ان شاء اللہ تعالیٰ اسوظیفہ کی پڑہنی سی پڑہنی والا شریعت کی طرف رجوع  
 ہوگا اور اوسکی دل پر صفائی آجائگی اور بندہ خطا وارہی اگر کوئی گناہ اوس سی رات دن میں مانگا  
 تو یہ دن گناہوں سی توبہ کیا کرے گا اور اسوظیفہ کا پڑہنی والا اگر کسی شہر کو جاوی تو صبروت کہ شہر کو بن  
 درلی طرف پہنچی تو اوسکی جگہ بیٹھ کر اوضومبہ کی عشا کی وقت پڑا کر تاو اوسسی ہی پڑدی پیراوش  
 میں جاو تو اوس وظیفہ کی برکت سی ان شاء اللہ تعالیٰ ہر آفت و بلا سی اوس شہر کی محفوظ رہے گا  
 اب اگر کوئی کم علم کہی کہ درود اور سلام کو ساتھ جملہ یا کی نہ پڑہنا چاہی تو جواب اسکا کہ نہ ہی  
 کہ ماتۃ المائل جو تصنیف مولانا امجدی صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی اوسمین یہ عبارت لکھی  
 کہ اگر نبی کو نہ کرے دینی پوچھانی درود اور سلام کی توجا نہ ہی سوکھی کہ بیچ التیات کی خطاب اسطی

پہنچانی سلام کی راہی جیسی السلام علیک ایہا البشیر اور رحمۃ اللہ و نیکانہ اور  
 اسات پر اور ہی دلیل لکھی ہے ائمہ السنا میں بیان ہے بیٹ لکھ عبادت کی نہیں لکھی  
 چاہی و نہیں دیکھ اور جو عالی ہمت ہیں و کو چاہی کہ وہ اس طرح کریں جیسی تم حضرت علیؓ  
 رحمۃ اللہ علیہ علیہ شہادہ ولی اللہ صاحب ہمت و ملوٹی کی اپنی رسالہ میں لکھا ہے کہ میں لکھتی  
 درم عبادۃ رسالہ کو کہ میں نے یا اللہ یا اللہ یا اللہ ترانہ ہی ہی پڑھا کرتی اور غلط کرے  
 سچ وقت پڑی گی اگر ایک نور ہو نہ اپنی ہی باہر تائی اور جب میں لکھتا ہوں کہ لکھ کر ہی تو اس میں  
 کی ایک نہایت سادہ حقیقت ہے کہ کہ سچ عالم ملکوت کی حکیمہ کو کمالی ہے ظاہر ہوتی  
 ہے آپ قاسم چاہی کہ اس طیفہ کا پڑنی والا فرض واجب و مست ہو کہ وہ تو ادا کرے  
 اور باقی پیرا ہی درو کو لکھ کر ہی بہت کہ میں لکھتا ہوں کہ لکھ کر ہی تو اس میں کام لکھ کر ہی  
 ہا فہ المسلمین میں لکھا ہے کہ جو پڑنی عالی ہمت ہیں درو کو اس طرح ہی کریں یا اللہ یا اللہ یا اللہ  
 یہاں تک اس میں کہ کو رہیں کہ پڑنی ترانہ درم لکھا دی اور ذکر جو لکھ اپنی جان میں پاوی پر  
 لکھ کر ہی ذکر کا درو چاہو لکھا اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور کسی دل میں ایک گرمی ہو جاوے گی اور جیسی اس  
 ذکر تو ہی لکھی ہی ہر گز میں ہی درم میں ہی لکھا اور جو لکھ اپنی جان میں لکھا اور وہ  
 ذکر پاو لکھا اور بہت ذکر کر ہی حضور پیدا ہو جاوے گی اور جو لکھ اپنی اسکی ساتھ جی ہو لکھ  
 مدد لکھی ہے اور حکمت ساتھ نجات کی مدد لکھی ہیں اور محبت خدا ہی لکھی ہی زیادہ ہو جائی ہی  
 اور یہ ہی ہا فہ المسلمین میں لکھا کہ درم میں نجات ہیں اور درم میں نجات  
 وہ نجات ہے میں اول صبر اور لاؤن کی لکھ اور دوسری شکر اور شکر توں کی لکھ تیسری ہمت اور  
 رہنا سہی خدا کی راہی رہنا جو ہی تو کہ لکھا ہو کہ یا بخیر ہمیشہ درمیان خوف اور جا  
 کی رہنا چھٹی ہمیشہ درمیان رہنا جو ہی تو کہ لکھا ہو کہ یا بخیر ہمیشہ درمیان خوف اور جا



نیک و نیکو دنیا عالم میں ساتویں قیام کی توین دوستی ہمیشہ ساتھ رہی تعالیٰ کی رکنا دوسریں اعتماد  
 اوپر عبادت کی گزرا یعنی غور عبادت پر نہ کرنا اور وہ ملکات یہ ہیں اول کہ نہ قہر مری  
 جت تیسری عجب چوتھی ریا پانچون نجل چٹھی غصہ ساتویں حرص آٹھویں بہت ہاتھ  
 کرنا اور یہ خیال کرنا کہ یہ بات موافق شریعت کی ہیں یا نہیں توین دوستی ساتھ مال کے  
 گزرا دوسریں جاہ کی محبت کرنا کہ میں بڑا کھلاؤں دنیا میں اس کو بھی مال اکٹھا کر نیوا کی طرح  
 چان جو کتنا سی کہ میں بڑا کھلاؤں دنیا میں اسب مال کی تمیحات یعنی نجات دینی واپس چرن کر  
 کر نیوا اساتذہ ذکر کی پابا ہی اور مصلحتات یعنی ہلاک کر نیوالی چیزیں بھی ساتھ ذکر کی جاتی تھی  
 جن تمیحات کی پہلانی اور ملکات کی رائی کا ذکر قرآن و حدیث میں آیا ہے اور کھلاؤں  
 و جماعت سی دریافت کر لو اور ذکر اس طرح کیا کری کہ جو بقت لا آ کہ لا اللہ الا اللہ پڑھی یا یا اللہ پڑھی  
 تو انی جا کو اور اس جہان کو اور او سہان کو بول جاوی اور اللہ تعالیٰ کو موجود جانی اور ذکر و تہن  
 بہتر ذکر یعنی ثابت ہی ہاوسن بھیجی و کرا سم دات ہی یعنی لا الہ الا اللہ کی ذکر کی کثرت کر ٹی اللہ  
 یا اللہ کی ذکر کی کثرت کری مگر ذکر بخیر کر کے نہ چاہی اور جب سوا لا آ کہ لا اللہ پڑھ چکی تو ایک دفعہ  
 محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی تائید ملا یوں یہاں سی عبارت ظفر طیلین شرح حصن حصین کے  
 میں بیان فضیلت ذکر کی لکھی جاتی تھی یا رسول اللہ ﷺ متابع الا سلام قال کثرت  
 ذکر فی کائنات فی لیلۃ اشدت یہ قال کذلک لیساکم علی طیار من ذکر اللہ ت  
 و حبس مص ایک شخص فی عرض کیا کہ ای رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی تحقیق احکام اسلام تحقیق  
 بہت غالب ہو ہی ہیں مجھ پر خبر دو مجھ کو تمہارا ایسی چیز کی کہ ہر دوسا کروں میں تمہارا ایک نوا پانچیشہ  
 رہی بان تیری تر ذکر اللہ کی سی فقیر کے یہ تفریحی ہیں تھہ ابن جہان حاکم ابن شیبہ فی فقیر اسلام  
 یعنی علمائے اسلام کی قسم نوافل کی ولالت کرتی ہیں صد اسلام سلم کی پرفا المعبین ہیں یعنی مستعد رہی ہیں

اور اس کو پہنچی ہیں کہ عاجز ہوں سبکی کرنی سی اور تخریہوں بعضی کرنی ہیں کہ کونسی افضل ہے  
 اختیار کروں اور تیری زبان کی کنایہ ہی است اور آسانی اور روانی زبان سی جیسی کہ کشکی زبان  
 عبارت ہی کرنی اس کی سی اور زبان سی یا زبان قلبی مراد ہی کیونکہ یہ زبان ہمیشہ تر نہیں رہ سکتی  
 یا اسی زبان کو فرمایا اللہ یا مراد بحسب طاقت کی ہوا جمع دونوں میں کہ دل و زبان ہی پہنچ  
 نور علی نور مع آخر کلام رفت علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ان قلت آیت  
 لا اعمال احب الی اللہ قال ان تعقبت ولسانک رطب من ذکر اللہ حب رط  
 کہا معاذنی آخری کلام کہ جدائی کی مینی اوپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی وقت غصہ کی  
 میں کو یہ تھا کہ فرض کیا مینی کونسا عمل بہت پیارا ہی نزدیک اللہ کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے کہ مری تو ادواح التین کہ زبان تیری تر ہو ذکر اللہ کی سی نقل کی یہ بہ بن جان نزار طبرانی فی  
 ف تر ہو یعنی بسوالت تیری زبان پر ذکر جاری ہو حسین شامی اس پر کہ خلاصہ اعمال کا ذکر اللہ تعالیٰ کا  
 اور مدار اس کا حسن غایتہ پر ہی جیسی کہ وارد ہو ہی کہ نہیں کوئی بندہ کہ لا الہ الا اللہ کہا ہو پر اوی سرگرم  
 داخل ہو گا بہشت میں اور اشارہ ہی اس پر کہ لازم کرنا ذکر کا حالت حیات میں سبب توبہ ہی حاصل  
 ذکر کا وقت مری کی جیسی کہ روایت کیا گیا ہی یا تعیشون ثم موتون فکم مامونون مشہور  
 یعنی جسطرح جیتی رہو گی اویس طرح مرو گی اویس طرح اٹھائی جاو گی قلت یا رسول اللہ  
 اوصنی قال علیک بتقوی اللہ ما استطعت واذا ذکر اللہ عند کل حجر و شجر و ماء و ملت  
 من شئ فاحدث لله فیہ توبۃ التری بالتری بالعلانیۃ بالعلانیۃ ط کہا معاذ بن  
 جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی عرض کیا مینی امی سول اللہ کی کچھ وصیت کرو مجھ کو فرمایا لازم کر اور اپنی تقوی  
 اللہ تعالیٰ کا جب تک کہ طاقت رکھی تو اور یاد کر اللہ کو نزدیک ہر تہ اور درخت کی اور جو کچھ کی ہو تو  
 برائی عینے گناہ یا غفلت پس سید کا خالص واسطے اللہ کے اوسمین یعنی بیچ حق اوس تری کی

بار بار بی کی ای تو بہ نور پوشیدہ پنج گنا پوشیدہ رہ کی اور توبہ ظاہر پنج گنا ظاہر کی غفل کر لیا  
 فرمود یہ عرض یہی بوقت رخصت کی مادی حرفین کی کی گنا ظاہر نہ معلوم ہوا ہی کہ یہ عرض  
 اول حدیث سابق ہی کی ہوا رتقوی یعنی پرہیزگاری پر عام حیون ہی اور اثر از تابعہ ہو سکا  
 اور اگر کتاب فوحش ہی ہی اور حقیقت میں تقوی حفاظت کرنا حد و آہی کا اور فکارا عین  
 او سیکما ہی اور یہ کہی قسم پر ہی تقوی علوم کا یہ ہی کہ فرمانبرداری احکام الہی کی کری اور ہی  
 منع حیون ہی اور تقوی خواص کا موافقت بندی کی ہی ساتھ پروردگار کی او اختیار میں کہ توبہ  
 ہی او سکی حق میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت ہی کہ متقی وہ ہی جو اپنی لیم کسی  
 سوا ہی ابن زبجانہ کی امید نیکی کی کر ہی اگر کوئی کسی ایسی امید کی کی کر ہی کہ جو خدا تعالیٰ او سکی  
 نہ پہنچاوی تو ہی سوا خدا کی وہ او سکی پہنچا دیوی توبہ شریک کرنا ہی خدا کی ساتھ اور کہ توبہ  
 یوں امید کر ہی کسی ہی نیکی کی کہ خدا تعالیٰ چاہے تو اس ہی میرا امید ہو گی او سکی کہ مسلمان پر نیکیاں  
 کری اور بدگمانی نہ کری کہ مسلمان ایک دوسرے کی کام آنا ہی نیکیاں میں اور یاد کرنا نزدیک ہر وقت اور  
 پیر کے اشارہ ہی طرف مقام مشاہدہ کی کہ ہر چیز دلیل ہی او پر وحدانیت اللہ تعالیٰ کے یعنی جو چیز کو  
 جانی کہ او سکی قدرت کاملہ ہی پیدا ہوئی ہی اور او سکا بنائو الا ایک ہی کوئی شریک و سکا  
 نہیں اور اخیر حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ یہ گناہ کیا ہی ویسی ہی توبہ کر ہی اگر گناہ پوشیدہ کیا توبہ ہی  
 پوشیدہ کر ہی اور اگر ظاہر کیا توبہ ہی ظاہر کر ہی مستحب یوں ہی ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ توبہ  
 صادر ہونی گناہ کی توبہ کر ہی تو واجب ہی چنانچہ نووی ہی مقول ہی کہ بعد گناہ کی بغیر ڈھیل کے توبہ  
 کرنی واجب اگر گناہ صغیر ہو پس اس صورت میں اگر اخیر کر گنا توبہ میں ایک گناہ اور او سکی ترک کر  
 لازم آد گا اور سولانا شاہ عبد الغفر جہا شہ فی اپنی تفسیر فتح الغفر میں لکھا ہی کہ جو توبہ  
 تعلق ساتھ کچھ اتنے کی کر توبہ میں کہ تمام علم ہما کی ہارون کتاب آسمانی میں

ہو جو دین اور پادشاهوں کی کتاب کی علوم کلام محمد بن منیر جہن اور سب علوم کلام اللہ کی سورہ فاتحہ  
 میں پائی جاتی ہیں اور علوم سورہ فتح کی بسم اللہ الرحمن الرحیم کی مانند ہیں اور علوم بسم  
 اللہ کے فقط اندر حرف ب کی کہ بسم اللہ کی سری پر ہی رکھی ہو ہیں تو ضمیمہ صحیح اس مذکور کی  
 یہ ہے کہ مقصود سب علوم ہی پہنچا بندہ کا ساتھ ذات پاک باری کی ہی اور ہر گاہ کہ بندہ صحیح  
 کمال نقصان کی ہی اور تباہی میں آلودہ ہی و ذات اللہ تعالیٰ کی نہایت کمال اور  
 پاکیزگی میں پس طرف ذات اوست کی پہنچا ممکن نہیں مگر اس طرح ہی کہ اوست کی ناموں کو یاد کریں اور  
 اوست کی نام ہی جیسا رہی اور ایسا اوست کی یاد میں شغل اور متفرق ہو کر آپ کو فاکری اور اس دین  
 پہنچ جاویں کہ ذکر اور ذکر کرنا لا اور ذکر کیا گیا ایک ہو جاوے اور دینی دریاں سی اوٹھی اور شیشی  
 کہ دلالت اور اس جہت کی کرتی ہی حرف باہی کہ موشع و اسطی الصاق اور چپانیدن کی ہی اور  
 بسم اللہ شریف کو جو کوئی پرتہا ہی اوست کی فائدہ ہی تغیر مراد یہی اپنی سالک وافع الفساد وافع  
 العباد قاطع الشکر و التبعات میں اس عاجزنی کہہ دی ہیں جو چاہی و میں کیسی اور پرتہا  
 بسبب مل ہوئی عبارت کی نہیں کہی گئی اب وہ عملیات لکھی جاتی ہیں کہ  
 کہ جنسی مسلمان کو فائدہ ہو اگر با اعتقاد پرتہا میں اور بطور آزمائی کی پرتہا میں جس کی کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے  
 اعتقاد کا حال اور آزمائیکا جو مسلمان وقت صبح کی اپنی گہری باہر نکلتی وقت آیت الکرسی یعنی  
 لا اله الا هو احيي القيوم کو خال دل و دل تک پڑھ کر نکلی اور کوئی بات نہ کری جب تک کہ  
 اپنی گہری دروازہ سی باہر نکلتی تو پرتہا میں جب کہ کو اویگا تو ان شاء اللہ تعالیٰ ساتھ خیر آویگا یعنی پرتہا  
 جبکہ روز و غیرہ ہی محفوظ رہیگا اور جو کوئی امیر کی یا سچ کو سورہ لایلاف پڑھ کر جادوی اسطورہ کی  
 ایک مرتبہ اس سورہ شریف کو پڑھ کر چوٹی اوٹھ کر پدم کر کی بند کر لی پرتہا میں پاس کی اوٹھ کر پدم  
 کر کی بند کر لی پرتہا میں اوٹھ کر پدم کر کی بند کر لی پرتہا میں اوٹھ کر پدم کر کی بند کر لی پرتہا میں اوٹھ کر پدم

جاندار کی برائی کسی چوٹی کو تو تہا نہیں ہی یعنی تیری بقدرت میں ہی مقرر میرا رب میرا  
 پر ہی اور تو ہر چیز کا گنجان ہی البتہ میری کام کا بنانی والا اللہ ہی جسنی قرآن اوتا را اور وہ نیکو کار  
 دوست رکھتا ہی سو اگر وہ نہ مائیں اور گردن کشتی کریں تو گو کہ تجھ کو اللہ تعالیٰ کافی ہی کوئی معبود حق  
 نہیں سو اس کی اوسی پر مبنی اعتماد اور ہر وسایا اور ہی مالک ہی عرش عظیم کا اور میرے  
 شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فی اپنی کتاب لاجیل میں اس طرح فرماتے ہیں  
 کی یعنی خوشنک کہ اوپر عباد کیا گیا ہوا پر سی جادو و دھم جو جادوی اور رخص مایوس علاج کی کہ جسکی کار  
 فی طبیعوں کو عاجز کر دیا ہو ان کی واسطی لکھا ہی وہ یہ ہے کہ سفید چینی کی برتن میں پہلی احمد لکھی  
 اول ہی آخر تک بعد اسکی یہی اسم لکھی اور بنو اور باد صوبہ دی دھوکا ملا دی چالیس دن تک ہر دن  
 لکھی اور اسی ترکیب سی یاد کرو وہ اسم یہ ہیں یا حی یا قیوم یا ارحم الراحمین یا ارحم الراحمین یا ارحم  
 اور واسطی دور ہونی عنکم حدیث شریف میں ابک دعا لکھی جس حدیث میں کہ اس دعا کا سامان  
 ہے وہ حدیث یہی وعین ابن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ مَنْ لَزِمَ  
 هَذِهِ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَاَبْنُ عَبْدُکَ وَاَنْتَ اَمْلِکُ وَفِی قَبْضَتِکَ اَصْلَیْہِمْ سَلِّکَ  
 مَا جِئَ فِیْ حُکْمِکَ عَلَیْ فِیْ قَضَاؤِکَ اَسْأَلُکَ بِکُلِّ سَمِیٍّ هُوَ اَعْلَمُ بِکَ سَمِیٍّ  
 نَفْسُکَ اَوْ اَنْزَلْتَهُ فِیْ کِتَابِکَ اَوْ عَلَّمْتَهُ اَحَدًا مِنْ خَلْقِکَ اَوْ اَسْتَأْذَنْتَ بِہِ  
 فِی عَلَمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رِیْعَ قَلْبِیْ وَتُوَدِّعَ بَصَرِیْ وَتَجْلَعَ حَرْفِیْ  
 ذِہَابَ ہَمِّیْ مَا قَالَا عَبْدًا قَطُّ اَلَا ذَہَبَ اللہُ غَمُّہُ وَابْدَلْہُ بِہِ فَرْحًا رَوَّاهُ رَزِیْنَ  
 اور روایت ہی ابن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کہ یہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا جو شخص کہ بہت  
 بھلا اور سکون پس چاہی کہ کسی یا الہی تحقیق میں بندہ تیرا ہوں اور بیٹا ہوں بندہ تیری کال لہر بیٹا ہوں  
 نوٹ یہی تیری کا اور تیری قبضہ میں ہوں اپنی تیری ملک اور تصرف میں ہوں بال بیٹا ہی میری

علاء الرحمن

علاء الرحمن

وَلَا تُنْفِکْ

تیری ہمتہ میں یعنی ہنہین حرکت توت گرساتہ مرد تیری کی جادی ہی میری حق میں حکم ترا  
 یعنی تیری حکم کو توقت اور کوئی روک نی والا ہنہین جو کہی اور چاہی وہی ہو عدل ہی میری ہنہین  
 قضای تیری مانگتا ہوں میں تجھی ساتھ وسیلی ہر نام کی کہ وہ واسطی تیری ہی نغم رکھا توئی ساتھ کی  
 ذات اپنی کا یا اتوارا توئی او سکوتا پ اپنی میں یا سکھایا توئی وہ ہم کسی کو مخلوق اپنی سی یعنی انبیا  
 کو الہام کیا بغیر ذکر کرنی کی کتاب میں یا اختیار کیا توئی او سکونچ پردہ غیب کی نزدیک اپنی  
 یعنی کسی کو او سکئی اطلاع ہنہین ہوا ہی تیری سید کہ کری تو قرآن کو بہار دل میر کی اور شہی انکون میر کی  
 اور در کر نیوالا نغم میری کا اولیجانوالا اندیشہ اور غم میری کا ہنہین کتا اسکو کوئی بندہ کہی مگر وہ  
 کہتا ہے اللہ تعالیٰ غم او سکا اور بدل دیتا ہے کچھ غم کی خوشی کو قتل کیے یہہ زیرین زنی نقل از مشائخ  
 اسحق شریع مشکوٰۃ شریف اور نافع المسلمین اور صلیح مسعودی میں لکھا ہے کہ حدیث شریف میں آیا  
 ہے کہ جس کسی کی وجود میں درد ہو تو وہ ہفتہ کی دن ناخن کٹوایا کری دو دنوں اہتہ اور پیر و سہی  
 تو او سکئی وجود میں درد ہو جاو گیا انشاء اللہ تعالیٰ اور اگر فقیر ہو تو کشتہ بند کی دن ناخن کٹوایا کری انشاء  
 اللہ تعالیٰ غمی ہو جاو گیا اور جو کوئی دانتون ہی ناخن کاٹتا ہے او سکوتا چاری کر لکھی ہو جاتی ہے  
 اور جس کسی کو جنون کا مرض ہو تو دوشنبہ کی دن ناخن کٹوایا کری اللہ چاہیگا تو جنون او سکا  
 درد ہو جاو گیا اور جس کسی کو بھس کی بیماری ہو تو دوشنبہ کی دن ناخن کٹوایا کری اللہ تعالیٰ چاہیگا  
 تو اچھا ہو جاو گیا اور جس کسی کو بہت وسوسی آتی ہوں تو وہ چار شنبہ کی دن ناخن کٹوایا کری  
 اللہ تعالیٰ چاہیگا تو وسوسی او سکئی دور ہو جائیں گی اور جس کسی کو جزام کی بیماری ہو تو وہ چھ شنبہ  
 کے روز ناخن کٹوایا کری اللہ تعالیٰ چاہیگا تو اچھا ہو جاو گیا اور جمعہ کے دن ناخن کٹوانی ہی ناخوشی  
 جاتی ہیں اور دوسری جمعہ تک اللہ تعالیٰ او سکوتا آفت و بلا سے بچا ہی مگر ناخن کٹوایا ہی نہ  
 اہتہ اور پیرون کی اور جمعہ کی دن بعد نماز جمعہ کی اور نافع المسلمین میں لکھا ہے

کہ تین کام پیش کی ہو پہلی ضرور میں اول اپنی مقدار کی موافق خیرات کرنا دوسری خیرات کی تیسری  
 اشتغاف کرنا سوسا سلی کہ اگر وہ مرض گناہوں کی سامت سے ہی تودہ اشتغاف کی سبب سے جاتا  
 رہے گا اشتغاف سے تاملے اور اگر آسمان سے کوئی بلائیں اور سپر اور تری ہیں تودہ خیرات سے دفع ہوتا  
 اور اگر اوسکی بدن میں سے کوئی بیماری پیدا ہوئی ہی تو یہاں تک کہ کم ہو یا نہ ہو تو کم  
 ہو جاوے گی انشاء اللہ تعالیٰ اگر سانپ یا بچھوئی کسی کو کاٹا ہو تو سات مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر  
 نمک پر دم کری اور جان پر کاٹا ہی اوس نمک کو اوس پرٹی اور تین مرتبہ قل ہو اللہ بڑہ کرانی اور  
 دم کری اور سلام علی نبی کو پڑھ کرانی اور دم کری اور جو اوسین طاقت ہو پڑھنی کی تو اور  
 کوئی اوس پر پڑھ کر دم کری اور جس کسی کو کوئی دشمن ہو اور وہ اوسکی دشمنی سے تنگ رہا ہو تو اوسکو  
 چاہیے کہ صوفت کہ وہ دشمن اوسکا اوسکی سامتی آوی تو تین مرتبہ یہ دعا پڑھ کر اوسکی موندہ کی  
 طرف ہونکا کری وہ دعا ہے **قُلْ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَالْإِيكُ الْمُشْكِي وَإِيكُ الْمُبْتَغَاتُ**  
**وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ** جو اللہ تعالیٰ چاہی تو اوسکی دشمنی کی شری سچ جاوے گا  
 اور اگر آدمی پر کسی نی بہتان باندھا ہو کہ توئی یہہ کیا ہی اور اوسنی وہ کام کیا ہو تو اوسکو چاہی کہ جنتی  
 سے اوٹھی خواہ دن میں خواہ رات میں تو احمد ایک مرتبہ پڑھنے کی قبلہ کی طرف ہونکی پیر دوسری مرتبہ احمد پڑھ  
 کی پہلے بھی ہونکی پیر سیری مرتبہ احمد پڑھ کی اپنی دہنی ہاتھ کی طرف ہونکی پیر چوٹی مرتبہ احمد پڑھ کی بائیں  
 ہاتھ کی طرف ہونکی پیر چوٹی مرتبہ احمد پڑھ کی سامن نظر ہونکی پیر چوٹی مرتبہ احمد پڑھ کی زمین کی طرف ہونکی پیر تین  
 مرتبہ احمد پڑھ کی اپنی موندہ پر ہونک لی ہر یون دعا کری کہ خداوند اجمی اس آفت سے بچا اور اوسکی  
 بہتان سے دور کر کہ تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ اوسکی آفت سے بچ جاوے گا اور نافع المسلمین میں لکھا ہی  
 کہ چہ چیزیں ہیں کہ اون کی سبب سے آدمی جلد بڑھا ہو جائے ہی اہل کی کثرت مجاہدت اپنی بیوی کی کثرت  
 دوسری رات کو بانی دنیا سوتلی سے اوٹھ کر تیسری یا چنانہ یہ بہت بڑا حاجت نئی آیدہ اور چوتھی

انگلیسی کو دیکھنا یا اپنی آپ کو گناہ دیکھنا اور پانچویں اونچے ہی ہر ہونا اور چھٹی میں باپنی عزیز اور گناہ کو دیکھنا  
 اور چہ چہ میں موجب تندرستی کہیں اول گرم باپنی ہی نہانا گرمی اور ربات اور جاری میں  
 مگر بہت گرم نہ ہو دوسری کم ہونا تیسری کم گناہ اور کم باپنی میں چوتھی خوش ہر ہونا گناہ پانچویں صحیح  
 کی وقت سی پہلی اوٹھنا اور چھٹی ہاؤنٹو چلیا پڑا اور اگر وضو کی علامت سی جاتا رہی ہر وضو کر لینا اور ہر  
 بعد ہر نماز کی چاروں فعل ایک ایک بار اور جمعہ کی دن بعد نماز جمعہ کی تین تین بار پڑھ کر اور وسطی وقت  
 رکعتی مخلوق کی و سٹن بار بہت شریف پڑھ کر انہی سونہ پر ہونے کی وہ آیت شریف یہی وَالْقَبْرِ  
 عَلَيْكَ حَبِيبَتِي وَمَنْعِي وَلِقَائِهِ عَلَى عِلْمِي اَذْعَشْتِي خُتَاكُ فَمَقُولُ هَلْ اَدْلَكَ عَلَيَّ مَقِيلَهُ  
 وَجَعَلْتَ لِي اَنْفَاكُ تِي نَعْرِ عَلَيْهِ اَوْ لَا تُخَرَّنْ وَقُلْتَ نَفْسًا فَجَعَلْتَكَ مِنَ الْغَمِّ وَقُلْتَ اَنْفَاكُ  
 قَوْلًا اور وسطی غرت حاصل کر سیکہ دن دنیا میں خود بار آیت شریف پڑھ کر اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى اَنْفَاكُ  
 اَنْفَاكُ مِنْ اَنْفَاكُ مَنْ اَنْفَاكُ مَنْ اَنْفَاكُ مَنْ اَنْفَاكُ مَنْ اَنْفَاكُ مَنْ اَنْفَاكُ مَنْ اَنْفَاكُ مَنْ اَنْفَاكُ  
 علی کے شیعہ قدام اور بعد پڑھنے کی دعا کری کہ خداوند دین و دنیا کی دولت سی مجھی بچا اور دین دنیا  
 میں مجھی عزت دی اور پتر تین بار کہی الہی سحرۃ جبریل علیہ السلام الہی سحرۃ میکائیل علیہ السلام  
 سحرۃ اسرافیل علیہ السلام الہی سحرۃ عزرائیل علیہ السلام الہی سحرۃ کل فرشتہ شان الہی سحرۃ کل  
 ابن بیت و جامع الہی سحرۃ کل سحرۃ کل انبیا و اولیا پتر تین مرتبہ اس آیت شریف کو یعنی قل اللہم مالک  
 کو ترنم من ثاب بنو حباب تک پڑھی پتر تین مرتبہ پڑھی وَالْمَلٰئِکَةُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَنَّانُ  
 الرَّحِیْمُ پتر تین مرتبہ پڑھی اَللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَنَّانُ الرَّحِیْمُ پتر تین مرتبہ پڑھی لَا إِلَهَ إِلَّا اَنْتَ  
 سُبْحَانَکَ اِنْ کُنْتَ مِنَ الظَّالِمِیْنَ پتر تین مرتبہ پڑھی یا سحیح یا قویہ پتر تین مرتبہ پڑھی یا اَذْکَرُ  
 اَوْ لَا اَنْتَ اَمْ پتر تین مرتبہ پڑھے بِاَرْحَمِ الرَّاحِمِیْنَ پتر تین مرتبہ پڑھی اَللّٰهُ تَعَالٰی کو حاضر و ناظر  
 جان کر احوال کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کر کے دعا چاہی اللہ تعالیٰ چاہے تو دعا کر سکی



قبول ہوگی اور شخص کسی کی قید میں مبتلا ہو تو اسکو چاہیے کہ ہر روز کسی وقت دن میں دس مرتبہ یہ دعا  
 پوروں و شریف پڑھ کر ہزار بار یہ بیت دعا پڑھائی کی پڑھ کر یہ بیت یہ ہے اَللّٰهُمَّ جَعَلْهُ قَابِلًا لِّجَلْبَابِ  
 قَاتِلِ تَطْلُبُ مِوَاتِي لَمْ يَحْدَثْ فِيْهِ حَرْفٌ اِجَابِي تَوْحِيدِيْ قَدَرِيْ رِبَاطِيْ پَاوِیْ گَا  
 بیان جن لوگوں کی دعا قبول ہوتی ہے

اللّٰہی کُنْجَاکَ دَعَا اَنتُمْ یہ بیان اون لوگوں کا نقل کیا جاتی ہے دعا اون کی اپنی اکثر متبول ہوتی ہے لَمْ يَحْدَثْ  
 خَفَرٌ اَوْ مِیْنِ ہر ایک بجا رہی نقل کیے یہ بخاری مسلم ابو داؤدنی و ابنی غمزہ اور مصیبت سے  
 کہ اسکو کوئی وسیلہ ہو اللہ تعالیٰ کے ہوتے شیخ داؤد یامانی رحمۃ اللہ علیہ ایک بجا کی عبادت کو گویا کہ وہ مطلق  
 امید کیا کی نہ کرتا تھا اوسنی کہا اسی شیخ دعا کو میرے شعا کی وسطی شیخ غفرلہ کیا کہ دعا کہ مضطر ہی تو ہو  
 دروازی قبولیت کی مضطر کی دعا کی ایسی کلی حین کیونکہ نیاز اور سکایا دہی اور اللہ تعالیٰ نیاز  
 بی چارون کو دوست رکھتا ہے فَمَنْ ظَلَمَ مَرْءًا اَوْ مَظْلُومًا نَقَلَ کِیْہِ صَاحِبِ سِتِّ مِیْنِ و رَوَات  
 کی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی تین آدمی ہیں کہ رد نہیں کیا جاتی دعا اون کی ایک اون میں سے  
 مظلوم ہی اور شہداء ہی اللہ تعالیٰ دعا مظلوم کی اوپر ابر کے اور تسبیح کرنا ہے اور کوئی جا  
 ہیں اسکو کسی ایسی دروازہ آسمان کی اور فرماتا ہے اللہ تعالیٰ قسم ہے اچھی اپنی بزرگی کی کہ مدد کرے  
 میں تیرے اگرچہ بعد ائمہ کی ہو فخر اور روایت کی ابن عمر رضی اللہ عنہ فی کہ جو تم مظلوم کی مدد دعا  
 کہ وہ جڑھتی ہے آسمان کو گویا کہ وہ ایک شعلہ ہے عَوَانَ کَانَ فَاجِرًا اَرْضَ اور اگرچہ ہو  
 مظلوم کا نقل کیے یہ بعد ائمہ ابن ابی شیبہ فی وَلَوْ کَانَ کَافِرًا حَبِ ا اور اگرچہ ہو مظلوم  
 کا نقل کیے یہ ابن جابر ابن عمر اختلاف کیا ہے علما حنفیہ فی رحمہم اللہ تعالیٰ کہ دعا کو فری قبول ہوتی ہے  
 یا نہیں فتویٰ ہے کہ قبول ہوتی ہے کسی گزرا بزرگی فی او تحق یہ ہے کہ دنیا میں حالت خطر میں  
 کفار کے دعا قبول ہوتی ہے اور قول اللہ تعالیٰ کَاوَمَا دُعَاؤُکَ اَفْرِغْنِیْ اِلَآ فِیْ ضَلَالٍ

باین ہی حال حضرت کا کہ وہ ان بہت چلاؤینگی کوئی نہیں سینگاع والوالد فوت ق  
 اور باب نقل کی یہ بوداودوترندی ابن ماجہ فی ف یعنی باب کہ بیٹی کی حق میں دعا کرے  
 بری ہو یا اچھی قبول ہوتی ہی اور مکی دعا کا یہی حکم ہی روایت کی دہلی نے مسند فردوسین  
 کہ دعا باب کی اپنی بیٹی کی لمی مانند دعائی کی ہی امت اپنی کی لمی لفظ حدیث کی یہ ہیں دعا  
 اوالد لو کہہ کہ دعا ربی لا یموت ع والامام العادل ت ق حب اور بادشاہ عدل  
 کرنوا لا کہ حق اللہ تعالیٰ اور بندوں کا ادا کری نقل کی یہ ترمذی ابن ماجہ ابن جہان والجل  
 الصالح م ق اور آدمی نیک نعت نقل کہ یہ بخاری مسلم ابن ماجہ فی ف بندہ صالح وہ  
 کہ حق بندگی کی اس طرح ادا کری جیسی فرمایا ہی اور استقامت کری اوپر فخر والوالد الباری  
 ربوالدین اور بیٹا سلوک کرنوا لا ساتھ باب اپنی کی نقل کی یہ مسلم نے ف نیز یہ بھی مذکور  
 کری اوتسی اور حق اولیٰ کا ادا کری اور رضا اون کی طلب کری فخر والسافر درق اور مسافر  
 نقل کہ یہ بوداودوزار ابن ماجہ فی ف یعنی مسافر اللہ کی راہ کا مشغول اور جہاد اور طلب علم کی اور اوقات  
 کہ مطلق مسافر مراد ہو والصائر حین یفطر ت ق حب اور روزہ واجب وقت افطار  
 کری نقل کی یہ ترمذی ابن ماجہ ابن جہان فی ف یعنی افطار کی پہلی کر وقت تفرغ اور انک کا  
 ہی اور اگر بعد افطار کی مراد کہیں تو پہی جائز ہی فخر والمسلم لا یخیرہ بظہر الغیب م م  
 اور مسلمان کہ دعا کری بھائی مسلمان اپنی کی لمی بیٹیہ بھی نقل کی یہ مسلم بوداود ابن ابی شیبہ نے  
 ف اسکی کہ خالص ہوتی ہی ریاسی اور اگر اسکی سامنی ہی دعا کری اٹھ کہ اسکو تہنوداغل  
 غائبہ کی ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی دعا مسلمان کی بھائی اپنی کی لمی غائبہ مستجاب ہے نزدیک دعا  
 کی زوالی کی اخیر شہ متعین ہی جب تک کہ اپنی بھائی کی لمی ساتھ نہ کی تو کما فی شہائین اور تری لہی  
 حاصل نہ کسی فخر والمسلم لا یخیرہ بظہر الغیب م م دعوت م اجتہاد صاحب تاکہ دعا کری

ساتھ ارادہ ظلم کی کسی پر یا کاشی نائی کی واجب نہایت کسی دعا کی اپنی پیش قبولیت کیا گیا ہیں  
 نقل کیا یہ ابن ابی شیبہ فی فہمینی مسلمان کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک ظلم کی اپنی اور  
 قطع رحم کی اپنی انگری واجب نہایت کسی کہ دعا کی اپنی نہ قبول کی گئی جب تک یہ تباہی نہیں قبول  
 ہوتی ہے ر ع ان لا یغفر لہ و لا یقبل عقیقہ فی کل یوم و لا یقبل لکل عبد منہم د عوق  
 مستجابہ تحقیق و اسطی اللہ غالب اور بزرگ کی بندگی آزاد ہیں اپنی دفعہ کی اگر کسی  
 ہر دن اور ہر رات میں و اسطی ہر بندہ کی اذن میں سے ایک دعا مقبول ہی نقل کی یہ ہے  
 و اسمہ اللہ تعالیٰ لا اعظم الذی لا نادی عی کہ لہ ابواب و اذا سئل بہ اعطی لا الہ الا انت سبحانک  
 انی کنت من الظالمین مسلمان نام اللہ بزرگ بہت بڑا وہ جو جب دعا کیا جاویں اللہ تبارک و  
 قبول کرتا ہی اپنی اگر مقبول ہوتی ہے واجب شرطین دعا کی اپنی جاوین اور جب انکا جانا ہی تہ  
 او سکی تباہی اس آیت میں ہی نہیں کوئی معبود مگر تو پاکی ہی تجکو تحقیق میں ہوں ظلم کرنا لو  
 میں سے قبل کی یہی حکم کی ف جب حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی فضیلت اسکی بیان کیا  
 تو یہی ہوا یا کہ دعا یونس علیہ السلام کی ہی آیت تھی ایک شخص فی عرض کیا کہ ادا اسطی یونس ہی کے  
 تھی خاصہ یہ سب مومنوں کی اپنی فرمایا کہ انہیں تہی ہو تم قول اللہ تعالیٰ کا فتح نہایت میں انہیں و  
 کذالک یفتح الخ مبین یعنی یونس کو نہایت وی ہمیں اور اسطی جہات دیتی ہیں ہم مومنوں کو  
 اور ظاہر یہ ہے کہ اسم اعظم اسمی الہی میں پوشیدہ ہی مثل لیتہ القدر کی لیکن جو کہ تہی ہیں کہ  
 اسم اعظم لفظ اللہ کا ہی لیکن مطلب یہ اپنی سید اللہ تعالیٰ درجہ الی رتبتہ اللہ تعالیٰ علیہ فی فرما  
 ہے کہ شہادہ اسکی اللہ ہی تو اور یہ ہوتی دل میں خواہ او کی کوئی جب بابت اسکی ہوگی اور حضرت  
 ایام فرین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی سوال کیا رب العزیز ہی کہ تم کہی او اسکو اسم اعظم کہ کیا  
 اللہ تعالیٰ فی نزہت میں کہ اسم اعظم یہی ہے اللہ الذی لا یغفر لہ و لا یقبل عقیقہ فی کل یوم و لا یقبل لکل عبد منہم د عوق

و ذکر اسم اعظم

اور بہت ہی قول اولیا اللہ کی اس میں وارد ہو جن چنانچہ جمال الدین سیوطی فی رسالہ علیہ السلام  
 تحقیق میں تصنیف کیا ہی بسبب خوف و راز ہی کہ کسی اس پر کفایت کرنا ہوں کہ بعضی متحین  
 کہا ہی کہ یہ دعا جامع سب اقوال کی ہی یعنی سب اسم اعظم کہ بزرگوں نقل کی ہیں آجانی ہیں  
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ اَحْمَدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَا خَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیعُ السَّمٰوٰتِ  
 وَالاَرْضِ یَا ذَا الْحَلَالِیْنَ وَلاَ کَرَامِ یَا حَمِیْدًا وَارْتَبِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّحْمٰنِ یَا مَبِیْعُ الدُّعَا یَا اَللّٰهُ  
 یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا عَالِمُ یَا سَمِیعُ یَا عَلِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا مَلِکُ الْمَلٰئِکَ یَا مَلِکُ یَا سَلَامُ یَا حَقُّ یَا قَدِیْرُ  
 یَا قَاطِعُ یَا غَنِیُّ یَا حَیُّ یَا حَکِیْمُ یَا حَلِیْلُ یَا قَاطِعُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا مُرْسِلُ یَا مُعْطِیُّ  
 یَا سَارِعُ یَا مُجِیْبُ یَا مُسْتَسْطِی یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا رَبُّ یَا رَبُّ یَا رَبُّ یَا رَبُّ  
 یَا رَبُّ یَا وَهَّابُ یَا غَفَّارُ یَا قَهْرِبُ یَا اَللّٰهُ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ  
 اَنْتَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ بِعِ وَاَمْسُ اَللّٰهُ تَعَالٰی اَلْاَعْظَمُ الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِهِ اَعْطٰی وَاِذَا  
 دُعِیَ بِهِ اُجَابَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ  
 الْوَحِدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ لَفْوَ اَحَدٌ عَمَّ حَسْبُ مَسْ اَوْ زَامُ اَللّٰهُ بَرُّکَا  
 بَرُّوہ جو جب مانگا جو ہی اس پر تہ اس کی دنیا ہی اور جب دعا کیا جاویں ساتھ اس کی قبول کرنا ہی  
 اس دعا میں ہی بالشرح تفسیر میں مانگا ہوں تجسسی طلب کیا اور مقصود اپنا بوسیدہ اس کی کہ میں کوئی  
 دنیا ہوں یعنی یقین کرنا ہوں کہ تحقیق تو ہی ہی اللہ نہیں کوئی معبود مگر تو ایک اور ہی پورا  
 ایسا کہ نہیں چاہا اور نہیں چاہا گیا اور نہیں اس کا ہمہ کس کی نقل کی یہ چاروں فی اور  
 ابن جابر کا کہ احمدی اور لفظ الا عظم کا شروع حدیث میں ابن ابی شیبہ نے ہی بوسیدہ اس کی کہ میں  
 اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاَنَّکَ اَنْتَ اَللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ اِلٰی اَخْرَجَ مَصْنَعِیْ اَلْعِلْمُ بِوَاسِطِیْ اِیْسٰی یَا اَللّٰهُمَّ  
 میں مانگا ہوں تجسسی بوسیدہ اس کی کہ تو ہی ہی اللہ نہا ہی پورا آخر تک یعنی باقی الفاظ مثل یہاں رہتا

کی میں نقل کی یہ سن ابی شیبہ رحمہ فی واسم اللہ تعالیٰ العظیم رحمہ جس الاعظم فصل  
 الذی اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی اللہ انی اسألك بان لك الحمد لا اله  
 الا انت تق وحدك لا شریک لك حب الخالق الملائکة کتبج السموات والارض  
 یا ذا الجلال والا کرام رحمہ جس منض اور نام سند بزرگوار بہت بڑا وہ جو جب عا کیا جاو  
 اسہ ساتھ اسکی قبول کرتا ہی اور جب مانگا جاوے ساتھ دیکھے دیا ہی اس میں ہیں یا اللہ تعالیٰ  
 مانگتا ہوں تجھی بوسیدہ اسکی کہ تیری ایسی ہی سب تعریف نہیں کوئی معبود مگر تو ایک ہی تو نہیں  
 کوئی شریک تیرا تو مہربان ہی بہت دینی والا سید اکثریہ الا اسمائون کا اور زمین کا اسی صاحب  
 بزرگی اور بخشش کی نقل کی یہ چاروں فی اور ابن جابر حاکم اصحاب ابی شیبہ فی اور احمد اور ابن ابی  
 سیکہ روایت میں لفظ الاعظم کا ہی اور باقیوں کی روایت میں لفظ العظیم کا اور وحد لا شریک  
 فقط ابن جابر کی روایت میں آیا ہی اور لفظ اعلان کا ابن جابر کی روایت میں ایسی ہی روز  
 ان کی اوپر لکھی جا ہی اور ایک روایت میں پہلی عامین یہ زیادہ آیا ہی یا تعالیٰ یا قتیتم رحمہ  
 جس اسمی زندہ ہی تدبیر کرنی والی جان کی نقل یہ چاروں فی اور ابن جابر حاکم  
 فی واسم اللہ تعالیٰ الاعظم فی ہاتین الایمتین والھکم اللہ واحد لا اله الا هو الاول  
 الرحیم وفی حقہ ان عمران اللہ لا اله الا هو الحق القیوم دست ق مص  
 اور نام السید بزرگوار ان دونوں آیتوں میں ہی ایک یہ ہی اور معبود تھا را معبود ایک ہے  
 نہیں کوئی معبود مگر وہی بخشی والا مہربان اور دوسری آیت ابتدای سورہ آل عمران کی ہی کہ وہ یہ ہی  
 السید کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ زود ہی خبر گیری کر نوا لا احبان کا نقل کی یہ بڑا وہ دوسری میں ماجہ  
 ابن ابی شیبہ فی واسم اللہ تعالیٰ الاعظم فی ثلاث سور البقرہ وال غرات وخطہ مسند اور نام السید بزرگوار  
 کا ہاتین سورۃ تین میں ہی سورہ بقرہ میں اور آل عمران میں اور طہ میں نقل کی یہ حاکم نے



حکم کئی گئی ہیں ہم ساتھ پکار فی اللہ تعالیٰ کی تائید اور کائناتوں کی تائید نام میں جو شخص باری اور کو داخل ہووی  
 بہشت میں نقل کے یہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم ابن حبان فی تہذیب و تکرار کیا اور کو  
 کوئی مگر کہ داخل ہر گاہ جنت میں نقل کی بخاری فی ف حکم کئی گئی ہیں ہم بھی اس بیت میں  
 وَلِلّٰهِ الْأَعْمَالُ الْحَسَنَةُ كَاذِبُونَ عَصَا سَعْدِی اللہ کے نام میں اچھی چیزیں کار و اور سکوت تھا اور  
 اور کہا معصیت میں کہ اختلاف کیا ہی عالموں نے پیچھے معنی آتھنا کی پس کہا بخاری وغیرہ اور یہی ہے  
 کہ معنی اسکی یاد کیا ہی چنانچہ بعضی روایت میں لفظ عَصَا کا آتھنا ہے اور بعضوں نے کہا ہی بڑا اور کو  
 ایمان لایا معانی جانی اور عمل معانی اور کی پر کیا اور بعضوں نے کہا کہ یاد کیا قرآن کو اسکی قرآن  
 میں آتھنا یہ نام موجود ہیں اور اس میں تین حصہ اس جیسے کائناتوں پر نہیں ہی بلکہ مقصود یہ ہے کہ  
 خاصیت جو ذکر ہوئی مخصوص آتھنا ان ناموں کی ہی لوازم النجوم میں لکھا ہی کہ ایک نام آتھنا  
 میں سوا اسکی کوئی نہیں جانتا اور ہر نام اور میں کہ ملا کہ جانتی ہیں سوائے اسکی کوئی نہیں جانتا اور ہر نام  
 کے زبان بجا ہی ہیں اور میں تین سو تیرت میں ہیں اور تین سو تیرت میں تین سو تیرت میں اور کو کلام اللہ  
 میں اور میں کائناتوں کو گون پر ظاہر ہیں اور ایک پوشیدہ ہی وہ اسم اعظم ہی اور ابو عبد اللہ شریف  
 ہے کہ ڈھونڈی میٹھی بار بار تعالیٰ کے قرآن میں ایک سو تیرہ پانچ ہیں فی و لیکن بعضی کو تہذیب میں غافل  
 غفلت اور غفلت کے اور انداز کے پس بعد دھڑکے کرات کی تائید باقی ہی مع و فخر ہو اللہ اللہ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَهُوَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي هُوَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي هُوَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي هُوَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي هُوَ اللَّهُ  
 ہی اور یہ نام غیر خدا ہی تعالیٰ پر اطلاق نہیں کر سکتی ہیں حقیقتہً مجازاً آتھنا اسم اطلاق کرتی ہیں  
 اگرچہ یہ جائز ہو دین پس ہرگز تہذیب نہ ہو گا ہوا اور خدائی تمام ناموں کی چاہی کہ متصف ہووی بندہ  
 ساتھ اسکی یعنی وہ فصاحت میں اپنی میں حاصل کی ہی چنانچہ نصیب کوشش اور کی بیان ہوگی اور یہ نام  
 تعلق کی ایسی ہی نہ تعلق یعنی خلق کرتی کی ایسی اور نصیب بندہ کا اس نام سے تاکہ ہی یعنی لگا کر

اوس سے منسلک ہو چکی کی ساتھ مان کی کہ بالکل دل انما مستغرق یا دوسکھار کی اور انکساف ہوا  
 اوسکی نگری اور امید ساتھ غیر اوسکی کی نہ کہ کسی اور نہ غیر اوسکی ہی ڈری خاصیت جو کوئی اس اسم  
 کو نہرا بار پر ہے صاحب یقین ہو تہی اس کے مبارک کی وردہ کرنی ہی صوفیہ کلام کو طرح طرح کی حالات  
 آتی ہیں اور اس جگہ بعضی اصطلاحات صوفیہ لکھی جاتی ہیں جو حضرت شمس الدین حبیب اللہ صاحب  
 منیر ارجان جان بن مظہر شہید قدس اللہ سرہ قری کہ پیر مرشد شاہ علام علی صاحب تہی اور شاہ قیام  
 موصوف کی خانقاہ سیچ شاہ جمال آباد کی مشہور و معروف ہی اور انہوں نے فی وہ اصطلاحات اپنی تصوف کے  
 رسالہ میں لکھی ہیں اور وہ اصطلاحات یہ ہیں کہ در مغفوطات حضرت ایشان بہ فرمودہ مذکور فقیر  
 فافاقہ وقاف قاف و یامی یاد الہی و راسی ریاضت سہ ہر کہ بجا آوہ ذہاء فضل صدوقاف  
 قریب لے و یایاری و راء دست یافت و آفاق ضیعت وقاف قہر یایاس و راء ریاضت آیت  
 اور مطلب اس عبارت مذکور کا یہ ہے کہ پہلے لفظ فقیر کے معنی ہی مراد فاقہ ہی یعنی اگر حلال کی وجہ سے  
 کوئی حلال چیز اوس کو مل گئی تو کہہ دین میں سے کہا لیا و الا فاقہ کیا اور حرام کی طرف اصلاً متوجہ نہوا اور فاقہ  
 سے مراد قناعت ہی اور معنی قناعت کی یہ ہے کہ راضی نہا ساتھ تہوی چیز کی خواہ وہ چیز خیر ہے یا شر  
 اوس کو دیوی یا کسی اسطی ہی اوس کو ملے اگر حلال کی وجہ سے ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاتا ہی اور اوپر پرانے  
 رہتا ہی اور جو حرام یا شہہ کی چیز اوس کو ملے وہ طے ہی ملی تو یہ اوس چیز کو نفس سلطان کی فریب جاتا ہی  
 اور اوپر بچہ کو جوڑ دیتا ہی اور یہی مراد یاد الہی ہی اور یاد الہی کلیان کہ یہ خصوصیت نامہ میں اور رسالہ  
 دافہ الفساد دافہ العباد قاطع الشرک والرجات میں جس جگہ ذکر اور فکر کا بیان کیا ہی وہاں بخوبی لکھا گیا ہی  
 اور یہی سے مراد ریاضت ہی اور ریاضت کی معنی غیث اللغات میں یہ لکھی ہیں ریاضت کہ اول  
 پہنچ کنہا اور پہلے لطائف کی ریاضت کی معنی فرمانبرداری اور نفس کشی کی لکھی ہیں اب جاہا شہ  
 کہ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد ہرندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مکتوبات کی جلد اول کی دو تو



اکیسویں مکتوب میں لکھا ہی کہ چار اس طریق کی ریاضات اور مجاہدات یا تہ فیض اللہ کی ساتھ بجا لانی  
 احکام شریعت کی اور لازم کیڑائی متابعت سنت روشن حضرت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 کی چار سو اعلیٰ کہ مقصود یعنی درون اور آوارائی کا بون چنی دور کرنا خوشن نفس نامہ چاہی کہ ساتھ  
 کہ بعضی اللہ تعالیٰ کی نسبت کیا گیا ہی یعنی نفس ان پس دور کرنا خوشن نفس کا معروف اور بجا لانی احکام  
 شریعت کی ہی جہتہ کہ سچ شریعت کی مضبوط زیادہ ہوگا خوش نفس ہی و زیادہ ہوگا پس کوئی چیز اور  
 نفس آراء کی شکل زیادہ تران برداری اور اور فوہی شریعت کی ہی نہوی اور جزئی اس نفس لارہ کی سو  
 پیروی صاحب شریعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مقصود نہوی اور ریاضات اور مجاہدات  
 کہ سوا تقدیرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اختیار کرین مقہر نہیں ہی سو اعلیٰ کہ چنی اور  
 برعین ہند کی فلسفی زبان کی سچ اس امر کی یعنی ریاضات اور مجاہدات کی شرکت کرتی ہیں اور وہ یا  
 سچ حق ان کی کی سوا گمراہی کی نہیں بڑاتی ہی اور سوا کی خسارہ کی رستہ نہیں دکھلاتی ہی انتہی او  
 ششہ و شریفی شرح نظام الحق میں ایک بحث لکھی ہے جو مویجہ جہا کی قول کی عجی حدیث یہی ہے  
 عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ نَبَأَ لَوْ أَنَّ عِبَادَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنَّا أَخْبَرُوا بِهَا  
 كَأَنَّهُمْ يَتَّقُونَ مَا تَقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَفَى  
 اللَّهُ تَعَالَى لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا أَمَا إِنَّا قَدْ أَصَلْنَا الْكَيْلَ أَبَدًا  
 وَقَدْ لَاحَظْنَا أَصْوَرَهُنَّ أَكْبَادًا وَأَقْطَرُوهَا وَأَخْشَرْنَا أَهْلَ السَّاعَةِ وَأَتَوْحَّ  
 أَبَدًا وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَمَّا الَّذِينَ دَلَّمُوا كَذًا وَكُنَّا  
 وَاللَّهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَتَقَى لَهُ الْكَيْفِيَّ أَصْوَمَ وَأَقْطَرُ وَأَصَلِي وَأَذَقْدُ وَأَتَزَوَّجُ  
 السَّاعَةِ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

کہ انہی تین شخص طرف میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یو جہتی ہوئی عبادت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی  
 ہیں جبکہ خبر دی گئی اساتہ او سکی کہ انہوں نے او سکی کہ انہوں نے او سکی کہ انہوں نے او سکی کہ انہوں نے  
 کی اور تحقیق بخیر شہادت کی و سکی کہ انہوں نے او سکی کہ انہوں نے او سکی کہ انہوں نے او سکی کہ انہوں نے  
 تمام راہ جہتہ اور کما دوسری میں روزی کرکما ونگادان کو ہمیشہ روزہ اظہار کر ونگا اور کما تیسری میں میں  
 الگ ہوگا ورنہ ہی انکے کمر ونگا کہ پہلی شریعت لاکھ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف کی نہیں حضرت نبی  
 کہ انہا ایل اور ایسا خبر ہو تو ہم بھی کی تحقیق میں البتہ بہت دریا ہو نسبت تمہاری اللہ تعالیٰ ہی اور بہت  
 تقویٰ کرنا ہوں نسبت تمہاری و سکی کہ انہوں نے او سکی کہ انہوں نے او سکی کہ انہوں نے او سکی کہ انہوں نے  
 اور غازی بیٹہ تیار ہوں رات کو اور سوتا ہی ہوں اور نکاح ہی کرنا ہوں اور زانیہ میں شخص فی عرفہ کی طریقہ  
 دین میں ہی مجھی روٹی کی بیخاری اور سلم فی ف اتی تین شخص ہی حضرت علی رضوان اللہ علیہ اجمعین اور عبد الرحمن  
 اور کمان ہیں ہم یعنی ہوا حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت ہی مقدسہ عباد میں کہ و سکی کہ انہوں نے  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاجت اتنی عبادت کی نہیں کہ اللہ تعالیٰ فی فرمایا ہے لَعَلَّكُمْ لَکَ اللَّهُ مَا تَقْدَرُ  
 مِنْ دُنْيَاکَ وَمَا آخِرُہَا یعنی تاکہ بخشی اللہ اکلے چھٹی گناہ تیری اور نکاح ہی کرنا ہوں اور زانیہ میں  
 ہی کہ حق ادا کی ادا کری اور حقوق آج ہی ہیں ہی کہ پھر حق نہ آوی اور توکل وغیرہ ہاتھ ہی نہ جاوی  
 اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت باتیں کرتی تھی تا امت ہی پیروی کری اور سنی اعراض کیا یعنی ہزار  
 اور بی رغبت ہو کر دیکھتے ترک کی وہ میری جماعت ہی نہیں اس میں راہ سبک طریقہ رہبانیت  
 نہ اختیار کریں کہ عاجز ہو ونگا اور حق عبادت ادا ہوگا علی حق اور شکوہ شریف کی شجہ فاسی  
 جو شیخ عبدالحق جی رشتہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی اور میں اس حدیث کی ان لفظوں کی یعنی کہ  
 عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَقَرْتُ لَكُمْ دُنْيَاکَ وَمَا آخِرُہَا کی شرح یوں ہے  
 ہی پس کہ انہوں نے انہی کہ انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے

جناب پاکی آنحضرت کی کیا نسبت ہی اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبادت کم کرین تو آپ کو نرا وہی  
 کہ قرآن مجید میں تقدیم ہر نبی کے بعد یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ فی بخشیدنی ہین گناہ ادا کی جو پہلی گناہ  
 چکی ہین اور پہلی ہوئی پس انکو گناہ پیش ہی کہ کم کرین بخلاف ہاری کہ ہم محتاج ہین ساتھ بخانی گناہ  
 کے اور یہ خیال نہ کیا ادا و غریزون فی کہ تھوری عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت بہت  
 بہت کمال معرفت اور قوت حضور اور تمام احسان انکی کی سچ عبادت کی اور یہی وہ سب کمال  
 اور شفقت کا ہی دراست کی کہ سچ انکی تعلیم حایت حقوق نفس و دلائل و عیال کی ہی اور یہی استقامت  
 سچ رعایت اعتدال اور ہمیشگی عدل کی ہی اور اگر تہما ہی کہ اسباب طحل کے پہنچانی و الاطراف شہی  
 خبرانی کی ہوتا ہی ویر سچ تو یہ بخشی جانی گناہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ قرآن مجید است اسکی ہر  
 ہی بہت قول ہین اور بہتر ان قولوں کا وہ ہی کہ یہ لکھ معنی فرمان کا و اسکی بزرگی آنحضرت صلی  
 کے ہی اللہ تعالیٰ کی جانب ہی بی اسکی کہ گناہ کہتی ہوں جیسا کہ مولیٰ اپنی تمام گناہی کہ گناہ تیری  
 بخشے میں تو فارغ البال رہ اور کہ از رشہ مست کر اگر چہ وہ بندہ کہ گناہ نہ رہتا ہو اور تو مجھ سے بہتر  
 حسنات ابراہیم سببائے المفکرین یعنی نیکیاں برابر دین کی گناہ متقرین کی ہین نہایت  
 بالفتح و حرف سوم وحدہ و کثر نون و ث رید محتانی نہ آتش سپتون اور نصار کا اور وہ باز کہنا  
 نفس کی ہی محفوظ اور لذات شرعیہ ہی مثل کحل و غذای لطیف و غیر کی چنانچہ زائد آتش سپتون  
 و اسکی دم شہوت جماع کی آلت تہا سلاستی ہین نقل از غیث اللغات اصطلاحات موسیقیہ ہی جواب  
 تم واقف ہو گئی کہ نظیر عرف ہی لافاۃ و ورق ہی اقواۃ ہی سنی و دیالوگی اور رسی مراد یا منت  
 اور انکی مطالبہ معانی ہی ہی واقف ہو گئی تو اب یہ بیان چاہی کہ جو کوئی ان امور مذکور کو بجا لادی تو  
 صرفیہ کی اصطلاحات میں یہ مقرر ٹھہرتی کہ فی سہی مراد فضل خدا کا اور قاف ہی مراد قرب مولیٰ اور ی  
 سی مراد یاری یعنی مددگاری اللہ تعالیٰ کی اور رسی سی مراد رحمت یعنی مہربانی اللہ تعالیٰ کی پاؤسی و اگر

ایسا نہ کیا یعنی فاقہ اور قحط اور یاد الہی اور ریاضت بجانہ لایا تو پھر موفیق کی اصطلاح میں یہ ہے کہ کسی  
 سی مراد و نصیحت اور قاف سی مراد و قہر خدا کا اور بی سی مراد یا س یعنی ناسیدہ خدای اور میر کہنا  
 اوس کی مخلوق سی اور سی سی مراد و سوائی حاصل ہو وی حاصل کلام کا یہ ہے کہ ہر سوا  
 خدا کی کری اور ہر کام موافق شریعت کی کرتی پھر یہ دون جہان میں نہ نصیحت ہو وی اور نہ قہر خدا کا  
 اوس پر نازل ہو وی اور نہ ناسیدہ خدای تعالیٰ سی ہو وی اور نہ روائی ہو وی نزدیک صوفیہ کے  
 اور نہ کسی اور کی پھر اگر کوئی کہی کہ اس اخیر وقت میں ہر کام موافق شریعت کی ہر ایک سی نہیں ہو سکتا  
 تو جواب اسکا یہ ہے کہ جہان تک جس سی بن سکی کوش کری اور موافق شریعت کی کام کری پھر  
 خدا واری جو کوئی خطا اوس سی ہو کہ توبہ توبہ کر لی چنانچہ مسکوۃ شریف کی دو حدیثیں توبہ کی یہ ہیں  
 میں اسکو نو غیب کی سجد اور عمل میں لاؤ وہ حدیثیں یہ ہیں وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الْوَدِّ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
 عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصْرُ قَوْمٍ اسْتَغْفَرُوا أَنْ عَادَ فِيهِ  
 الْيَوْمُ سَبْعِينَ مَرَّةً ذُكْرًا أَلَمْ يَمُوتُوا وَأَبُو دَاوُدَ وَأَبُو بَكْرِ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا  
 خَدَّاهُمَا عَلَى السُّلْبِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ دَوَامِ كَيْفَانَا هَذَا أَوْ شَخْصِي فِي كَسْتِغْفَارِ كَيْفَانَا هَذَا عَمَلِي وَفِيهِ سَبْعِينَ مَرَّةً  
 وَهِيَ كُنْهٌ كَرِي نَفْسِي كَيْفَانَا هَذَا أَوْ شَخْصِي فِي كَسْتِغْفَارِ كَيْفَانَا هَذَا عَمَلِي وَفِيهِ سَبْعِينَ مَرَّةً  
 كَبِيرَةٌ وَتَوَابِي وَأَصْرُ كَبِيرَةٍ كَبِيرَةٍ كَبِيرَةٍ كَبِيرَةٍ كَبِيرَةٍ كَبِيرَةٍ كَبِيرَةٍ كَبِيرَةٍ كَبِيرَةٍ كَبِيرَةٍ  
 كَبِيرَةٍ كَبِيرَةٍ كَبِيرَةٍ كَبِيرَةٍ كَبِيرَةٍ كَبِيرَةٍ كَبِيرَةٍ كَبِيرَةٍ كَبِيرَةٍ كَبِيرَةٍ كَبِيرَةٍ كَبِيرَةٍ كَبِيرَةٍ  
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَوْتِمَ إِذَا أَدْبَرَ  
 كَانَتْ نَفْسُهُ سَوْدَاءَ عَرَفِي قَلْبُهُ فَإِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ فَقِيلَ قَلْبُهُ وَإِنْ زَادَتْ حَتَّى تَعْلُوَ  
 قَلْبُهُ فَنَادَاهُمُ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى كَلَامُ بَلْ زَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا لَيَسْبِقُونَ  
 رَمَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَكَانَ التِّرْمِذِيُّ فِي هَذَا حَدِيثٍ حَسَنٌ يَحْتَجُّ بِتَرْجَمِهِ

نصرتی نامہ اونی  
 ولایاتی از جانی  
 دار تفسیر

روایت ہی اہل بربرہ رضی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی تحقیق مومن جب گناہ کرنا  
ہوتا ہے ایک نقطہ سیاہ اوسکی دل میں ہرگز قوت نہ کر سکتا ہے اور طاعت بخشش کی گناہی صاف کیا جاتا ہے  
دل دسکا اور اگر زیادہ گناہ زیادہ ہوتا ہے وہ نقطہ بیان تک کہ چاہا جاتا ہے وہ اوسکی دل پر  
ہی رہتا یعنی رنگ نہ کرنا اللہ تعالیٰ ہی اسکو تین گناہ گزینین دین بگڑ رنگ پڑا ہی اوسکی دلوں اوس  
سی کہ کتنی کرتے یعنی گناہ یہاں تک کہ نہیں باقی رہی اوس میں خیر ہرگز نقل کہ یہاں ہرگز نہ رہی دل پر  
فی اور کہا ترمذی فی یہ حدیث صحیح ہی ہے چاہا جاتا ہے یعنی خراب لیتا ہے اور دل کو بدل کر  
تہا ہی بنائی دل کی سی پس نہیں کہ کیا کوئی خیر جان نفع دینی والی ہی اور حکمت پرانہ سہند اور جاتی رہی  
شفقت اور رحمت کہ نہ اپنی پر رحم کرنا ہی نہ اور دن رات ثابت ہوتی دین اوسکی دل میں انا ظلم اوتن  
کے اور جلدت کر لے گناہ پر حجب اسب ہوش کر کی سنا چاہی کہ ہو اوی فائدہ اٹھاتا  
اور یاد آئی اور ریاضت لکری اور ایمید خدا سی اور امید و سکی مخلوق رکھی اور پرانی آپ کو فقیہ بھی یا اور  
نادان لوگ اوسکو فقیر جانیں تو ایسی آدمیوں ہی دور رہنا چاہی جیسا کہ مولانا روم علیہ الرحمۃ  
فرماتی ہیں سہ اسی بسا ابیس اہم روی ہست ۛ نپس دوستی نہاید دوست ۛ اخطا حق  
ہست اسی ابیس انسان کی سی صورت والی ہیں پس سچ ہر راہ تہ کی نہ چاہی دنیا ہاتھ اور ہی  
تحقیق اسکی مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ فی اپنی تفسیر مہدی ص ۱۶۸  
میں اس آیت کی فائدہ میں لکھی ہے آیت یہی ومن یفسد عن ذکر اللہ یفسد لہ سبأ لکھو  
قرآن ۛ وہ لکھو لکھو عن التکلیل ۛ یفسدون اھم مفسدون ۛ وحی اذا جاء  
قال لیکت بیتی و بیک بعد الشرفین فیکس القرن ۛ ترجمہ اور جو کوئی لکھیں جو ہی  
حسن کی یاد ہی ہم پر تحریر کریں انکے چنان ہر وہ ہی اوسکا ساتھی اور وہ اوسکو روک نہیں  
راہی اور یہ جتنی ہیں ہم راہ پر ہیں یہاں تک کہ جتنی ہی ہم پس کہی طرح مجھ میں اور تھیں میں فسق ہو

حکایت عجیب

[illegible]

اور از روی الفت کی فیکر کی معنی ہر ولایت کے میں جتنا کہ منتخب میں ہی اور درویش کی معنی عیادت  
 اللغات میں بینہ لکھی ہیں درویش بالفتح بمعنی در بدر پیرنی والا یعنی ہسک یا بکشی والا اور حوطلات  
 اس لفظ کا اور خدار سیدوں گوشہ نشین کی صادق نہیں آتا اور یہاں نہیں ہوتا اسی واسطے فیکر  
 صاحب معرفت کو واسطی فیکر درویش ساتھ ضمیر لانی کے چاہی کہنا استہی والہ علم تحقیق بحال  
 اب جانا چاہی کہ ایک حکایت منوی مولانا روم صاحب کی جو مباحثہ حال فقر اور عطا کی مختصر کر کے  
 بہان لکھی جاتی ہے اسطورہ کہ مطلب حکایت کا فوت نہو اور یہی نصیحت نامہ دراز منوی و حکایت  
 یہی منوی بادشاہی درشت یک بڑا سپر باطن ظاہر میں از سر ہر ایک دشاہ کرتا تھا  
 جوان پٹا باطن از ظاہر میں مزین ہنری سے خواب دید و کان سپر انگیرہ پٹا صافی عالم ارشاد  
 گشت در وہ خواب کیا اوس بادشاہ کی کہ وہ پٹا ناگاہ گر گیا صافی جہان کے اور اوس بادشاہ کی کہ  
 کدی سے تاکہ روزی کہیں سپر ناگاہان پیشین خود بند او شمس جان پٹا کہ ایک روز کہتر جاوی  
 اچانک اگلی انگیرہ پیشی کہی وہ شمس جان کے سپر دسی خواست باید ہر او تاجمان زمین تروچ  
 نسل زوہ سپر ایک دولہن کرنا چاہی واسطی اوس کے تو کہ جی اس تروچ ہی نسل اوس کی  
 سے گر و دسی افانین باز بازہ فرخ او گر و در بعد باز بازہ جو جادی طرف فنا کی یہ بازہ سپر  
 سچہ اوسکا ہو دی لوبہ باز کے باز سے صبر تائین باز گزینجا رد و معنی اور در و لذاتی بوڑ  
 صورت اس ناز کی جو اس جگہ کے جادی معنی اوس کے نیچہ ولد کے باقی رہو سے بہر ان  
 فرمود ان شاہ بنیہ پٹا مصطفیٰ کو ولد سر لایہ پٹا سیلی فرمایا اوس بادشاہ ناخوشت نہر منصف  
 حاکم بنیہ سامی کہ اولد سر لایہ یعنی بیٹا سپر بنو ہا ہی اپنی باب کا اختیار کرنا بادشاہ کا کار  
 زار کی واسطی بیٹا اپنی کی اور عمر ارض کرنا اہل بیت بادشاہ کا اور عار کرنا اوسکا  
 رشتہ درشتی کی سے شاہ چون باز اہری خوشی گزیدہ این خبر گوش خاتون رشید بادشاہ فی جہان

زاهد کی رسته قبول کیا بعد خبر پچ کان بیسیک پہنچی **۵** ماور نہ زادہ گفت از نقص عقل شرط نفوت بود در  
 و نقل باشد ادو کی کہا اپنی نقصان عقل سے کہ شرط نفوت یعنی تجسس اور ہم نسب ہو جی ہو دی پر عقل  
 کی **۶** تو ز شمع و بخار غواہی فرود پڑا بھندی پر رار باگداد تو چاہتا ہی اپنی بخل اور انائی سی گوری نہ  
 سستہ بیٹی ہمار کیا سادہ فقیر کے **۷** گفت صالح را کہ گفتن خطاست بے کوئی القاب داد خداست  
 کہا بادشہ کی کھل کر کہ کہنا سنا ہی ایسی کہ وہ غنی دل داد خدا ہی **۸** دفاع گیر زار غنی نہ ز لیس کی  
 ہجو کہ پہنچ قناعت کی ہاگتا ہی وہ سبب ہنگامی کی نہ بخل اور سی ہی ناز کہ کی **۹** قناعت فرقی  
 آن فقر و فاقہ فنا ہے ہفت کہ قناعت اور پرہیزگاری ہی وہ فقر و فاقہ کی سونگ کی چاہی جو بیکار  
 دین اگر گنج زربہ بہت ہو جدہ ایک دانہ وہ چرباوی تو سر کی عینے فقیر ہیکل گنی لوالا اور یہ گنج زربہ  
 بہت کی الگ کو دی یعنی فقیر قناعت کر لوالا گفت دہر کو ہم دین برگزیدہ باقی غمناخ از دی بریدہ  
 او کہ صاحب کسی کہ غمناک بقول کیا باقی غم خدا تعالیٰ فی اوس **۱۰** دور کی غالب شاہ وادشہ شری از زار  
 صاحب خوش جہرشی غالب کیا بادشاہ اور دی او سکور کے نسل ایک صالح خوش جو بہر کی سی در ولایت خود  
 نظیر خود داشت چہرہ اش تابان تر از خورشید جاہلیت **۱۱** صبح ملا کی نظیر نہیں کتی ہی چہرہ او کار و ناز کا  
 چاند کی ہی ملامت گنی او ایک قسم رنگ کی کی نائل اساتہ سی کی ہو کہ اور جس قسم کی رنگ کے ایک طرح کی  
 چیت کی ہی طبعیت کی خوی او کیفیت او کو بطور غور جانتی ہی **۱۲** شمع غیب کی کی او کی تہہ کی  
 منست کہ خضر **۱۳** حسن این خصالش چنان کہ کوئی حق گنج بیان **۱۴** حسن ایک کایب اور خصلت اس کی بیز  
 کہ خلی ہی نہیں ہائی ہین سچ بیان کی **۱۵** حدین کی اسد زرق **۱۶** حسن با او نہت متع **۱۷** صید کیا کہ نہت چھی  
 او کی حسن اہل اور جاہ کا اور یہ بد مند **۱۸** چون ملین کا شہرہ را با باز صالحان پیرا و بر یا نہیں **۱۹** او شہرہ کا  
 ساتہ نسل صاحبون بے ریا کے **۲۰** از قضا کم پیسہ کی جادو کہ بود **۲۱** عاشق شہزادہ جاس  
 وجودہ تقدیری ایک بڑیا جادو کہ تھی عاشق شہزادہ صاحبین وجود کی یعنی شہزادہ کی حسن اور جو

کوئی حق گنج  
 نسبت ناز و ممتاز  
 ۱۴



پراش تھی سے جادوی کرکوش عجز گاہی کہ بزدلان رشک مجراہی جادو کیا اوس شہزادہ پر پڑیا  
 کہانی فی ایسا کہ رشک ایجا تا تھا اوس ہی حیران و ابل کا شہ سپہ شہ عاشق کنیزت تا عروس و  
 آن عروسی رہشت شہزادہ ہوا عاشق اوس پڑیا بصورت کا اوس مہارن اور نوعروسی اپنی کونچا  
 یمنے اوس عروس کو کہ جسکی ساتھ پادشاہ کا کرا دیا تھا اوسکی ساتھ محبت نہیں کرتا تھا اور اوس پڑیا  
 کو چاہتا تھا ایک یہ دیوی و کا بولی زنی گشت ہر شہزادہ ناگہ رزنی ایک کالی ہوتی تھا  
 عورت ہوئی اور شہزادہ کی ناگہ رازن سے زان سید روی خبیث ناچار گشت آن شہزادہ  
 مہوش غرارہ اوس سید روی خبیث ناچار ہی ہوا شہزادہ مہوش اور خیف سے آن زوالہ  
 عجزہ کندہ پیو فی فردشت آن کانی خیر اوس نوی برس کی پڑیا پرانی فی قتل چوڑی  
 اوس بادشاہ کی اور مہوش سے تابالی بود شہزادہ ایسہ پورچائیش نعلی کی کندہ پیو ایسا لکھا  
 شہزادہ قیدی کہ بوسہ کی جگہ اوسکی جوتی اوس پڑیا کی تھی سے این جهان شہزادہ چون شہزادہ مین  
 پس بر گشتان خندان شدن یہ جهان اور بادشاہ کی مانند فادہ کی ہوا اور یہ شہزادہ اور پڑیا کو  
 بادشاہ کی ہستی والا ہوا سے زان کہ چارہ کہے کروان پر عشق کہ پر کہ ہی شد پیشہ اس سبب کہ  
 جو علاج کرتا تھا پایا و عاشق شہزادہ کا پڑیا پر ایسا تھا کہ پڑیا گشتش مطلق آن سرستی  
 چارہ او بدلائین با گری سست پس مین ہوا اوسکو کہ یہ ایک خلق بہتہ علاج اوسکا اوسکی عجز و غما  
 یعنی دعا داری ہی دعا کر بادشاہ کا جناب بی مین واسطی خلاصی اپنی بی بی کی جادو  
 سی اور مقبول ہوتا اوسکے دعا کا سجدہ کر دیا کہ ہم فرمان تراست و غیر حق ہر ملک  
 فرمان تراست سجدہ کرتا تھا بادشاہ اور کہتا تھا کہ فرمان تیری ہی تین ہی ساقی تباری کی اور پڑیا  
 تماری کے فرمان کس کی مین ہی سے لیک لین مسکین ہی سوز و غم و دنگیش ای حیم وانی  
 لیکن یہ مسکین جلتا ہی مانند عود کی مرد کرا سی حیم ای وود و تاز یارب یارب افغان شاد

۱۰  
 لا بی بی و کچک  
 و خواہی بی بی  
 عجز خاص جانت  
 از خیاش

ساحری و ستودیش مندر ۵۰ یہاں تک کہ بادشاہ کی یارب یارب چکر رنی کی اثری ایک جادوگر  
 اوستاد الی آیا رستہ سی کہ کوشنیدہ بعد از دو راتیں خبر کہ اسیر پریزن گشت آن پیر کا وطن  
 نے سنی اتی دوسری یہ خبر کہ پانڈ بڑہیا کا ہوا ہی وہ لڑکا کا عجزہ بود اندر جادوئی بی نظیر  
 از مثل دوی کہ وہ بڑہیا تہی سپنج جادوگر کی کی بی مثل اور نہ ڈر مثل اور دوی سی دست پر لاک  
 دستت امی نمی در فن در روز تا ذات خدا دست و پر مات کی ہی امی جوان سپنج فن اور نوک  
 ذات خدای تعالیٰ تک یعنی مخلوقات میں ایک دوسری کی ایک دوسرے فضیلت ہی اور خدای تعالیٰ  
 کے ذات پر کسی کی فضیلت نہیں ہی متہامی دستہا دست خداست بحرانی شک متہامی  
 جوی ہاست متہاسب ہا قون کا ہاتھ خدا کا ہی دریائی شک متہا نہون کا ہی گفت  
 شاہش کا بن پر از دست رفت گفت اینک آدم دران زفت کہ بادشاہ فی اوس جادوگری کہ لڑکا  
 ہاتھ سی گیا کہا اوس جادوگر کی کہ اب آیا ہوں میں علامہ نہیں گیا ہاتھ سی یعنی ابھی علاج بندیر ہے  
 آدم ہا برکت ایم حراون تا نماز شاہ او نہ درو آیا ہوں میں کہ دور کروں میں جادو اوسکا تو نہ شی ہا وہ  
 ز درو سے آن گرد ہا ی گران را برکتادہ پن محنت پوشہ را راہ داد اوس جادوگر کی وہ گرد ہا ہا  
 جادو کی کہولی اور محنت سی شاہزادہ کو خلاصی دی سی آن پیر را خلیش آمد شد روان سوی تخت  
 با صدا امتحان وہ لڑکا ساتھ اپنی آیا یعنی ہوشمین اور ہوا چنی والا طرف تخت بادشاہ کی ساتھ  
 امتحان کے جادو کی کم پر از غصہ برد روی دوی اثرت ہا لاک پر دہ جادوگر کی بڑہیا غصہ  
 سی سرگئی موندہ اور خوب ساتھ ہا لاک کی سوچی فاسقی بد بخت فی دنیا ت خوب فی اسیدہ از  
 وابل و از دوزب فاسقی ہی تو بد بخت ہی تو نہ دنیا تیری خوب ہی اور نہ جھوٹا تو بال گناہوں کی ہی  
 سے مخلص این تہہ بگنم تمام تا ہا فی مفسد خود و السلام خلاصہ نس قہہ کا کہانی تمام تاکہ جانی تو  
 مطلب اپنا اور سلا آب جانا چاہی کہ مولانا صاحب کا یہ دستوری کہ اول آدمی کو کھجانی

کی ایچی ایک تمال جان کرئی بین پرلوس کو چر کرئی بین طرف صحر آخرت کی چنچا ہون پر لیکان کیا  
کہ وہ شہ زلاد آدمی زلاد ہی اور باب او سکا آدم صغی اللہ بین خلیفہ حق تعالیٰ کی اور پڑھیا کا بائی نیا  
کہ آدمی بچہ کو دور کیا اپنی باب سی ساتھ جاو کی اور انیا اور اولیا طیب بزرگ کرئی والی بین سے  
ای برادران کہ شہزادہ کوئی در جان کہنے زلادہ کوئی ای ہائی جان کہ وہ شہزادہ تو ہے  
بچہ اس جهان کہنے کی زلادہ تو ہی کا بائی ساحر و دنیا ست کو بچہ کرید ملن را انیر رنگ و پوڑ  
کابی جادو کرنی دنیا ہی کراوئی کیا ہی مردون کو قیدی رنگ اور بواپنی کاس چون در گلزار بین  
آوردہ زودید و مہر می خوان می دم قل خودید جولوئی الای بکلو سپ اسکی آلودہ حلیہ و مہر پرید  
اور ہر بونک قل خودید تار ہی زین جادوئی وزیر قلی استعادت خواہ از رب الخلق تو چوئی  
تو اس جادوئی اور اس میرا ہی سپاہ نامک رب الخلق ہی سے بزان ہی دیات راسخہ خواندہ  
کو باسون خلق را در چہ نشاندہ اس سب ہی ہی ملی الد علیہ وسلم فی دنیا کو سجادہ فرمایا ہی کہ اوئی ساتھ  
جادو کے خاق کو بچہ کوئی کی بیہایا ساحر و دنیا قوی دانہ نیست حل سحر و پامی عام نیست  
جادو کرنی و نیابتری و اما عورت ہی حل سحر و سکی کا نزدیک ہر عام کی نہیں ہی سے در کشا و  
عقد اور احقلمہ انبار کی فرسادی خدا اگر کوہ لنین گرہ اوکی کو عقلمن انبا علیہم السلام کو بھجت  
خدا تہ بین طلب کن خوشی عقدہ کشا زلادان فعلیل اندر اشا آکا ہو مطلب کر ایک خوشی ہم کر  
کوئی والا جانی والا بید فعلیل اندر اشا کالینی کر تہ ہی الد جو چاہا ہی سے ہوا ہی سبہ است او  
شاہزادہ و امرا کی و تو مست و مانجیلی کی با ندہ ہی اوئی بکلو ساتھ شت کی شاہزادہ را اکیسل اور  
سال یک شت سال از شت اب و جنتی غنی خوشی فی طریق سنتی ساتھ برس شت اوکی  
سی بیج جنت کی ہی تو نہ خوش ضی تو اور نہ اور طریق سنت کی ہی تو سے ہوا شہزادہ ہی دریا و شش  
سپس برن آری زانو و غرضش مانند شہزادہ کی چاہی کہ بیچی تو بچہ مارنی کی پس کالی تو پاوانی کی کانی

۱  
۲  
۳  
۴  
۵  
۶  
۷  
۸  
۹  
۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

۱۔ جب کہ در بخودی خود را بپا بست زود تر و اندک علم البصاوت کوشش کو بیچ بخودی کی اور خود کو با جلد تر  
 و اندک علم البصاوت اب سمجھا چاہی کہ مولانا روم صاحب مدنی اس حکایت میں کہ چند میتیں آدمیوں کے  
 سمجھائی کی واسطی لکھیں ہیں اور ان میں سے چار میتوں کی شرح یہاں لکھی جاتی ہے اول میت کے  
 شرح یہی ہے اب سمجھو کہ مولانا روم صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنی طرف آدمیوں کو مخاطب کر کے فرمائی ہے  
 اسی برادران کہ شہزادہ توئی کہ در جان کہنہ نوزادہ توئی : اسی بھائی جان کہ شہزادہ تو ہی بیچ اس جان  
 پڑائی کی نوزادہ تو ہے یہہ جو مولانا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ آدمی کو شہزادہ کی فرمایا ہے اسکی دوجہ  
 بہن اول یہہ کہ جو آدمی اولاد آدم علیہ السلام کی اسی تقویٰ اور پرہیز گاری کرتا ہی وہ شہزادہ ہی  
 بڑھ کر تہا ہے اور یہہ تو سب خاص عالم جانتی ہیں جو شیخ سعدی صاحب علیہ الرحمۃ فی بوستان حکایت  
 لکھی ہی کہ ایک شخص تہی پلنگ پر سوار اور کنویش سعدی صاحب دیکھ کر ڈری اور نہون کی کہا گیا کہ  
 کتابے تو ای سعدی تو حکم خدا کی سی گردن مت پر تری حکم کی کوئی گردن نہ پر گیا یہہ بادشاہ  
 اور شہزادی کہ تقویٰ اور پرہیز گاری نہیں کرتی ہیں پلنگ کو دیکھ کی خود خوف میں آجاتی ہیں اور  
 دوسری وجہ یہہ کہ شہزادہ اسی فرمایا ہے کہ جیسی شہزادہ پر بڑھ بیانی جادو کیا تہا اسے طرح آدمی دنیا  
 فی جادو کیا ہی مگر حب کو خدا تعالیٰ اور اسکی جادوی بچا دی اور دوسری ہیت کی شرح یہہ ہی یہہ جو مولانا  
 روم صاحب فی فرمایا ہے ۲۔ زان بنی دیاست اسخارہ خواندہ کو بافسون خلق را در چہ نشان  
 اسکی سہی صلی اللہ علیہ وسلم فی دنیا کو سخارہ فرمایا ہی یعنی بڑھی جادو کرتی والی کہ او نی سائنہ جادو  
 خلق کو بچ کنوی کی ڈالا ہی اور دنیا کی جادو کرتی کی یہہ مخی ہیں کہ جو کوئی کسی پر جادو کرتا ہی واسطی  
 محبت کی تو وہ اوس کی محبت اور دہیان میں رہا کرتا ہی اور سوا کی اور کسی کی محبت اوسکی دل میں  
 نہیں رہتی جیسی کہ اوس بڑھیا نی اوس شہزادہ پر جادو کیا تہا پر اوس شہزادہ کو سوا ہی اوس بڑھیا  
 کی محبت کی اور کسی کی محبت نہیں رہی تہی اسے طرح دنیا کی جادو کا حال ہی کہ جیسو کا جادو تہا

تو او کو سوخای او س کی اور کسی کی محبت نہیں ملتی ہے جیستی شراب پیا یا اور کوئی نش کرنا یا زنا کرنا  
 اور اہل کفر یا مال و خاہ کی محبت رکھنا و علیٰ ہذا القیاس یعنی جو کوئی شراب پیا ہی یا زنا کرنا ہے  
 یا ناچ دیکھتا ہی اور او میں ایک فرد اور لذت اور حظ جو او کو ملتا ہی تو اس سبب سی او کو نہین  
 چوڑتا ہی اور اوی کی خیال راہ و میدان میں رہتا ہی یہی جادو دنیا کا اور کتاب یا فہم المسلمین  
 میں لکھا ہی کیاں و متاع کو پسند ہی دنیا کہتی کہ یہ غفلت کا سبب ہے اور شیخ سعدی صبا  
 فی فرمایا ہی ہے ہر کہہ است از تقیہ و پر ویریدہ و زربان آوران پاک نفس چون بدنیای دون  
 فرو آمدہ بسمل در باندہ چو گشت یعنی جو کوئی کہہی عالم اور پر ویریدی اور شاعر و ن پاک مسمی حقیقت  
 کہ بیخ دنیا کمینہ کی بچی آیا بیخ شہد کی رہا نندگی کی یعنی کہی جب شہدین پہنستی ہی تو اور بہت  
 مارتی ہی اپنی نگاہ کی و مطلق اور زیادہ پہنستی ہی اور مولانا روم صاحب فی اپنی شہنوی شریف  
 دوسری جگہ اس دنیا کی لفظ کی شرح کی ہی جیسی کہ فرمایا ہی ہے ہم خدا غافل ہی و ہم دنیا غافل ہی  
 این خیال است و محال است و جنون خدا کو ہی چاہتا ہی تو اور دنیا کمینہ کو ہی یہ خیال ہی اور محال ہے  
 اور دیوانہ پن ہی اور وہ جو دنیا کی لفظ کی شرح کی ہی وہ یہ ہی ہے چہیت دنیا از خدا غافل و تدبیر  
 فی قاش و اطلس فرزند ورنہ کیا ہی دنیا وہ یہ ہی خدا غافل ہونا نہ قاش اور اطلس اور فرزند  
 اور عورت اب جان لو کہ غافل ہونا و طرح ہوتا ہے اب کوئے غافل ہونا شریعت کی کاموں کے  
 یعنی جن کاموں کا کہ شریعت میں کرنا حکم آیا ہی اون کو کرنا جیسی نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ و علیٰ ہذا القیاس اور  
 جن کاموں کی کرنی کی کہ شریعت میں نہی آئی ہی یعنی جو کام کہ شریعت میں اوکا کرنا منع آیا ہی اون کو کرنا  
 جیسی زنا اور چوری اور قتل و حق اور رباچ کرنا اور شراب لینا اور شراب پیا و علیٰ ہذا القیاس سبب  
 غفلت کی کام ہیں جو خدا ہی تعالیٰ ہی منافق کرتی ہیں اور دوسری غافل ہونا متشرکون کا ہی کہ وہ  
 خلاف شرع کاموں کو ہی غفلت جانتی ہیں اور باوجود اسکی ایک م خدا کی بادی غافل رہنے کو ہی غفلت

جانتی ہیں جیسی نقل سہلے کہ ایک بزرگ بنی رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا کی ملاقات کی وہ سہلی گئی تھی  
 جسوقت کہ یہ بزرگ دن کی دروازہ پر پہنچی تو ایک کتا اونکی مکان سے نکلا ان بزرگ نے اس کتے کو چبا  
 کہ بی راہ بزرگ کا حال اس کتے کی کہا کہ میں پر ایک ایسے مکان میں آئی ہوں جہاں تو اسی طرحی کہا کہ میں پر جب یہ  
 بزرگ اندر مکان کی پہنچی تو دیکھا کہ بیٹھی ہیں تہہ سران بزرگ نے کہا آپ کی مکان سے کئی اور بی جو مکان تھے  
 اور اونی بی بی آپ کا حال پوچھا تو اونوں نے کہا کہ میں اور حال انکے آپ زندہ ہیں تو رابعہ  
 بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے کہا کہ میری حال پر اللہ تعالیٰ نے کئی اور بی کو آگاہ کر دیا تھا کہ میں اوسوقت  
 خدای تعالیٰ کی یاد سی غافل تھی اور اس طرح حضرت پیرو مشر میری سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے بھی  
 رفر فرماتی تھی کہ اسی لوگوں میں جانتی ہو کہ میری زندگی کہانی اور پانی سی ہی یوں بہنیں ہی بلکہ اگر  
 ایک دم خدای کی یاد سی غافل ہو جاؤں تو میرا دم کھل جاوی اور میری میت کی شرح یوں ہی  
 ہے میں طلب کن خوشی عقدہ کشا ہے راز دان یقین اللہ واثق ہے آگاہ ہر طلب کر ایک خوشدم  
 گرہیں کہوںی والا راز جانتی والا یقین اللہ واثق یعنی کرتا ہی اللہ جو چاہتا ہی اب جانا چاہی کہ  
 گرہیں کہوںی والی بعد پیغمبروں کی تو شخص تھی میں ایک علما اور دوسری فقرا یعنی صوفیہ جیسی کہ  
 جادو اتار نیوالی نے کہہ کہوںی اتی شہزادہ کی جادو کی اسی طرح علما اور صوفیہ گرہ کہوںی والی اولی دین  
 کہیں کہ جن پر دنیائی جادو کیا ہے اور وہ وہ علما اور صوفیہ ہیں جو تقویٰ دار اور تارک دنیا اور سچ کہنے  
 والی اور حلال کھجور سی کہانی اور بہنیں والی ہیں اور جو ایسی نہیں جیسی کہ مذکور ہو چکا وہ جادو اتار  
 والی دنیا کی نہیں ہیں اب کچھ عبارت کیسی سعاد کی اور چار حدیثیں مشکوٰۃ شریف کی شرح  
 مظاہر الحق سی بیان کہی جاتی ہیں کہ اوس سی عقل مند لوگ آپ سمجھ لیں گی کہ کہوںی علما  
 اور صوفیہ جادو اتار نیوالی ہیں اور کہوںی جادو اتار نی والی نہیں وہ عبارت کیسی سعاد  
 کی یہہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ

یعنی علم کی جو سب مسلمانوں پر فرض ہے اس علم کی باب میں علما کا خلافت ہی مسکلمین کتنی ہیں کہ  
علم کلام ہی کیونکہ خدا کی معرفت اس سے حاصل ہوتی ہے فقہا کتنی ہیں کہ یہ فقہ کا علم ہی جس سے  
حلال و حرام میں تمیز کرتی ہیں محدثین کہ جنی دین کے کتاب ابراہیم و حیرت کا علم ہی جو شرعی علوم  
کی اصل میں صرف یہ کتنی ہیں دل کی احوال کا علم ہے کہ خدا کی طرف بندہ کی راہ دل ہی ہی  
ہی ان جماعتوں سے ہر ایک شخص اپنی اپنی مسلم کی تعلیم کو رہا ہی ہم سمجھتی ہیں کہ نہ بات ایک  
علم سے مخصوص نہیں اور تمام علم ہی واجب نہیں اس کی ایک تفصیل ہی جس سے یہ اشکال فرغ  
ہوگا معلوم کجی کہ جب کوئی شخص صبح کی وقت مسلمان ہو یا بالغ ہو تو ساری علوم سے کھانا اور  
واجب نہیں بلکہ اوست وقت یہ واجب ہوگا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے معنی ہی  
یہ بات اہل سنت و جماعت کا اعتقاد معلوم کرنی سے حاصل ہوگی اسکو دلیل ہی ثابت واجب نہیں  
لیکن قبول کرگی اوسکی یاد رکھی اور سب کی تفصیل ہی واجب نہیں لیکن خدا اور رسول کے  
صفتوں پر اور صفات آخرت اور بہشت و دوزخ اور حبش و نشیوان لای و اوی اور سبھی کرنا ایک  
خالق ہی ان معنوں سے موصوف جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفت سے پیغام ہی  
کہ اگر طاعت کرے گا موت کی بعد سعادت حاصل کرے گا اگر معصیت کرے گا شقاوت کو پہنچے گا جب  
بات سب سجد و قسم کی علم اور سب واجب ہوئی ایک علم جو دل سے تعلق رکھتا ہی دوسرا اعمال  
جو ارج سے اسکی ہی دو قسم ہیں ایک وہ علم جو کرنی کی لائق ہو دوسرا وہ کہ کرنی کی لائق نہ ہو علم  
اس علم جو کرنی کی لائق ہو ایسا ہی صحیح کو جب مسلمان ہو یا نماز پڑھ کر وقت آیا تو سب فرض ہی کہ نماز  
کرنی اور غار زنی سیکہ ان دونوں میں اسی قدر جو فرض ہو پر وہ عمل جو بہت ہو اسکا علم ہی بہت  
ہوگا نہ فرض مثلاً اگر مغرب کی نماز پہنچی اوست اسکا جائنا فرض ہوگا کہ تین رکعتیں فرض ہیں  
اس سے زیادہ واجب نہ ہوگا اور جب رمضان آوی روزہ رمضان کا علم فرض ہوگا تب معلوم

کری کر نیت کرنی واجب ہی اور ہم سے ایکی فروغ فتاب تک کہنا پنا اور جراح کو احرام ہی اور بیس  
 دینار کر کتابی تو زکوٰۃ کا علم فرض ہوگا لیکن جب ایک سال و س سال پر گزری ہیہ جاننا فرض ہوگا کہ  
 اسکی زکوٰۃ کس قدر ہے اور کس کو دینا چاہی اور اسکی شرطین کیا ہیں انتہی ہیہ جو لکھا ہی نام محمد خوالی رحمہ اللہ  
 تعالیٰ فی کہ جسکی پائس تیس ہزار ہو اور زکوٰۃ او موقت فرض ہوگی کہ ایک سال او سپر گزری ہیہ پائس دیکھا  
 اور نصاب چاندی کا دو سو درم ہے کہ جسکی پاون تولہ اور چہ شہ چاندی ہوتی ہی سپر چکی  
 پائس پاون تولہ چہ شہ چاندی ہر ایک سال گزری تو او سپر زکوٰۃ فرض ہوگی اور باقی تفصیل اسکی اس  
 رسالہ میں سبب اختصار کے نہیں لکھی گئی اور کتب فقہی دریافت کرنا چاہی ہی اور ہم کا علم جب تک  
 ہم کو نہ ملے تکلی فرض ہوگا کیونکہ ہم کا وقت ساری عمر ہی ایسا ہی ہو کام جو ہم پر پیش ہو او سوقت او کا  
 علم فرض ہوتا ہے مثلاً جب کچا کر گیا او سوقت علم او کا واجب ہوگا کہ عورت کا قمر در کرا ہی  
 اور حیض کی حالت میں جراح کرنا درست نہیں اور حیض کی بعد غسل کی ہی تک درست نہیں نظر  
 جوابات اس سے علاوہ رکعتی ہو مثلاً اگر ایک پیشہ رکتاب ہے تو اسن پیشہ کا علم او سپر واجب ہوگا  
 اگر سوداگر ہو تو سود کی مسئلہ اور سیم کی شرطین معلوم کری تا سبغ فاسد سی سچی ہو اعلیٰ حضرت  
 عرضی اللہ تعالیٰ عنہ دوکان دارون کو ذری بار کی علم سیکھنے کے سوا ہیہ جتنے تھے اور ذرائع تھے کہ  
 کوئی سیم کی احکام مخانی او سکی تجارت درست نہیں کیونکہ سود اگر حرام کا مال کہا و گیا حال انکہ اسکو  
 نہیں اسطرح ہر ایک پیشہ کا علم ہو کر اسے حق کی اگر انجام ہی تو یہ بات معلوم کری کہ ان کی دن  
 سی کو نسی چیز قطع کر سکتی ہیں اور کون دانست او کثیر سکتی ہیں اور خرمن میں کتنی دو اس  
 استعمال کری علیٰ ہذا القیاس اور بی علوم ہر ایک کے حال سے مختلف ہو ونگی چا سچہ پارچہ فروش  
 چچام کر پزیر کا علم نہا و چچا و ذرا چچام کا علم واجب ہوگا یہ مثال علم اور کام کرنی کی ہیں لیکن وہ ہر ایک کے  
 حال سے مختلف ہوگا اگر کوئی اطلس میں دیباہ ہوتا ہی یا ایسی جگہ رہتا ہی کہ جہاں شہ اس پستی



با سحر کا گوشت کھاتی ہیں یا ایسی جگہ میں رہتا ہے جو غضب کی یا حرام مال کی پاسبان ہے  
 علماء پر واجب ہے کہ اسکو ایسا بات کا علم سکھاویں اور کہیں کہ اسکی حرمت کا سبب یہ ہے  
 تا وہ اور جیز سے باز آوی اگر ایک مکان میں کئی عورتوں کی بات تہ لڑی رہتا ہے تو اس پر واجب  
 ہے کہ محرم نامحرم میں تمیز کری اور بھیجے کہ کس کو دیکھنا روای اور کس کو اور نہایت ہی ہجرت  
 کی حالت میں مختلف ہو گئے کیونکہ جو شخص ایک کام میں لگا ہوا ہو اس پر واجب نہیں کہ دوسری کام  
 کا علم سیکھے مثلاً عورتوں پر واجب نہیں ہے بات کا جاننا کہ حیض کی حالت میں طلاق دنیا  
 درست نہیں بلکہ طلاق دینی والی پر اسکا جاننا واجب ہے پر وہ علم جو دل سے علاقہ کرتا ہے  
 اسکی دو قسمیں ہیں ایک وہ ہے جو دل کی احوال سے تعلق رکھتی دوسرا یہ کہ اعتقاد  
 سے تعلق رکھتی جو احوال سے علاقہ کرتا ہے یہ ہے کہ آدمی پر واجب ہے بات کا جاننا کہ  
 کپٹ اور حسد اور زکر اور بدگمانی وغیرہ حرام ہے یہ اور مانند انکی جاننا سب پر فرض نہیں ہے  
 کیونکہ کوئی آدمی ان صفات سے خالی نہیں تو انکا علم اور انکی علاج کا علم واجب ہوگا  
 کہ یہ بیماری جاری عالم گیر ہے اسکا علاج بغیر علم کی نہوسکیگا لیکن بیچ اور سلم اور اجارہ اور ہزن  
 وغیرہ کا علم جو فقہ میں مذکور ہے فرض کیا یہ ہے فرض عین اسی پر ہوگا جو یہ معاملات کرتا ہے  
 اور اکثر لوگ اس سے خالی نہیں رہ سکتی ہیں لیکن دوسری قسم جو اعتقادی تعلق رکھتی  
 ہے بلکہ اگر اعتقاد میں اسی کچھ شک ظاہر ہو تو اسکی کمال سے جاننا اور سب پر واجب ہے وہ شک  
 ایسی ہے اعتقاد میں سے جو فی الاصل واجب ہو اور ایسی اعتقاد میں شک کہتا ہے جیسے شک  
 کہ خدا درست نہیں پس ان باتوں سے بھی معلوم ہو کہ علم کا طلب کرنا سب کے لئے  
 پر فرض ہے کہ کوئی مسلمان کسی ایک علم سے متغنی نہیں ہو سکتا کہ علم کا نہیں اور ہر ایک  
 پر واجب ہیں ایک ماہر نہیں بلکہ احوال و اوقات سے مختلف ہوگا کہ کوئی شخص علم کی کسی

ایک طرحی خالی ہونگا اس پر سنی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان  
 ہونگا جس پر طلب علم کے فرض تو یعنی طلب ہی علم کیے کہ جس کی عقل کا وہ محتاج ہو فصل  
 جب معلوم ہو چکا کہ کسی پر وہ علم سیکھنا واجب ہے جس کا معاملہ وہ کرنا ہے اس کے ظاہر ہو گا  
 کہ ان پر ہمیشہ ضرورت ہے کہ جو ایک کلام اس کی دریش ہو گا اور وہ نادانی سے کہ نہیں جانتا  
 نہیں کہ ہمیں خطر ہے جب اس کی حاجت بیشتر کتاب ہے تو ناراضی کا عذر نہیں ہے لہذا کوئی شخص  
 حیض کی حالت میں یا اس کی اجرت کی آگاہی عورت ہی جملہ کرے اور کہی کہ جب ہی سوخت کی  
 غیرت سے اس کا عذر قبول نہیں اور اگر کوئی عورت صبح کی آگاہی حیض ہی پاک ہو وی اور ضرورت  
 کی نماز قضا نہیں کی کیونکہ مسئلہ نہیں جانتی یا ایک مرد نے اپنی عورت کو حیض کی حالت میں  
 طلاق دیا اور مسئلہ نہیں جانتا کہ فعل حرام ہی تو اس کا عذر بھی قبول ہونگا اس کو کہیں گی کہ تم ہی  
 کہتا تھا کہ طلب علم فرض ہی کیونکہ تو ہی اس کو چھوڑا اور حرام میں اگر اگر ایک کام جو نادر ہوا اور  
 اس کا واقع ہونا یقینی نہ ہوا اور اس کو نہیں سیکھا تو معذور ہو سکتا ہے فصل جب تو نے سمجھا  
 کہ ان پر ہمیشہ اس شخص پر اس ہی علم ہو گا اگر کسی کی حق میں کوئی کام تحصیل علم ہی بہترین نہیں  
 اور ہر ایک میں جو اختیار کتابی طلب دنیا کی واسطی ہی اور علم کے لوگوں کو دوسرے پیشوں سے زیادہ  
 نفع دیتا ہے کیونکہ علم سیکھنے والا جاہر حال تو ہی خالی ہونگا ایک یہ کہ دنیا کا مال بقدر کفایت میراث  
 ہی مال کو کوئی طرحی پایا ہی تو علم کی مال کی گہائی کا سبب اور دنیا میں غربت کا باعث اور آخرت میں  
 سعادت کا موجب ہو گا دوسرے حالت یہ کہ ایک شخص ہی جس کی کفایت کرنے والی روزی نہیں پر وقت  
 اختیار کی ہی اور مسلمان میں درویشی کا درجہ جانتا ہے کہ درویش تو مگر وہ سی یا سب سے بڑی سی  
 جنت میں جاوے گا علم الہی کی باب میں راحت دنیا اور سعادت آخرت کا سبب ہو گا غیہ اور ہمیں  
 ہی جو جانتا ہے کہ جب علم سیکھ گیا اس کی روزی جو حلال ہو بیت المال یا مسلمانوں کی ہاتھ سے

پہنچے گی طلب حرام کی اوشافہی کچھ بھیک مانگی گی کہ چاہت تھو گی پس ان میں سے کسی باب میں  
 طلب علم میں دنیا کی سب کاموں سے بہتر ہے چوتھا شخص ہی کہ معاش نہ رکھتا ہوا و علم ہی و کما  
 مطلب طلب دنیا ہی اور زمانہ ایسا ہی کہ طلب معاش غیر بادستہ اکی روز تھکی جو دھرم علم طلب ہی  
 ہونہیں کر سکتا یا لوگوں سے بغیر یا اور لذت کی طلب نہیں کر سکتا ایسی کی حق میں اور ہر مین کی ایسی  
 جو طلب علم ہی اسکا مقصد مال باد ہوا ولی یہ ہے کہ اس علم ہی جو فرض میں ہوا رفت پائی کی بعد  
 کسب کی طرف مشغول ہو کر کہو کہ ایسا شخص بہت علم سیکھ گیا تو شیاطین اس میں ہی ایک شیطان  
 ہو گا بہت لوگ اس سے بگڑ جاویں گی جب کوئی جاہل اوسے دیکھ گیا کہ مال حرام لیتا ہی اور  
 طلب دنیا کی واسطی سب میل کر رہا ہی مکی بیرونی کر گیا نادان سب لوگ اس سے بگڑ جاویں گے  
 پس ایسی علامت بقدر کم ہوں اتنی ہی بہتر ہے تو ایسی کی حق میں اولی یہ ہے کہ دنیا کو دنیا ہی  
 کاموں کی وسیلہ ہی طلب کر ہی نہ دینی امور ہی اگر کوئی کہی کہ علم ایسی آدمی کو دنیا کی راہ ہی اور  
 کر گیا جیسا بعضی لوگ کہتی ہیں تَمَكَّنَا الْعِلْمَ لَعَلَّيْنَا اللَّهُ فَآخِ الْعِلْمُ  
 اَنْتَ قِيَكُونَ اَلَا لِلّٰہِ یعنی خدای و واسطی علم نہیں کیا پر علم خود کو خدا کی  
 راہ کی طرف لی گیا اسکا جواب یہ ہے کہ وہ علم جو ان کو خدا کی راہ لی گیا کتاب و سنت اور سراسر آخرت  
 اور حقائق شریعت کا علم تھا اور اسکی خدا و ان کی باطن میں تھی کہ دنیا کی حرص ہی سزا جاتی اور بزرگان  
 دین کو دیکھتی تھی کہ وہی دنیا سے پرہیز کرتی تھی اور انہیں ان کی بیرونی روز تھی جب علم ایسا اور زمانہ ایسا  
 ہو تو امید ہی کہ یہی علم کی صفت ہی ہو جو یہ ہوں اور علم کا تابع ہو وی لیکن یہی علوم جو اس دور میں  
 پڑھتی ہیں جیسا فلسفہ اور علم کلام اور فقی اور واپی تباہی باتیں اور علما جو اس زمانہ میں ہیں  
 جنہوں نے اپنی علوم کو دنیا کا دامن پایا ان کی صحبت اور اوسنی علم سیکھنا آدمی کو دنیا کی راہ ہی نہ  
 پہراوی و لیس از خبر کمال غایت یعنی دیکھنی اور نہی میں بڑا فرق ہی تو غور ہی دیکھ کہ یہی لوگ

دنیا کی علمائے دین یا اخلاقیات کی اور انکا احوال دیکھنی سی غلاتی کا نفع ہی یا نقصان پر اگر  
 کہیں ایسا شخص ہی جو متقی ہو اور علمای سلف کا طریق اختیار کیا ہے اور ایسا علم کما کما  
 جسمین دنیا کی فیرب ہی ڈرینکا بیان ہو می عالم کی محبت اور ملاقات سبکو نفع دیگی تو ساتھ  
 علم سیکھنی کی پہنچی اور جو ایسا علم سیکھی کہ نفع دینی والا ہو تو یہ سب کاموشی بہتری اور نفع  
 علم وہی جس سی دنیا کی حقارت اور آخرت کی بزرگی معلوم ہو اور عاقبت الیون کی جو دنیا کی  
 طرف متوجہ ہو کی آخرت سی روگردان ہو می بین آتشکار ہو می نگہ بند اور جس اور جب دنیا کی  
 برائی سمجھی اور اسکا علاج معلوم کی یہ علم ایسی کو جو جس دنیا کی رکتا ہو پانی اور دو کا حکم رکتا ہی جو سیاسی اور  
 علمی اور ایسا آدمی جب منطق اور حکمت اور علم کلام اور صرف اور نحو کی طرف مشغول ہو اس بچار کی مانند ہو گا  
 جو ایک چیز کو پائی یا بس می اسکی بچاری بڑھ گئی کیونکہ اکثر یہ علوم جد اور ریاء اور فخر اور عداوت  
 اور عنوت اور کبر اور حب جاہ کا تخم دل میں بونی ہیں جننا زیادہ پڑیگا اسکی بیخ دلمین  
 محکم تر ہو گی اور جب صحبت کر لیک الیون سی جو معلوم نہ کر کی طرف مشغول ہوں ایسا ہو جاتا ہے  
 کہ اس سی توبہ نہ کرنا و خواہ توبہ خواہام محمد غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فی یہاں صرف اور نحو اور  
 علم کلام کا بیان کیا ہے توبہ مجمل بیان کیا ہی اور مولانا محمد اسحق صاحب محدث دہلوی جو مولانا  
 مولانا شاہ عبدالغیر صاحب محدث دہلوی کی تہی لکھنؤن فی اپنی کتاب مائتہ المسائل میں منسل  
 بیان کیا ہی اور طرز ان کی لکھنی کا یہ ہی کہ اول سوال لکھتی ہیں اور پھر اسکا جواب دیتی ہیں  
 عبارت کتاب مذکور کی یہی سوال پڑھنا علم صرف اور نحو کا مدحت حسنہ ہی یا سیئہ  
 جواب وہ لوگ کہ فائل تقسیم بدعت کی ہیں پس نزدیک انکی پڑھنا علم صرف اور نحو کا  
 بدعت حسنہ ہی کہا کال ان لکھنی فی فتح الدین البدعت منقسمہ الی الاحکام الحسنہ والاحکام  
 اذا عرفت علی النواہد الشرعیۃ لکن من واحد من ثلاث الاحکام فمن البدع



بلکہ کسی علم کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ فی کثرہ پڑھائی اور یوں کہ کو عالم لختہ اور حکم کیا اسود کو ساتھ بیانی علم  
 سخمی اور سید امام محمد غزالی صاحب کی یہاں یہ مراد ہوئی کہ جو کوئی شخص صرف اور خود پڑھی اور اوہیں  
 ایر یا شغل ہو کہ جو علم اور پر فرض اور واجب اور سنت موکدہ اور کونہ پڑھی ہو اور وہ شخص میں شمول  
 جو کوئی اس طرح ہی صرف اور سخمی پڑھی میں شمول ہو کہ اوہی علم کے ہموال علم کلام مجتہدین سے  
 جو اس علم کلام کے عبارت ہی پہنچتی عقائد توحید اور رسالت اور معاد وغیرہ کی ساتھ بیان کرنی  
 اور دلایوں کی کہ خود ہی کتاب اور نسخے پس یہ علم کلام ساتھ اس اعتبار کے بحث نہیں ہی اور وہ علم  
 کلام کے متاخرین ساتھ فلائی فلسفیات کی بیان کرین چچ کرنا اوہس علم کا ساتھ اس اعتبار کی برابر ہے  
 جیسی کہ ملا علی قاری رحمہ اللہ فی فی فقہ الکبریٰ شرح میں لکھا ہی عبارت اوہی یہی ہے ثم لما تاملت  
 الفلسفة الى العربيه وفاض فيها الطبقة الاسلاميه وحاووا الرد على الفلاسفة والطبقة  
 الطبيعية في ما كانوا فيها الشريعة الحنيفية فخلطوا بعلم الكاذب كثير من الفلسفة  
 في مقام العلم لتحقيق مقاصدها فمما كانوا من انبائها وردّها وعلّموا بها الى ان ادّخوا  
 فيه معظم امور الطبّعات والاحیات والریاضیات حتی کاذب لا یثیر غیر الفلاسفة  
 ولا اشتماله علی السمعیات فصارت بهذا الاعتبار مذمومة عند العلماء الکتاب السنن  
 الذکرین حتی یہاں فی اعلا الدین من الثقلیات والعلیاتی انھی ترجمہ پس جو وقت کہ نقل  
 کیا گیا علم فلسفہ طرف علوم عربیہ کی اور خوض کی بیج اسکی طبقہ اسلامیہ فی اور قصد کیا رکھا اور طبقہ اور حکماء  
 طبعین کی جیسے ان امور کے مخالفہ کی شریعت پاکیزہ کی پس ملایا اور انہوں نے ساتھ علم کلام کی اکثر  
 فلسفہ میں ہی ہیچ مقام معصود کی تاکہ تحقیق کریں معتقدوں اوہی کے یہ قدرت باوین باطل کرنی  
 اور رد کرنی اوہی کے اور کی بڑی یہاں تک کہ داخل کی اور انہوں نے بڑی بڑی فن طبیعیات اور نباتات  
 اور ریاضیات کی یہاں تک کہ قریب ہو کہ جدا نہ ہو فلسفیات ہی اگر نہ ہوا شمال اوہی امور سمعیات

پس ہوا یہ علم کلام ساتھ اس اعتبار کی نسبت کیا کیا نزدیک عالموں کتاب و سنت کی کہنا  
کیا جاتی ہی ساتھ ان دونوں کی پہنچ مریدین کی تعلیمات و عقاید سی اتنی فلسفہ علوم حکم  
کو کہتی ہیں اور طبعیات اور آیات اور ریاضیات فن اور قسام و سکی تھی اور وہ چاروں چیزیں  
مسکوتہ تھیں کہ شرح نظام الحق کی کہ جن کا حوالہ اوپر دیا گیا ہی یہ ہیں  
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجِبَتْ الشَّيْءُ  
بِالْمَشْهُورَاتِ وَحُجِبَتْ الْحَقَائِقُ بِالْمَكَارِهِ مُشْفَقٌ عَلَيْهِ إِلَّا هَذَا مِمَّا حُفَّتْ بِلَا  
حُجِبَتْ اور روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی  
کئی چیزیں آگ و دھند کی ساتھ تھو تھو اور لذتوں کی اور دکائی گئی ہی جنت ساتھ غیور اور  
مشقون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے گزردیک سلم کی لفظ غشت کا ہی بھی کہیں جانی  
کی بلی حجت کی ف یعنی جب سچ مدامت کرنے کی طاعات و عبادات پر اور سچ صبر کرنے کی  
شہوات اور لذتوں ہی سختی دیکھیں اور مشقت کہیں چیزیں بہت کچھ پیچیدگی کی جو چیز کہ پودہ میں  
جب پردہ تک پہنچیں اور اسکو درمیان ہی اوٹھاویں وہ ظاہر ہوگی پس جو کچھ بہت سچ  
پر وہ مشقون کی ہے اول مشقون کو پہنچیں اور اوں میں در اوں اور او کو کرین پس انہی گز  
کر بہت کچھ پیچیدگی اور اسی طرح شہوات یعنی خواہش نفسانیان پر وہ دوزخ کی ہیں جب شہوات  
پہنچیں اور ان کی مرکب ہوں دوزخ کو پہنچیں گی اور مراد شہوات ہی شہوات حرام ہیں مانند  
شراب و زنا اور غیبت اور مانند ان کی دلائل مرکب ہو یا شہوات مباحہ کا موجب درانی ان کا  
اور انم دخول بہت کا نہیں ہی اگر البتہ مقام قرب در ولایت سی دور ڈالنا ہی در اسی کہ ہے  
معلوم ہوتا ہی کہ معنی العلم بحجاب اللہ کی ہیں یعنی علم پردہ ہے در میان خدا اور بندہ کی  
جب علم کو پہنچیں اور اوں میں در اوں معرفت خدا کو پہنچنا فافہم وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ

عن عبد الله بن عباس





کہ یہ دنیا ایک دماغ ہی یعنی اوسکی پیشانی اور پشت اور پہلو پر کیا اور لاسہ میں بہر گرا اور ایک شخص اصحاب غم میں ہی پس چوڑی دو دنیا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں بھیہ دو دنیا دو عالم ہیں نقل کی یہ محمد بن ابی بکر بنی اشعث اللایان میں وف ایک جماعت تھی فقرا اور غرا و صحابہ کی صفہ مسجد میں رہتی تھی اور صفہ مسجد ایک جگہ تھی مسجد شریف ہی کہ سایہ دار تھی ساتھ چھت کی اور اصل اوسکی مسجد تھی کہ بوقت میں کہ قدسیت المقدس تہا بنائی تھی اور جب قبلہ چھت کو پہ کی ہو تو اوس جگہ کو اسی حالت پر چوڑا اور یہ جماعت دان رہتی تھی مقدار ستر ستر تن کی اور کبھی کم بھی ہوتی تھی اور کبھی زیادہ بھی اور اوسکی لمبی نہ مکان تہا اور نہ مال تہا اور نہ اولاد مقام رہہ تو کین میٹھی تھی اور ریاضت اور عبادہ اور ذکر اور تلاوت قرآن اور یاد گیری حدیثوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میں مشغول ہو کر حاصل کرنا انوار کاکرتی تھی اور ان کو کواضیات اللہ کہتے تھے انہیں اصحابہ خدمت افکی کرتی تھی اور قوت پہنچا تھی اور اپنی گھروں میں بطریق مہمانی کے لاجاتی اور کتنی ہی ایک حضرت کی عنایت کر مخصوص تھی کہ حضرت کے گھری طعام کہانی تھی اور اور کبھی باعث ظہر و عصر و آخرت کی سچ کثرت طعام کی ہوتی تھی چنانچہ ایک پیالہ دودھ کا سب کو کھانا کرتا تھا اور آخرت حکم لئی تھی اوسکی ساتھ بیٹھنی کا پیران را اوس کو اپنی حضور شریف میں مشرف کرتی تھی اور فرمائی کہ میں تم میں ہی ہوں اور ثبارت دیتی اوس کو کہ آخرت میں تم میری ساتھ ہو گے اور میرے ساتھ بہشت کو جاؤ گی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں بھی اور میں میں ہی تھی یہ دلائل روشن گان محبوب جازاۃ بدر و شان و سکینان سری ہست ۛ اور اسناد اور نقاب طالعہ صوفیہ کے اسطریق میں ساتھ ان کی ہی اگرچہ شہتاق لفظ صوفیہ میں ساتھ صفہ کی تکلف ہی لیکن میں میں موافق ہی یعنی اللہ عنہم جمیع اور حضرت فی جودینار کی چوڑی پر وعید فرمایا حقیقت اوسکی یہ ہے کہ اگرچہ سچ حکم کرنے اور نگاہ رکھنی ایک دنیا اور دو دنیا کی واسطی وقت حاجت کے

شمس میں گناہ نہیں ہے بلکہ اگر گناہ کوئی عجز ازاداسی حق زکوٰۃ کی تو میں نے نہیں منع و گناہ کی کہ اگر کوئی  
 سی حق زکوٰۃ ادا کرے لیکن شان اہل زہد اور نازکان دنیا کی کہ گناہ چھوڑے اور سب سی چشم پوشیدہ کر کے  
 اور محبت فقر کی اختیار کر کے دروازہ توکل اور فقر پر مبنی میں اور ہی چلی گویا یہ لبتہ بدادر توبہ اور چوٹی  
 دعویٰ فخر اور تجرید کے ہی چنانچہ راوی فی کہا کہ ایک شخص اصحاب غنہ سی مراد رکھا کہ ایک مرد اصحاب  
 سی مراد یعنی اصحاب غنہ سی تھا کہ نام زد بنام فقر و ہر کے ہیں اور ان کی محبت میں بیٹھنا اور دعویٰ  
 حال دنیا کی کارنامانی جمع کرنی حرام اور دنیا کی ہی اگرچہ پوروں پر کار آسان ہی ح او توبہ  
 مقصد کی ہر مقام میں یہ ہے کہ وہ دونوں تہی سائنہ اول فقر کی کہ لوگ صدق کرتی تہی فخر  
 بنا بنیاد حاجت وفاقہ کی کے پس ہنر لائیں کی تہی یا تو زردی قال کی یا حال کی اور حال  
 ہی نہیں کسی کو یہ کہ سوال کری آجال میں کہ او سکی پاس ہر قوت ایک دن کا پس علم و تقویٰ  
 کہنا اذکا باوجود ہونے دینار کے پاس اون کی اور اسی طرح شخص کھڑا کر ہی اپنی تہی بصورت  
 فقر کی کہ پس کٹری پرانی یا نادای وضع شاخص کی اور او سکی پاس کچھ ہر قوم فقویٰ یا وہ چیز کہ قائم  
 مقام ہر قوم کے اور کوی اوس چیز کی کہ لوگوں کی اہمیت میں ہی اور کہنا تو وہ حرام ہی اور پھر  
 اور اس طرح جو کوئی ظاہر کر ہی اپنی تہی عالم یا صلی یا شریف اور نہ تو اللہ میں طاق واقع کی  
 اور دیا جاوی بسبب علم او سکی کی یا شرافت او سکی کی پس حرام ہوگا اور پھر اور مقول سی کہ شیخ  
 ابو اسحق کا زونی فی دیکھا ایک جماعت کو فقر سی کہ کہانی میں طعام سی کہ موضوع تھا و اوسطی سخت  
 کی پس کہا ای کہانیو الحرام کے پس انہی وہ کہانی سی پس کہ شیخ فی کہ جسکی توبہ چہ دنیا سی  
 کہادی وہ والا کہادی پس کہانی بعضوں فی اور باز ہی بعضی پس تھا سبحان اللہ ایک  
 کہنا حرام ہی و اوسطی ایک قوم کے اور حال ہی و اوسطی اور وں کی پس چاہی کہ ہر کی جاویں  
 اہل حرمین شیرین اعترفا اللہ فی الدین اس سی کہ کہادی کوئی اون میں ہی اس حال میں

[illegible]

ہنگام کہ تم کو انہی مرحلوں پہلی مرحلہ ہی اور دوسری وجہ یہ ہے کہ کتاب صراط المستقیم میں  
 لکھا ہے کہ آسان طریقہ نفی اپنی اور سب عالم کے کہ کیا یہ ہے کہ اسطر خیال کری کہ چھ سینہ کے  
 یا نہایت اپنی کی جلا خیال کری ساتھ ساتھ دوسری جہی کہ ایک گولہ تو یک ایک طرفی دوسری طرف  
 مکمل کیا مقام بدن کی تکمیل خالی کر دیا یعنی بچپن میں راج ہو گیا اور سکی بدن میں پیراوی  
 ہو کر اٹھو بہتہ بہتہ فراتر اور کثرت کردہ کر کے تاکہ ساتھ انجام کے پہنچے یعنی اوسوں کہ  
 اپنی خیال میں بڑا چلا دوی یہاں تک کہ وہ راج چڑا ہوئی ہوتی سب اوسکا بدن خالی  
 ہو جائے تاکہ نفی تمام بدن اوسکی کی ہو جاوے جو اوسکو کوئی جگہ سخت معلوم ہووے کہ اوسکی نفی ہو کر  
 ہو تو ان دونوں کلموں کو پڑھئے کہ **موجود لا الہ الا اللہ لا حول الا اللہ** یعنی نہیں ہی کوئی موجود  
 سوا اللہ کے اور نہیں ہی کوئی زوال اسوا خدا کی یعنی ان دونوں کلموں کی سمجھ کی ساتھ قوت  
 خیال کے اور اوپر جگہ کے ضرب کر کے **انت اے اللہ تبارک و تعالیٰ** یہ فعل و طی نفی اوس جگہ کی کافی ہو کر  
 اوسخت زیادہ نفی کر کے اپنی جان کی یہ صورت ہے کہ ایک خیر غیبی معنوی کہ عبارت فنا ہی  
 ہے عالم غیب ہی متوجہ اور اوسکی ہووے ایک بار کی جسم اوسکی کے تین لاشی اور باوجود کردہ  
 مثل سنگ سخت کی کہ اوپر کڑی ٹیکری سخت کی پہنچ پائش کر کے لاشی اور باوجود کر اپنے  
 اب آجگہ یوں سمجھا جاوے کہ اس آدمی کی کر نے سی اور جانی ہی اس آدمی کی جان کی نفی  
 اور عالم کی نفی نہیں ہوتی ہی مگر اس طرح تو ہی خیال کیا کرتے ہیں اور پیر طرح مریدوں کو بتایا  
 کرتے ہیں کہ تم یوں کوشش کرو پھر مدین کوشش کیا کرتی ہیں پیر خدا کی طرف ہی ایک بار  
 کوشش ہوتی ہی وہ سکی ہستی کو نیست اور باوجود کردہ الہی ہی **قوله** خود را یا یا اپنی تین یا  
 یعنی اپنی قدر و منزلت کو یا کہ کیا بڑا مرتبہ ہی تبارک معلوم کیا جاوے کہ از روی لغت کی خود  
 معنی کیا ہیں خود کی معنی ہا ہا ہم میں یہ لکھی ہیں خود معنی ذات کہ ضد خیریت چنانکہ گویند

کہ فلان خود را چنین و چنان ہی دانند یعنی ذات خود را نہ حیر را اور ذات کی سنی غنا  
 اللغات میں یہ لکھی ہیں ذات یعنی ہستی و حقیقت ہر چیز و نفس ہستی اور کتاب حلقہ تقیم  
 میں خوب لکھا ہے کہ بعد نفی النسخہ دو صورتیں آگئی ہیں پہلی صورت کی تفصیل یہ ہے  
 جبکہ نفی اپنی اور تمام عالم کے سچ قابو طالب کی آئی ہے نفی النسخہ کر لی ایسی چیز کے نفی کہ ساتھ  
 اس کی نفی وجود اپنی کی اور تمام موجودات کی کرتا تھا اور اس کو بھی مستغنی اور نہ انصاف چاہی کیا  
 جب کہ نفی النسخہ یعنی نہ ہونا محض ہی اور علامت اس کی غفلت محض ہی سچ قوی در کہ کہ  
 یہاں تک کہ اگر سچ اس نخل کی ملازمت کر گاہ بدن اس کا معدوم ہو گیا اور اثر اس سے  
 باقی نہ رہی گا اور محل وہ کہ صاحب اس نخل کا اپنی تین مصدر ایسی کثرت کا کہ ہر عالم کی ہی گمان  
 لیجا تب صورت اس کی اسطورہ نمودار ہوتی ہی کہ بدن اس کے تین خواجہ اور چوڑائی  
 خیال کی گئی ہوتی ہی اور ذرا خیال اور چوڑائی ساتھ اس مرتبہ کی پہنچتی ہی کہ سچ خیال اس کی  
 عالم اجسام کی کہ اوپر تمام اس کی خوش مجید ہے گذر نیوالا تمام طرفوں ہی ہوتا ہے اور تمام عالم  
 سچ ہی کہ کہتا ہے افلاک و عناصر و جبال و بحار و اشجار و بحار و حیوان و انسان تمام کی سب  
 جسم اپنا جانتا ہے یہ جو ہر مولا اصلاً جب فی لکھا کہ ہر بدن بخود ہی خود را بیاہ  
 زود تر و اندک علم بالصبوب یعنی کوشش کر یہ بخود ہی کی اور اپنی تین پا حلد زیادہ اور  
 اندر خرب جاتا ہے تو اس بابت حلقہ تقیم کے کسی اس دلی کو معلوم ہوا اور اسنی اپنی  
 جان کو یا کہ یہاں تک میری قدر اور منزلت ہی واسطہ علم بالصبوب بحقیقہ الحال اور سچ  
 حالت کی انکبین پہنرا اور مکانوں انکلاک کی اور یہ بعض مقامات زمین کی کہ در و دراز جگہ  
 اس کی سی ہو وی بطور کشف کی حاصل آتی ہی اور وہ کشف اس کا اگر جانتا ہی اللہ مطابق واقعہ  
 کے ہوتا ہے لیکن اپنی تین فی الواقعہ کل عالم کا بخانی ملک یہ خیال مخالف واقعہ کی نشانیوں

استہد کی سی استقامت کرے اور یہ احوال کی ٹیڑھا کرے کہ رستہ سیدنا منزل مقصود کا اندر ہے  
 ہر چند رستہ ہی پر دور بہت راہ سیدنا ہی ہی دوسری صورت میں طریقہ مطلب پانی کا  
 وہ یہ ہے کہ جو پر وہ اس پر کہلی اور جو کہ اوسے معلوم ہو کہ اس کو کہہ کہی کہ یہ خدا نہیں ہے  
 اور اس کی نفی کرے اور جو کہ اس کی سامنے آوی اور جو کہ اس کی عقل اور فہم اور سمجھ اور خیال میں دینی خدا ہے  
 اور اس کی نفی کرے اور جو کہ تمام ہوی عبارتہ صراط المستقیم کی اور فرماتی ہے اس پر ورت میری حضرت  
 سیدنا محمد صباغاری رحمتہ اللہ علیہ کہ ہر لون نورانی پر دون کی بعد اس کو اپنی دل میں لیا  
 معلوم ہونی لگتا ہے کہ جیسی ایک شمع جلتی ہے اور شمع کی روشنی کم ہوتی جاتی ہے اور جتنی روشنی اس کی  
 روشنی کم ہوتی جاتی ہے اتنا ہی یہ بی ہوش ہوتا جاتا ہے جیسے کہ روشنی جاتی رہتی ہے تو یہ  
 بالکل فنا ہو جاتا ہے یہ بیان جو سیدنا محمد صباغاری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اس کی مناسبت الیہ  
 شیخ سعید صاحب کی ہیست این معیان و طلبتہ جہنم کا ذکر کہ خبر حضرت باریان  
 معنیست کی یہ میں یہ دعویٰ کرنا الیہ سے طلب اس کی کی بی خبر میں اس کی کی تین کہ خبر ہوی خدا  
 کے پر نہ آئی جب تک خدا تعالیٰ چاہتا ہے اس کو فنا رہتی ہے اور جب ہوش میں ہوتا ہے تب موافق  
 اہل سنت و جماعت کی اس کا اعتقاد ہوتا ہے اور ساتھ حال کے اور شریعت کی قائم ہوتا ہے اور اپنی  
 حاضری اور لا جاری اظہار کرتا ہے اور خلق اللہ پر مہربانی کرتا ہے اور ہر آدمی کی موافق شرعی معاملہ  
 کرتا ہے اور قوت حلال کا کرتا ہے اور گنہگار اور غرور اور ریاء اور دنیا کی حرص اور جو غیر شرع باتیں ہیں  
 اوسنی دور ہوتا ہے یہ نشان ہیں فنا کی اور کسی بھول چوک کی جگہ اس میں ہو جاتا ہے  
 اور یہ نہایت غایت اور شرمندگی خدا کی رو برو اس کو موتی ہی اور روحانی اور خدای معاف  
 کرتا ہے یہ ہے تعریف صوفیہ کی اور جو انکی برخلاف ہوں وہ دنیا کی جادو اور تارنی والی نہیں  
 اور یہ جو کتاب صراط المستقیم میں لکھا ہے کہ تمام عالم کو یہ اپنی دیکھتا ہے افلاک و خواص و جبال

و بجا و اشجار و حیوان و انسان تمام کی تئیں جسم اپنا جاتا ہے تو یہ مبتدی کا حال ہی جیسی  
 کتاب ہدایت اللاحی کی عبارت سے معلوم ہوئے ہے و عبارت یہ ہے اگر کوئی چم و علامت  
 باطنی کی کہ ملک ہی بقدر حال کی سیم تو حید کی اسی مبتدی کو یہ منہ سم متوسط کو یہ منہ دست  
 مبتدی کو یہ منہ از دست کہ جانا چاہی کہ مبتدی باطن طریقی کا یہ کہتا ہے جب اوسکی اور  
 اول حال آئے کہ کہتا ہے ہر منہ یعنی ب میں ہوں اور جب حال و پر متوسط یعنی چم کا حال آئے کہ  
 کہتا ہے ب وہی ہی اور مٹی سے کہتا ہے کہتا ہے ب اوی ہی ہی یعنی ب مخلوق آئے  
 پیدا کی ہے اور وہ اپنی ذات کا زالا ہے اور ہدایۃ اللاحی میں یہ بیت لکھی ہے فرد تو انوشی ہے  
 تو یہی جہد کنی بد جائی بری کر تو توئی بر خیر و یہ تو وہ نہیں چم تو دور اگر بہت کوشش کیا تو تو  
 ایسی جگہ پہنچے کہ تجھی تیرے توئی تو شہ جاوگی یعنی تجھی سے مین کہنا تو شہ جاو گیا کہ مین  
 ہوں اور مٹی کہ کہتا ہے کمال و حدانیت کی پہنچا ہے تو یہ لکھتے تئیں اور ایسا مڈن کی تئیں اور  
 صفاتوں کی تئیں اور ذات کی تئیں فرق کرای اور یوں حق تعالیٰ مجتہد و مکی ہوا ہی و تائید علی  
 اعلم بالصواب اور اندر بہت جانشی والا ہے تیرا ہی اور مٹی اب یہاں تین باتوں کا  
 جاتا بہت ضروری ایک تو یہ کہ مولانا دوم صاحب فی اپنی مثنوی میں مبتدی اور متوسط  
 اور مٹی کا حال لکھا ہی تو بعضی نے ان کے باوجود ما و ان کی مرید حقیقت کہ مبتدی اور متوسط کا حال  
 دیکھتی ہیں تو کہتی ہیں کہ مولانا دوم صاحب بڑی اولیا کامل اور فقیر تھی اور حقیقت کہ مٹی  
 کا حال دیکھتی ہیں تو کہتی ہیں کہ آخر عالم ہی تو مٹی اور وہ سر جو کہ کتاب اللہ المستقیم میں لکھا ہے  
 کہ تمام عالم کو پہنچا ہی کہ کتاب ہے افلاک و عناصر و ممال و بجا و اشجار و حیوان و انسان تمام  
 کے تئیں جسم اپنا جاتا ہے یہ مبتدی کا حال ہی اور متوسط کا حال سبب طول ہونے  
 عبارت کی یہاں نہیں لکھا اور اپنی رسالہ و افہام الفنا فی النافع النجا فی طبع الشکر و اللہ اعلم





خاص کر بُدھ کی رات کو جبکہ کبھی صبح و صلیا کے امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت رسول  
 الشقین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یا علی! اِنَّكَ وَاَنْتَقِمُ لِنَفْسِكَ الْاَرْضَ بَعْدَ مَا  
 عَرَّيْنَا فَاَنَّهُ لَا يَهْتَمُّ بِمَا حَذَرَكَ اَلَا لِنَفْسِكَ الْاَرْضَ بَعْدَ مَا حَذَرَكَ الشَّيْطَانُ كُلُّ ظَهْرٍ مِنْهُ حَكَا  
 وَفَسَادُ الْبَلَدِ یعنی اسی بجا تو آپ کو اس کی اوٹھی تو بُدھ کی رات کو نگا اسوٹھی کہ نہیں اٹھتا  
 ہے کوئی بُن کی رات کو نگا مگر یہ کہ باز یہی شیطان اس کی پیٹھ پر خیم اسے اوس سے غل اور  
 بدنگا ہوتا ہے اور عقل اس سے دور ہوتی ہی اسطور پر کہ اوس دن کوئی بات دینی اور دنیوی سمجھ  
 نہیں سکتا اور یہی سبب نفسی کی ہی کھڑا ہو کر پشایب کا تیسرے دن کی گئیں ہیں منجیسے  
 لاتی ہیں اور چھرتن سعودی میں لکھا ہی اور چار خصلتیں ہیں کہ جو کوئی ان کو نگاہ کر ہی بہر نفس  
 نہ ہو سیکر رسول قبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مَنْ وَاظَبَ عَلَى اَرْبَعِ خَصَالٍ لَمْ يَفْقَرْ قَطُّ  
 التَّوَضُّعَ قَبْلَ دُخُولِ دَفْنِ الصَّلَاةِ وَتَرَكَ كَلَامَ الدُّنْيَا لَعَلَّ الْيَوْمَ تَرَوَالِ الْخَوَلَّ فِي الْمَسْجِدِ  
 قَبْلَ الْاَحْزَانِ وَالْقِيَامَ قَبْلَ الصُّبْحِ یعنی جو شخص کہ مواظبت کری اور چار خصلتوں کی تو نہیں محتاج  
 ہوگا کہ یہی پہلی یہی کہ وہ نماز قبل سے وقت نماز کے اور دوسرے چار کلام دنیا کا بعد وتر کی اور سری  
 داخل ہونا مسجد میں قبل اذان کی اور چوتھی اوٹھنا پہلی صبح کی انتہی و عَنْ عَلِيٍّ مَنِ افْتَرَقَ شَعْرَةً  
 سَنَةً اَللّٰهُ وَسَنَةً رَسُوْلُهُ وَسَنَةً اَوَّلِيَايَ ثُمَّ فُلَيْسَ فِيْ يَدِهِ شَيْءٌ وَقِيلَ لَهُ مَا سَنَةُ  
 اَللّٰهُ قَالَ كِيَانُ الْيَتْرِ وَقِيلَ مَا سَنَةُ الرَّسُوْلِ قَالَ الْمُدَارَاةُ بَيْنَ النَّاسِ وَقِيلَ مَا سَنَةُ  
 اَوَّلِيَايَ قَالَ اَحْتِمَالُ اَذَى عَنِ النَّاسِ اور روایت ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ  
 پچیس نہیں ہی طریقہ اسکا اور طریقہ رسول کا اور طریقہ اولیا کا پھر کہ نہیں اس کی اہمہ میں  
 کہ گیا اولیٰ کی طریقہ اس کا ہی فرمایا چنانچہ اس کا اور کہ گیا کیا طریقہ ہے رسول کا فرمایا امت  
 رکھنی لوگوں سے افت مراد موافقت رکھنی ہی اہمہ کہ ساتھ خلق کی لوگوں سے لانا اور خیر حق کرنا اور

ابن ماجہ ہی عبارت کتاب منہاجات لکھی ہے

مراد نہیں ہے کہ بد نہ ہوں ہی لوں کی بدین موافقت کری کہ یہ حرام ہی بلکہ اون کی  
 بدی سے بیزار رہنا چاہی اور کہا گیا کہ طریقہ اولیا کا فرمانا لوگوں کی برائی پر صبر کرنا قال  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ رُبْعَةٌ جَوَاهِدْ فِي حُسْبِهِمْ نَبِيَّ آدَمَ يَزِيلُهَا أَرْبَعَةَ أَشْيَاءَ أَمَّا الْجَبَلُ  
 فَالْعَقْلُ وَالذِّينُ وَالْحَيَاءُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ فَالْعَصَبُ يُزِيلُ الْعَقْلَ وَالْحَسَدُ يُزِيلُ  
 الذِّينَ وَالطَّمَعُ يُزِيلُ الْحَيَاءَ وَالْغَيْبَةُ يُزِيلُ الْعَمَلَ الصَّالِحَ وَفِي عِلْمِهِ السَّلَامُ فِي جَارِ جَوَاهِدِ  
 مَعْنِ بَدَنِ مَعْنِ نَبِيِّ آدَمَ كِي اُنُو تُو مَعْنِ لَوْنِ كُو چار چیزیں لیکن جو ہر عقل اور دین و حیا  
 اور عمل نیک سے پس غصہ کو تا ہی عقل کو اور حسد کو تا ہے دین کو اور طمع کو تا ہے حیا کو اور غیبت  
 کو تا ہی نیک کام کو و مَعْنِ حَامِدِ اللّٰفِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّهُ قَالَ اَرْبَعَةٌ  
 طَلَبْنَاهَا فِي اَرْبَعَةٍ فَاخْطَا نَاطِرُهَا فَوَجَدْنَا هَا فِي اَرْبَعَةٍ أُخْرَى طَلَبْنَا الْغِنَى فِي الْمَالِ  
 فَوَجَدْنَا فِي الْفَقْرِ طَلَبْنَا الرَّاحَةَ فِي الشَّرِّ وَفَوَجَدْنَا هَا فِي ثَلَاثِ اَلْمَالِ طَلَبْنَا  
 اللّٰدَاتِ فِي النِّعَمَةِ فَوَجَدْنَا هَا فِي الْبَدَنِ الصَّحِيحِ وَطَلَبْنَا الْعِلْمَ فِي ظَنِّ سَمِيعٍ  
 فَوَجَدْنَا فِي نَظَرِ جَائِعٍ اور روایت ہے حاد لفاف رحمة اللہ علیہ کی اور سنی کہا چار چیزوں کو  
 ڈھونڈ رہی ہیں چار میں ہر چہ کی ہم اہ اون کی سو یا یہ بھی اور چار میں ڈھونڈ رہی ہیں  
 تو گری مال میں سو یا یہ بھی فحاش میں اور ڈھونڈ رہے ہیں راحت و تندرستی میں سو یا یہ بھی  
 تندرستی مال میں اور ڈھونڈ رہی ہیں لذتیں نعمتوں میں سو یا یہ بھی بدن تندرستی میں اور ڈھونڈ  
 رہی ہیں علم و پختہ بری میں سو یا یہ پختہ ہو کے میں اور بعض نعمتیں سجایا طلبا العلم فی بطن شیخ  
 انہ کے یہ لفظ میں و طلبنا الرزق فی الارض فوجدناہ فی السماء یعنی دھونڈ رہی  
 رزق زمین میں سو یا یہ ہم نے آسمان میں و اسو اطلی کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وَفِي السَّمَاءِ  
 رِزْقٌ كَثِيرٌ لِّغَنِي آسْمَانِ مَعْنِ بے رزق تھا اس پس رزق کو زمین میں ڈھونڈ رہا اور تقدیر آسمانی کے

غافل ہوتا یا مہی اور یہ بھی مہینہ میں لگا ہی و من ارادات یكون له بدل صابر  
 و لسان کا کرے و قلب عاشق و قلبیہ بکثر و لایستغفار للؤمنین و المؤمنات  
 و المؤمنین و المؤمنات اور جسنی ارادہ کیا کہ ہوا و کامدن مہر کرنا والا اور زبان درگوش  
 اور دل عاجزی کسرتی والا و لازم کیے بہت بخشش مانگنی و مہر طی مردون اور مردون  
 ایمان دار کے اور مردون اور مردون مہمان کی انتہی اب جانا چاہی کہ مولانا شاہ عبدالغفر  
 صاحب مدنی ہوں کہ تفسیر فتح الغرین سورہ بقرہ میں اس آیت کی تفسیر میں والدین کفر و  
 و کذب و اباہینا و اولادک اصحاب النار ہمیں داخل فرمائی کہ لگا ہی کہ حضور آدم علیہ السلام  
 نبی بعد توبہ کے جناب الہی میں عرض کی کہ بار خدایا یہ بندہ تیرا کہ الیس ہی در بیان ہے اور تو  
 عداوت مستحکم ہوئی اگر تو امانت میری اور اولاد میری کی نہ کری تو بہت قدرت متعالیہ و مکی کی ہو  
 حق تعالیٰ نبی فرمایا کہ جو عرض اولاد تیری میں ہی پیدا ہوگا او مکی ساتھ ایک فرشتہ اپنی مشورت میں  
 مقرر کریں گی تا او کو و سورہ دشمن کی ہی منہ کری حضرت آدم علیہ السلام فی حق کی کہ بار خدایا اس کے  
 بھی زیادہ عانت چاہتا ہوں حق تعالیٰ نبی فرمایا کہ بدلی ایک بری کی ایک بری اور بدلی ایک نیکی  
 دس نیکی دو گنا حضرت آدم نبی عرض کی کہ بار خدایا اس میں ہی زیادہ امانت چاہتا ہوں حق  
 تعالیٰ نبی فرمایا کہ دروازہ توبہ کا و اسطی تیری کی کہلا ہوا کہ تیری جب تک کہ روح بدن میں ہی  
 توبہ مقبول ہے حضرت آدم غم کی کہ اب جگہ کفایت ہوئی حساب نہیں یہ معاملہ معلوم کیا ساتھ  
 کمال تفریح و درازی کی جناب الہی میں عرض کی کہ بار خدایا اس بندہ اپنی کہ دشمن میرا ہے امانت  
 امانت کی اب کس طرح جگہ قدرت او کی بچا فی برہو کی میری ہی برہو فرما حق تعالیٰ نبی فرمایا  
 کہ ہر ایک شخص کو کی اولاد میں ہی نیز ہی ایک فرشتہ بندہ کا کہ تمام عمر او کی کہ اگر نہ میں  
 بچا الیس میں عرض کی کہ بار خدایا اس میں ہی زیادہ امانت چاہتا ہوں حق تعالیٰ نبی فرمایا

کہ بکوار اولاد تیری کو ایسی قدرت دی کہ خون کی جگہ رُک پوستان بنی آدم میں چلین  
 اور سینہ اور دلوں اونکی میں اپنا گہنا لیون بیسن نی عوض کی کہ اس بھی ترا دہ اعانت  
 چاہتا ہوں حق تعالیٰ فی ظہار کیا کہ تجھ کو قدرت دی کہ اوپر ہر شخص کے بنی آدم سے  
 تمام فوج اور لشکر اپنا خواہ و آرزوہ پیادہ جہر کری تو اوپر ہر طرف سی اوپر اوں کی هجوم کری اوپر  
 مالون اور اولاد اونکی کی شریک ہووی تو کذا رواہ ابن ابی الدنیا فی مسند الشیطان  
 و ابن الدنیا رکن جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی جہاد روایت کیا اسکو  
 ابن ابی الدنیا فی سبج مکاشفہ شیطان کی اور ابن مندہ فی روایت کیا جابر بن عبد اللہ  
 ابن زین میں سی یہی کہ امام احمد اور بیہقی فی سلمان فارسی سی اور ابن عساکر فی خضرۃ حسن  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سی روایت کی ہی کہ حضرت آدم کو بعد توبہ کے جی ہوئی کہ چار باتوں کو  
 یاد رکھہ اور ہر ایک کو اپنی اولاد میں سی پہنچا ایک اون چار میں سی حق میرا زمہ تیری  
 اور دوسری تیرا جو ذمہ میری ہی اور تیسرا معاملہ کہ در میان تیرے بی اور چوتھا  
 معاملہ در میان تیری اور در میان خلق کی ہی تھی برحق میرا زمہ تیری پس یہی کہ میرے  
 تو عبادت کری اور تیسامیری کسی کو شریک نہ کری اور چوتھی تیرا میری ذمہ ہی پس وہ سبھی کہ خزا  
 عکون تیری کی تمام و کمال تیری میں پنچاؤن میں اور کسی طرح کا ظلم اور نقصان اور جس  
 نہ کروں اور ای بر معاملہ کہ در میان میری اور تیری جاری ہی پس وہ یہی کہ تیری طرف  
 سوال اور دعا اور میری طرف قبولیت اور عطا اور ایہ معاملہ کہ در میان تیری اور در میان خلق  
 کی ہی پس وہ یہی کہ جو چیز انہی اوپر زب نہ کری تو درہ و زکی اوپر ہی متکبر نہ کرو  
 جو چیز چاہیے تو کرادی میری ساتھ کریں تو بس و بے ہی آدمیوں کی سخت کر اور آدمیوں میں  
 کہہ ہی کہ خطیب اور ابن عساکر فی انس بن مالک سے مروی روایت کی ہی کہ حضرت آدم

جب کہ اولاد اور اولاد کی اولاد اون کی چاکیس ہزار کو نسبت پہنچی خاموشی اختیار کی اور  
 کلام کا التزام کیا اسوہطی تمام اولاد اون کی پاس جمع ہوئی اور عرض کی کہ اسی باب ہمارے  
 کیا ہوگا کہ ہماری سابقہ کلام نہیں کرتے ہو مگر ہمیں نسبت ہمارے کچھ سیر اندر لانا و صادر ہوا ہو  
 اوسکی اطلاع کرونا کہ ہم تو یہ اوس ہی کریں حضرت آدم فی اور سوت میں کلام کیا اور کہا کہ اسی منظر  
 میری حق قاتلے فی مجاہد سبب است گناہ میری کی ہیست سنی کمال کر زمین پر ڈالا اور تمام عمر  
 میری اسی تب و تاب میں گذری کہ ساتھ کسی جلیہ کی بی تائیں پہلوئی مکان میں پہنچا و  
 اسوقت مجھ کو وحی آئی اے اے حضرت حق شریعت الیہ جو ادبی یعنی باتیں کہ تاکہ ہر طرف  
 ہمسایگی میری کی پہنچی تو اور اس صلاح فی سپر مالی اپنی کی محمد بن میری روایت کی ہی کہ  
 حضرت آدم علیہ السلام نے جناب اعلیٰ میں عرض کی کہ بار خدا یا میں چاہتا ہوں کہ تمام دم میری  
 تیری حمد اور تسبیح میں گذریں لیکن تو فی ایتی اور حرفت میں ایسا بشغول کیا کہ اوس ہی وقت  
 نہیں کجا ایسی چیز تملیک کر تسبیح اور حمد عام خلق کی اور میں ہمہ جوق تعالیٰ فی دبی پہنچی کہ وقت ہمہ اور  
 شام کی ان کمرون کو تین تین بار کہہ اے محمد بن رب العالمین محمد یو آئی رحمۃ ویکانی مہر  
 کہ ہمہ اسوہطی کہ یہ کل شی شامل تسبیح کی حمد اور تسبیح کو میں سب شرفت اے کہ جو ربانی اولاد  
 ہے ایسی حمد جو وفا کری ہمتوں اوسکی کو اور کفایت کری زیادتی کرم اوسکی کو مگر لانا شاہ  
 عبد الغفر صاحب محبت دیوبندی فی اپنی تفسیر فتح الغفرین میں سورہ مدثر میں اس آیت کی تفسیر  
 کل نفس بما کسبت رقیقۃ اے اے صاحب الہامین کہ لکھا ہی ہر جان برائے میں اوسکی جو  
 کیا ہے برائی کی کرنی ہی اور نیکی کرنی ہی رقیقۃ گروہوگی و ذرخین اور دوزخ کی ہو گلوں کہ  
 ہاتھوں میں اور جو حاصل کرنی کی آلات اور اسباب نفیس میں اذیس چیزیں ہیں دو ہاتھ  
 اور دو پاؤں اور زبان اور دل اور پیاب اور پانچانہ کا مقام اور پیٹ اور پیٹہ اور دھڑکسن

یعنی با جبر و ماسعه و آسمه و آله شامه اورکز آوقیل اورشوره اورضرب سی سببی دوزخین اورضرب  
 اسپرنداب کرنیکی اورایا سپاویگی اورکوی شخصان چیزوکی آسمان مین بی تصور زمین بجای شخص تعظیم  
 ہی یا ان چیزوکی غیر محل مین حرف کرنیسی یا یکی محل مین حرف کرنیسی ہی سبب ہی که دوزخکی موکلون  
 کسی شخص کو خلاصی ہی تصور نہیں کہ آله اصحاب الیمین و مگردا ہی طرف والی جو شایق کی حضرت  
 آدم علیه السلام کی پشت سی داهنی طرف سی نکلی ہی اور دنیا مین ہی سید سجال حلی ہی اور قیامت  
 مین ہی عرش کی داهنی طرف جبر برشت ہی کثری ہوئی ہی اور اسی طرف رواشت ہوئی اور اوکی  
 اعمال ہی داهنی ہاتھ مین آئی ہی سوادون لوگون فی توالیہ اپنی حقوق واجبات کو ادا کرگی اور ہی  
 خلاصی حاصل کی اور آپ برئی الذمہ ہوئی اور دوزخکی موکلون کی ہاتھ سی نجات پاکی داخل ہوئی  
 فی جنت باغون مین اس سبب ہی کہ ان کی روحانیت غالب ہی اور کو دوزخکی موکلون کی ہاتھ سی  
 چڑا لائی اور یہ لوگ ان باغون مین ہفتدری خوف اور فراخ البال اور چین مین ہوگی اور اسپرند  
 یکتا کو ان عن الجہنم مین پوچھین گی گنہ گارون کی حال سی کہ وی لوگ کہاں گئی اور کیا ہوئی  
 جو نظر نہیں آتی ہیں گویا دو گنہ گار ہی انکی حال کی خبر نہیں کہ وی لوگ کس بلا اور مصیبت مین گرفتار  
 ہیں اور جب نہیں گی کہ گنہ گارون کو دوزخ مین داخل کیا اور ان مین جو کتاب دن گنہ گارون  
 طرف مستوجہ ہو سکے تو ہم سببی تعجب سی خطاب کرنیکی اور پوچھینگی کہ ماسلک کدکم فی سقرہ کوئی  
 چیز لائی مگر دوزخ مین باوجود عقل اور کامل دانا کی ہستی انسانو کا کہ دوزخ کی طرف کیمنجی والی چیز کہ خبی  
 سی دور کرنی یعنی تو اس حیوانیہ اور طبیعی کی جو مشون کو انکی قوت روحانیت کی زوری اپنی سے  
 دفع کرتی تاکہ نمود دوزخکی موکل فرشتہ کی کو ہی ہی شل ان قوتون کی ہیں کہ یہ کچھ دوزخ مین لیجاتے  
 حضرت ابرہہ و منہیل علی ہاتھ اندھنہ سی روایت آئی ہی کہ اصحاب الیمین ہی سوا اس بیت مین  
 ایمان اور ان کی سچی ایمان جو دنیا سی سلگیا گئی ہیں اور دوزخکی موکلون کی قوت دین پر نیکی (یعنی

مفسرین فی اس قول کی تاکید میں یوں کہا ہے کہ یہ وہ سوال گناہی مگر مکمل فی حق خود  
 انکی بھی بن بر دلالت گناہی کہ دفع میں داخل ہونی کی سبب کو اب تک نہیں پہنچا سکتی ہیں اور ہم  
 بہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہی سچی جگہ فر دکا جواب سنیں گی کہ ہم اس سبب سے دفع میں  
 پڑتی کہ نماز نہیں پڑھتے تھی اور فقہروں کے یہ کہنا کہ انہیں کھلائی تھی اور یوں کی صحبت میں  
 بیٹھتی تھی اور لایق ہو وہ شغل میں اپنا دن گزارتی تھی اور قیامت کے دن کا انکار کرتی تھی وہی  
 سچی کہیں گی کہ ہم یہی ہی کام کرتی تھی لیکن قیامت کا انکار نہیں کرتی تھی معلوم ہوا کہ قیامت کی دن  
 کی انکار سے تم یہی بلامین گرفتار ہوئی حاصل کلام کا یہ ہے کہ اگر اوصحاب امین ہی مردانیک نہ ہوتے  
 چنانچہ قرآن مجید کا حرف بھی ہی چاہتا ہی تو یہ سوال باغیب کی راہ ہی ہو گیا تو بیچم کی راہ ہی  
 اور اس سوال کی جواب میں کہ نگار دفع سے یوں کا تو اگلی سبب سے علمی اور علمی تو کا عالم علمی  
 کی طرف جذب کرنا اور کہتے ہیں کہ اسوہ سلیمہ کے تحت من المصنوعین نہ تھی ہم نماز پڑھتی وہ  
 سی اگرچہ نماز کی فرض کعتیں دن اور رات میں کل انیس نہیں تھیں دو فجر کی نماز کی اور چار عصر کی  
 اور تین مغرب کی اور چار شام کی یہ سرور کعتیں فرض اصلی ہیں اور دو کعتیں رات کی نماز سے  
 حسین طاق کی رعایت کی سبب ایک کعت اور زیادہ کر کی و تراجم رکھا ہی اس سبب سے ہیں  
 ہو گئیں سو اگرچہ نماز پڑھنے والوں سے ہوتی تو وہ انیس کعتیں آج کی دن ہماری کام اتین اولان  
 انیسوں دفعہ ہو گئیں ہی ہر گھنٹہ میں اور یہ بھی ہی کہ دن اور رات کی سات کعتیں ہیں  
 ہیں انہیں سے یا پنج سات کعتیں نماز کی وسطی مقرر ہیں تاکہ باقی انیس کعتوں کی یہہ یا پنج سات کعتیں  
 کفارہ ہو جاویں اور جب ہم سے ان یا پنج سات کعتوں میں نماز ادا نہ ہوئی تو باقی انیس سات کعتوں کا  
 کفارہ بھی ہو حاصل ہوا اسوہ سلیمہ کی رعایت کی غفلت کی عوض میں ایک کل دفعہ کفارہ ہوا  
 ہوا اور یہ بھی ہے کہ نماز کے ارکان اور شرط سبب علی وغیرہ میں نیزین ہیں ہر دن کی طہارت

اور کٹر سے کی طہارت اور حشر اصغر اور اگر کسی طاهر مرد یا اطفال قبلہ شہر عورت قیام کو  
 بتو قیام کو تشریف فرما الیدین کی ساتہ قراۃ اذکار کی تسبیح ہی ہو یا اگر کسی لشکر درو اور دریا حصہ  
 کی نیت سلام تہرکین میں اطمینان کلام اور عمل منافی کو ترک کراد ورنہ بائین اوقات کو ترک  
 کرنا اور جو ہمیشہ نماز کو ترک کیا تو یہ یوسفین خیرین ہی نہی ترک ہو گئیں سو حسن بھی یا حسن  
 فی ہمو کرنا کہ ناکٹ قطع المسکین اور نہ کمانا کلماتی ہی ہم غیر حجاج کیا سو طہی کہ اگر کیا  
 وقت بھی بیت بہر کی مسکین کو کمانا کلماتی ہی ہم قراۃ وقت ہی انوسیس ساعت تک غلط نہی ہو  
 گذرتی اور چنانچہ اور طبیعیہ نیون قرین اور سکالو ذی ساعت مکنتن اور تارہ تہین اور اگر کو  
 انوسیس اعتون میں ان ہی انوسیس تو تون ہی کوئی حکیم کرنا تو جاری لہ حال میں اور سکالو اب  
 لکھا جاتا اسو طہی کہ ہم ہی ایک باعث طہری ہی اور یہ ہی ہے کہ چکر کرنا کلمات آب حرکت کا  
 باعث ہوا ہی جب یہ انوسیس خیرین پانی جانی این بل جو با تسبیح چشکا تا تسبیح کہستی کی  
 محافظت کرنا جانور دن ہی اور کمانا اور سکالو اور منڈی کرنا اور دانہ کو ہوس ہی طہریہ کرنا اور  
 کرنا کو سچا نا اور غنہ کر گیت ہی اور کمانا دی یا اگر میں لانا اور سپنا اور طہی ہی امانا ہی کا انوسیس  
 کرنا اور کمانا اور منڈی لانا اور وکی کی ساتہ کی و طہی سالج ہم پہنچا اور اس کمانی کو اور کمانی عزت  
 صورت ہی مسکین کی سامنی جابر کمانا اور کو سکوت بہر کی کمانی دنیا جلد ہی کرنا ہر عزت اور عزت  
 سی اور فقیر کو رخصت کرنا اور اسکا احسن اوسکی راہ پر کمانا اور بار بار اوسکو یاد ہی کرنا سو اگر کسی  
 فقیر کو بھی سطح ہی کمانا کلماتی ہی ہم نووی انوسیس خیرین بیان ان انوسیس ہوگون ہی ہو کمانا  
 اور چار ہی کام آتین و لکھا و لکھا و لکھا اور تہی ہم ہستی ہی ہستی میں ساتہ  
 دہستی و لکھا و لکھا اور اولی صحتون میں انوسیس فقیر اور برائیان تہین تہی ہی ہر لکھا و لکھا  
 خصیہ عورتون کی حسن کا ذکر کرنا اور دولت مندوں کی حدیث اور بادشاہوں کی کبر اور ان فرمان

ن کمانی ساتہ کمانا

و انوسیس صحت بہر



اگر آفتاب او و خجانه کی سپین جنگ و جدل کی گفتگو و باطن فریب و کج چرخا و دناستونی فتنی کما بیان  
 کرد و دوسری برای آنکی کلام میں کچھ گیری اور عیب چینی کر اور اس کلام کی عیب کو بیان کرنا تفسیری  
 برائی مقصود کی راہی فریب و عیب کی توکل میں لڑائی جھگڑا اور اپنی تخریب پروری  
 کرنا اور شریعت کی حکم سی زیادہ اپنی حقوق کی پستی میں جھگڑا کرنا چوتھی برای کلام کو وزن اور قافیہ اور  
 ہتھار و اور خوش تقریری سے آراستہ کرنا اور چھالی کی جو اور پڑائی کی تعریف کی شاعرانہ پڑیا اور منہ پستی  
 لذت حاصل کرنا پانچویں برای فحش کلام یا میناب یا پانچائی کی تمام کی ذکر سی یا پردہ نشین جو کلام  
 کلام لیکر چھٹی برای اسپین سخت گوئی کرنا جیسی بی حیا حق جاہل کئی کہنا ستون برائی کالی دنیا اور  
 کسی کے آبرو دنیا آبروین برائی لغت کا اہتمام کرنا خصوصاً غیر مستحق پر توین برائی ہستی سخری کے  
 زیادتی کرنا سہمی اندازی سے جو دوسری رنج و ملال کا سبب پڑ دسویں برائی اہمت اور تہانگی  
 اور بیگانہ کی طرف برائی کی نسبت کرنا گیارہویں برائی مسلمانوں کی حرکات اور سکنا پر ہنسنا سخری کے  
 اور مسلمانوں کی عیب بیان کر کے دوسرے کو ہنسنا بارہویں برائی عیوہ خلافی کرنا تیرہویں برائی خوش  
 کیا ہر اس پر بیان کرنا چودھویں برائی آدمیوں کی چھپی ہمدیون کو کوہلا اور لوگوں کی گھر کے چھپی ہاتھ کو  
 سب کے سامنے ظاہر کرنا پندرہویں برائی بد دعا کرنا ستاویں برائی نیت بد کرنا سترہویں برائی ایدہ کی  
 اور دہر گانا آٹھارہویں برائی موندہ پر کسی تعریف کرنا آیسویں برائی پنا اور اپنی قوم کا اور اپنی بزرگوں  
 فخر و زور شوری بیان کرنا سو ان آئین فتنی و بکوان اس ملاون میں ڈالا حتی و وز خص آئین  
 موکلون کی ہمتہ میں گرفتار ہوئی اور ملا شاہ عبدالعزیز صاحب نے اپنی تفسیر فتح العزیز میں الفاظ  
 کی اس ریت کی تفسیر میں یا آیتھا الانسان ما شرک ربک الذکر الذی خلقک الی آخرہ تکافد  
 لکما ہفتہ تہیہ کی نجات کی اسباب کو گنو کی نیرجات کا متوقع ہونا کمال حقت اور باری تعالیٰ اس  
 جاننا چاہی کہ امید کی حقیقت یہ ہے کہ کسی چیز کے انتظار میں آدمی کا دل خوش رہی ہر عیب

کی حاصل ہونی کی وسطی ایک سبب کا رہی والا انتظار ثابت ہوئی ہر اگر ایک چیز کی ہساب  
 بہت جمع ہو سکے اور اس کا انتظار کیسی اور اس انتظار میں خوش رہی جیسا کہ ایک کسان فی  
 اچھا بیج اچھی زمین میں بویا اور پانی بھی وقت پر دیتا ہے اور خاک کا منتظر ہے اسکو چا اور امید  
 ہیں اور اگر ایک چیز کی بہت سی ہساب باقی رہیں اور اس کی انتظار کیسی تو وہ غور اور حقاقت  
 گرفتار ہے جیسا کہ ایک کن فی اوس زمین میں بیج بویا اور وقت پر بیج چاہی نہیں پھر اس غلج  
 کی انتظار کری اسکو غور اور حقاقت کھتی ہیں اور اگر اسباب کی حاصل ہونی میں شک واقع ہو  
 اوسچہ کا انتظار کری جیسا کہ ایک کن فی اچھی زمین میں بیج بویا لیکن سچا نہیں یا تو زمین  
 میں بیج اچھا پھر اس میں خاک کا منتظر ہے اسکو متنا اور آرزو کھتی ہیں پھر جب یہہ شک میں خوب  
 سمجھیں آگئیں تو ایمان دار کو چاہی کہ اپنی نجات و فلاح خلی الملقہ و ز فکر کری اور اسکی  
 اسباب کو اپنی میں جمع کری جیسا کہ فرمانبرداری امر کی اور احتراز نہی ہی پھر رحمت الہی کا امید  
 وار رہی اس انتظار میں خوشی و در غمی ہی گذران کرنی اور جس شخص فی اپنی نجات اور  
 فلاح کی اسباب کو کوہودیا اور اپنی عمر کو مزیات آگئی میں صرف کیا پھر غرض نجات و فلاح کا  
 ہے وہ احمق ہے اور غرض میں گرفتار ہے اور شک کی صورت میں جیسی نماز روزہ کیا کرے  
 اوسکی شرط کو خوب جان لایا تو وہ آرزو مند ہی یعنی شاید اوسکو نجات ہو لیکن یہہ دونوں  
 صورتیں امد قالی کے نزدیک بری و نامقبول ہیں حکایت نقل کرتی ہیں کہ سلیمان با  
 عبد حکاک حج کی وسطی ملک نام سی آتا تھا مرنہ منورہ میں حضرت ابو حارثہ سی ملاقات ہوئی  
 اوسنی پوچھا کہ قیامت کی دن بندو کی ملاقات پروردگار سی کس طرح ہوگی ابو حارثہ نے کہا  
 اگر بندہ نیک ہی کہ دنیا میں نیکی کر کے گیا ہے اسکی ملاقات اسی طرح ہوگی جیسا کہ کوئی شخص بہت  
 دنوں میں سفر ہی پھر اپنی گزشتہ آدمی اور بہت سامان اور اسباب لے کر اپنی ساتھ لاوی

فہ نجات کی اسباب کو گزشتہ آدمی نجات کا امیدوار نہ تھا

فہ حکایت سلیمان با عبد حکاک

منہ پر فی اس قول کی تاکید میں یوں کہا ہے کہ یہ وہ سوال کرنا یعنی مانگا کہ فی حق خود  
 انجی سچی پن برد لالت کرنا ہے کہ دفع میں داخل ہونی کی سبب کو ات تک نہیں پہنچا سکتی تھی اور یہ ہم  
 بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہی سچی جبکہ فرقہ کا جواب نیکی کہ ہم اس سبب سے دفع میں  
 پڑتی کہ نماز نہیں پڑھتے تھی اور فقہروں کے نزدیک کو کہا نہیں کہ لاتی تھی اور برون کی صحبت میں  
 بیٹھتی تھی اور لایعنی یہ وہی وہی میں اپنا دن گزارتی تھی اور قیامت کے دن کا انکار کرتی تھی یہی  
 سچی کہیں کی کہ ہم بھی یہی کام کرتی تھی لیکن قیامت کا انکار نہیں کرتی تھی معلوم ہو کہ قیامت کی دن  
 کی انکاری تم بھی بلا میں گرفتار ہوئی حاصل کلام کا یہ بھی کہ اگر صاحب الامین ہی مردانیک نجس  
 چنانچہ قرآن مجید کا حرف بھی یہی چاہتا ہے تو یہی وال باعجب کی راہی ہو گا یا تو پیچ کی راہ سی  
 اور اس سوال کی جواب میں کنکار دفع سے یوں کا تو اکتیگی ہمیں علمی اور علمی تو کہ عالم علوی  
 کی طرف جذب کرنا اور کینچا ہو گا اسوہ سلیمہ کہ نہ نکٹ من المصنوعین ہنہی ہم نماز پڑھتی اور  
 سہی اگر یہ نماز کی فرض کعتیں دن اور رات میں کل اڑھیس تین دفعہ کی باظہر کی اور چاروں  
 اور تین مغرب کی اور چاروں کی یہ تہرہ کعتیں فرض اصلی ہیں اور دو کعتیں رات کی نمازی  
 حسین طاق کی رعایت کی سبب ایک کعت اور زیادہ کر کے قریباً اس سبب سے ہیں  
 ہو گئیں سو اگر ہم نماز پڑھنے والوں سے ہوتی تو وہ انیس کعتیں آج کی دن چار سے کام آتیں اور ان  
 اوشیوں دفعہ کی ہو گا وہی ہو گا خلاص کر تین اور یہ بھی ہے کہ دن اور رات کی سات کعتیں ہیں  
 میں ان میں سے پانچ سات کعتیں نماز کی واصلی مقرر ہیں تاکہ باقی انیس کعتوں کی نیہ پانچ عتین  
 کفارہ ہو جاوے اور جو بھی ان پانچ سات کعتوں میں نماز ادا نہ ہوئی تو باقی انیس سات کعتوں کا  
 کفارہ بھی ہو گا اصل اسوہ اسطی ہر ساعت کی غفلت کی عوض میں ایک کل دفعہ کفارہ ہر  
 مسو اور یہ بھی ہے کہ نماز کے ارکان اور شرط سب ملکی فوین چیزیں ہیں بدن کی طہارت



مسمی و اسطی ببادت اوسکی کی اور مانند موت کی کہ وہ ان بڑت ہو پس حاصل قیام سفر کے چار  
 ہوی اول تو سفر و اسطی طلب علم کے اور تیسرے تفریق و واجب ہی یا نسل بحسب علم مخلوق کی کہ اگر علم  
 واجب ہے تو سفر ہی واجب ہی اور اگر علم نفل ہے تو سفر ہی نفل ہی اور علم یا تو علم ہے امور دینیہ  
 اور احکام شریعہ کا اور یا علم ہی خلاق اور صفات مبری یا یا خبی کا یا علم شایون ندرت الہی کا  
 کہ زمین میں ہیں حدیثین یا یا خبی کہ جو کوئی گمراہی باہر آدمی طلب علم کی ای تو وہ راہ خدا میں ہی  
 جب تک کہ پہری اور یہ پہری فرمایا ہی کہ جو کوئی حلی راہ و اسطی طلب علم کی آسان کر گیا حتی تعالیٰ اوسکی  
 لی راہ بہشت کی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَطْلُبُوا الْعِلْمَ وَتَوَابُ الْقَبْدَانِ یعنی طلب  
 کرو علم کہ اگرچہ ہو دی چین میں اذرا کلی علم آخر ہم اندک فتنین بعد و اسطی سنائی ایک حدیث کی  
 قطع کرتے ہی جابر بن عبد اللہ کہ دس صحابیوں نے دیکھے مریہ بن یزید سی مہر کو گئی و اسطی سی  
 ایک حدیث کی حدیث میں ایس کی زبان سی ہر خیر کہ ان کو اوسنی وہ حدیث تو اسطی کسی  
 پہنچی تھی اور اسطی اکثر علمائی و اسطی علم کے سفر اختیار کی ہیں اور مختصین اوٹھائی ہیں حیرت  
 کر ہی اللہ تعالیٰ ان سب پر اور علم اخلاق اور صفات نفس ہی ضروریات دین سی ہی اسطی  
 جلیا راہ آخرت کا نیز اچھا کرتے صفتوں کے اور درست کرنی خلاق کی شکل ہی کہ آدمی اخلاق  
 کو صفای باطن کی ممکن نہیں اور تجربہ اخلاق اور صفات نفس کا اکثر سفر میں مہر ہوتا ہی اسطی  
 کہ نفس طنین نشیت پڑی ہوتا ہی ساتھ ان چیزوں کے موافق طبیعت اسکی کی ہیں متبہ  
 الفت اذ غادت کی چیزوں سی پس ظاہر نہیں ہوتی ہیں خاستین باطن اوسکی کی اور سفر  
 جو جگہ خست اور شدت اور نہونی الفت اور عادت کی چیزوں کی ہی ظاہر نہ خواستون اور  
 عیسوں اوسکی کا اکثر ہوتا ہے پس تدریس اور علاج اوسکا ممکن ہے اسلی کہ جب غلت ظاہر ہو علاج  
 اوسکا ممکن ہے لیکن جب ظاہر نہیں ہوتی تو دفعہ کرنا اوسکا مشکل ہوتا ہی اور تحقیق اسکو

بیخ فائدہ مخالفت کی نہ کر ہوئی اور سفر بھی مخالفت سے سارے زیادتی مستقون اور ضرور کی اور علم  
 نشانہ قدرت الہی کا زمین میں بھی سب حاصل ہوئی بصیرت اور یقین کا بھی ایسی کئی  
 چیز موجودات ہی نہیں ہی کہ دلالت مگر ہی اور کمال صفت اور قدرت اور علم خالق کی اور  
 اس بات کو صاحبان دل کو کان آؤ کی جان کی کئی بین اور اس میں ہجمن زبان حال کر سکتی  
 ہیں خوب جانتی ہیں اور بعد حاصل ہوئی اہم تر کہ رہنا وطن کا اور برابر بین اور کونلا اور پند  
 انگہ کا بچیاں ہی اور وہ ہمیشہ سفر میں ہیں اور کیفیت اس سفر کی یہاں چنی دالی آخرت ہی کے  
 جانتی ہیں اور دوسرے سفر و مطالعہ عبادت کی ہی کہ حج ہی اور جہاد اور زارت انبیا اور اولیا اور علما کی  
 قبول کی ہی اسی قبیلہ میں ہی اور جس کے حالات حیات میں اتنے دیکھنی کی برکت حاصل کرین  
 بعد اوسکی ہر نیکی اوسکی نیریت میں برکت دہو نہ ہیں محبت تفاوت درجات اون کی کی اور زیارت  
 زنون کی بہتر ہے زیارت مرد و عورت کی کہ یہاں حاصل ہونا فائدہ کا زیادہ ہی اور نظر کرنی علماء اور علما  
 کے موزنہ پر عبادت ہی اور مسلمان ہا ایوں کی ملاقات کر نیکی فضیلت ہے آداب یارانہ کی نہ کر  
 ہو چکی ہی اور بیچ زیارت کرے بیت المقدس کے فضائل بہت ہیں اور ثواب بی شمار آیا ہے حضرت  
 سلیمان علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام فی حضرت رب العزت کے درخاست کی کہ جو کوئی اس مستحضر  
 یعنی بیت المقدس میں آوی تو منظر لطیف الہی کا ہو اور گناہوں سے پاک ہو جس کی کہ مکی بیت میں  
 پیدا ہو ہی اور حق تعالیٰ اوسکی دعا قبول فرماوی اور تیسرا سفر ہے مطالعہ ہاگنی کی اوس جیسے  
 کہ تشریف لے لی دین میں اور یہ پیغمبروں کی سنت میں ہی اور علماء و پیروں میں کہ واجب ہی برائے انوش  
 قی کو موت اور مال اور جاد اور کثرت علق اور سب کی ہی کہ یہ سب چیزیں تشریف سید کر نی و طاعت  
 کی اور سب تفرقہ دل کی ہیں اور تمام و کمال دین کا بغیر فارغ ہوئی دلی علق میں شکیاں ہی اگر تہ قطع  
 علق ضروریہ کا اور حاجات لایہ کہ ممکن نہیں ہی لیکن تخفیف اوسم کرنا انکا ممکن ہی اور مشغول ہونا

دین اور طاقت کی بقدر سبکباری کی ہی جو کوئی کہ سبکبار زیادہ ہی راہ دین میں تیز و زیادہ ہے  
 اور جبکہ بقدر ریاضتوں کے اور تہذیب اخلاق کے قرائع دل حاصل اس طرح کا ہو کہ کوئی چیز بالغ ملاحظہ حق اور  
 مشاہدہ او کی سہی نہ ہو تو ہر امتاع اور سبکباری موجب تشویش دل کا ہو گا لیکن حاصل ہوا اس میں سبکبار  
 مخصوص ساتھ انبیا اور اولیاء کے ہی اور انہیں اور عوام میں بہت تفاوت ہی اور مثال تفاوت قوت  
 دل کی سچ اور توانائی شواغل کے مانند تفاوت قوت بدن کی ہی سچ اور توانائی بوجہ بہاری کے یعنی جیسی  
 ضعیف الجسم کم بوجہ کو ٹھاتا ہی اور قوی الجسم زیادہ اس طرح دون بہت تھوڑی سی شغلوں کے متحمل  
 نہیں ہوئی کہ برباتی میں اور عالی بہت بہت سی شغلوں کی متحمل ہوتی ہیں اور گہرائی نہیں اور اگر  
 خصوصاً القہر میں فرق نہیں آتا اور جیسی کثرت اور عادت ڈالنی بیچ زیادہ کرنی قوت ظاہری کے  
 مفید ہی اس طرح مجاہدہ اور ریاضت سچ پیدا کرنی قوت باطنی کے داخل تمام رکھتی ہی اور اختیار  
 کرنا سفر کا واسطی بہاگنی کے آفات اور فتنوں سے عادات سلف ہی ہی سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ  
 کہا کہ ایسا زمانہ ہی کہ ہر روز ایک شہری دوسری شہر کو جاوی اور چہاں کہ شہر ہو چاہی کہ وہاں  
 سے انتقال کری اور اگر اسیم خواص رحمۃ اللہ علیہ ایک شہر میں زیادہ چالیس روز ہی نہیں رہتے  
 تھی اور چوتھا سفر بچنی کے لیے ہے اوس چیز سے کہ مضر ہے بدن میں مانند دبا اور اسکیگی اور  
 یا مضر ہے مال میں مانند گرانی غلہ کے اور سفر کرنا واسطی گرانی غلہ کے جائز ہے واسطی خاطر جمعی اور فارغ  
 ہونے کے عبادت کی لیے سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ کو کہ بی دیکھا کہ مشک ہاتھ میں لٹکی ہوئی  
 اور تھیلی آناج پیٹھ پر لی ہوئی چلی جاتی ہیں پوچھا کہ کہاں جاتی ہو ای اباعبد اللہ کہا کہ سنا  
 یعنی کہ غلامی گاؤں میں خدرا زن ہے چاہتا ہوں میں کہ وہاں رہوں کہا کہ ایام ہم بھی اس طرح  
 کریں کہا ان جبکہ سخی تو کہ ایک جگہ غلہ ارزان ہے سکونت اختیار کرواں کہ سلاستی  
 اور خاطر جمعی اس میں اکثر ہے اور قلع ساتھ اسباب کے مٹانی تو کل کے نہیں اسی پر سفر کرنا

و آشی خوف و با اور ماندہ اسکی جائز نہیں حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ وبالیک بجاری ہی کہ  
 انکی امتیں ساتھ اسکی عذاب کی گئیں تھیں بعد از ان باقی رہی کہ کبھی جاتی ہی اور کبھی آتی ہے  
 پس جو کوئی سنی اسکو کسی شہر میں چاہی کہ وہاں نجاوی اور اگر شہر میں ہو وی اور دلمان و با آوی  
 تو وہاں سے نکلی نہیں اور صبر کری اور یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ طاعون یعنی وبا ایک بیماری ہے  
 ماندہ غزوہ اونٹ کی کہ مذہب میں کھتا ہے جو مسلمان کہ اس سے مری نہیں دے اور جو کوئی پشیمانی شہر میں  
 حالت و با میں ماندہ اس شخص کے ہی کہ راہ خدا میں بہادر کری اور جو کوئی یہاں کی وبا سے ماندہ اس کے  
 کے ہے کہ جہاد سی بہاگا اور حاصل یہ ہے کہ بہاگنا وبا سے اور جانا وبا کی جگہ ممنوع ہے یہ بیان  
 سفر کے فائدہ و ن کا اور اسی جگہ سے نیت سفر کے ظاہر ہوئی کہ اگر نیک کام کی نیت ہی سفر میں تو  
 ثواب پاوے گا والا جمع ہے اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ سفر یا جہاد یا بر یا مساج سفر یا جہاد ہے کہ وسطی  
 اعمال آخرت کی جو یعنی مثل تحصیل علم وغیرہ کے اور اگر وسطی حاصل کرنے حاجات دنیویہ کے ہو  
 کہ زندگانی میں ضروری ہیں اور موجب طاعت جمعی اور حضور دل کے ہیں وہ بھی داخل ہی اعمال  
 آخرت میں اور طلب کرنا زیادتی کا اسمین قبیلہ دنیا سی ہی اور مذہبیت پر ہے پس حاصل کرنا مال کا وسطی  
 قوت عبادت کی اور خبر گیری فقر کی اعمال خرو سی ہی یعنی اگرچہ زیادہ حاجت سی ہو اور کلنا حج کی لئے  
 وسطی سنانی اور دکانی لوگوں کے وسطی دنیا کی ہے اور اعتباریت کا و اجبات اور باحات میں ہے  
 اور حرام میں نیت عمارت پرزرتی اور ترک ہونا حرام کا جائز نہیں یعنی شلج غریبی کی کلا یا تجارت کی یعنی کلا ہی و زلیت  
 جیسی مقصد ہو کہ اگر قصائی وغیرہ کی کلا کو کسی نیت مری ہے کہ سید مال فقر کو مال کا نیت کہ حکم نامہ اور کلا ایسا کام  
 کہ کرنا چاہی اور شہر سے ریاحت میں رہنا تشویش میں النی وللا لکھا ہے کہ حج حق قبول کرے اور اکثر سیاح بکار و کلا پائے  
 مونی ہیں اور اسکی فائدہ و ن میں نہایت فائدہ ہے کہ دلگیری دفع ہوتی ہی اور چاہی کہ سفر لکھ لکھ کنسی کا و کلا طلب  
 حکم اور دینی بزرگوں کے ہونا اگر دکانی اور طریق مال و کلا کا ترک اور بعد کی آنا یعنی خط میں ایک شہر میں سکونت اختیار

اور وہ مال کا  
 اور وہ مال کا  
 اور وہ مال کا  
 اور وہ مال کا



کرتے بہتر ہے فصل دوسری بیچ آواب مسافروں کی وقت نکلتی سی بہرے تک  
 جب دادہ ہو گا تو چاہیے کہ اول حقوق لوگوں کی اور قرض فرخواریوں کی ادا کریں اور اگر انہیں  
 لوگوں کی رکنا ہو تو ان کی پرہیزی اور نفقہ اہل حقوق کا یعنی بی بی بچوں وغیرہ کا ہر دای اور  
 خیر چہ را و طلال طیب بہم پہنچا دیں اور صبح راہ امتداد ساتھ کی کہ رشتوں پر بھی فلاح ہو اور چاہے  
 کہ سفر میں خوش خلق رہیں اور اخلاق نیک ظاہر کریں کہ نہایت تجربہ آدمی کی خلق کا سفر سب میں ہوتا  
 اور جو کہ سفر میں ثابت قدم صحبت میں اور قابل صحبت کی ہی وطن میں بھی ہو سیکھا بہت  
 آدمی ایسی ہوتی ہیں کہ وطن میں راضی اور خوشی ہوتی ہیں ولیکن سفر میں سخت ترش روی  
 بہم پہنچیں اور پہلا چہا ہی یعنی جو سفر میں خوش خلقی کرنا ہی کہ سفر مکہ مصلحتوں اور فائدوں کی  
 اور محل اس میں نہایت دشوار ہوتا ہی اور اسی سبب ہی کہ اہل علمانی کہ تین آدمیوں ہی سخت  
 کلام کرنا چاہی روزہ داری اور بیاری اور مسافری اور عام حسن خلق مسافر کا امین ہی کہ  
 ساتھ کہ یہ کرنا ہی کی احسان کریں اور فقیہ کا مددگار رہیں جس چیز میں کہ ممکن ہو خواہ ہوا ہی  
 سی ہو خواہ کہانی سی خواہ اور چہ سے او کہ یہی اتنے خوش طبعی کی بھی خاطر ان کی خوشی کرنا ہی لیکن  
 بیجا خلعت بخش و نداد کی کہ خوش طبعی ہی سبب رفہ و حشت خاطر کی اور موجب رفہ و غم کی ہی اور جگہ اور  
 سفری یہ ہی کہ اول رفیق پیدا کریں تنہا نہ کلی سفر کی ہی کہ سفر تنہا مشکل ہے اور اسی سبب ہی  
 کہ اہل علمانی ان رفیق ثم اللطائف یعنی رفیق پیدا کریں پورا چل لاکر چاہی کہ رفیق اسکا ایسا شخص ہو  
 کہ مدد کریں اسکی دینیں لگدین کی بابت کوئی بھول جاویں تو یاد دلاویں اسکو اور اگر ادا ہو مدد کریں  
 اسکی کہ آدمی اور پر دین دوست اپنی کی ہی یعنی اگر رفیق دیندار ہو گا تو یہی ہی اسکی صحبت میں  
 دیندار ہو گا اور بچان دوست کی بھی یہی ہی کہ مدد کریں دین پر اور حدیث میں منہ ایسی نہ ہاں  
 کرنی سی اور کتر حاجت سفر کی تین آدمی ہیں لیکن اگر چار ہوں تو بہرے سے غیر الاضحاب اربعۃ

چار میں سے  
 بہترین چار میں سے  
 اللہ تعالیٰ دیندار

اور وجہ اس کی یہی ہے کہ اگر تین آدمی بنو گئی تو دو آدمی اگر کسی کام کو بانٹ لیں یعنی کہنا دادا البیہ کو  
 تو ایک آدمی تنہا دیکھا اور دیکھ ہوگا کہ سفر جاہر حشت اور محنت کی ہی اور اگر ایک جاہل کلمہ دیکھ  
 ہوگا کہ قضاء حاجات اور معاملہ شہر گاہ میں غریب کو مشکل چھی پس چار کا ہونا بہتر ہے  
 کہ دو کام کو جانو گئی تو دو آپس میں باتیں کرتی ہیں گی اور زیادہ چار ہی نہیں چاہیں کہ نہ نہ دو  
 ہیں حاجت سی اور اگر ایسا ہوتا ہے کہ جو کہ زیادہ حاجت سی ہوتا ہی رفاقت میں اہتمام کی  
 حال کا بہت کم ہوتا ہی اور جاہلی کہ جاہلین ایک شخص کو امیر کریں کہ یہ رقم ترا ہی معنی ایشیہ  
 یعنی دو ہونی کو کہ ایسے السلامۃ فی الوجود والافات بکین لا شین سلامتی تنہائی میں  
 اور آفتین دو میں ہیں جب ایک امیر ہوا تو گویا وہ اکیلا ہے گویا اس کی مای میں برائے  
 نہیں اور یہ یہی ہی کہ عقلیں لوگوں کی سبب خلیا کرنی منزلوں کی اور معین کرنی راہوں کی اور  
 سفر کی مختلف ہوتی ہیں پس اگر حاکم ایک نہ ہوگا تو باعث نزاع کا ہوگا اور نظام امور میں قیام  
 ٹریگا اور ہونا ایک حاکم کا رقم کرنا ہے نزاع اور فساد کو اور جاہلی کہ امیر الی کو کریں کہ بہت خلوت  
 اور بہت مہربان ہو وفاق اور خیر کار ہو ویرہ احسان اور لیا کا کہنا ہوا وفاق کی خاطر اور مصلحتی قحالی جو کہ بداموری  
 جملہ کہتی ہیں کہ ہوا وفاق کی سر میں وفاق کی کہ اگر اجماعی بلکہ نوامیر ہوگا یا میں کہانی میں ہوگا البوعلی نے  
 کہ اطاعت حاکم کے اور فرمانبرداری امر میری کی لازم نہ تو مینی کہ اگر کہ یوں ہی کروں گا پس ہمیشہ اور ہونا ایسا  
 کا اور تمام خدشہ میں ابوعلی کرتی ہی اور چکھو خدشہ میں مشغول نہ ہونی دیتی ہی ایک شب مہذب رہی گا  
 تمام شب میری سر پر چادر لی گئی رہی کہانی فی اللہ اللہ کہ جو خدشہ تھی ہی کرنی دو کہانی  
 نہ کہنا کہ اطاعت میری لازم نہ اور چکھو امیر انسا چا نا پس نشان ہوا میں کہ کاشانی امیر نہ جانتا میں  
 اور چلہ آداب سفری یہی ہی کہ خصیت کری شہر کے رفیقوں کو اور گہری لوگوں کو اور دوستوں کو  
 اور وقت رخصت کی آپس میں ایک دوسری کی ای دعا کریں اور مقیم مافرو کو کہی فی حفظہ اللہ

وَكَيْفَ وَرَوَدَكَ التَّقْوَىٰ وَغَفَرَ لَكَ وَوَجَّهَكَ لِلْخَيْرِ حَيْثُ تَوَجَّهْتَ تَرْجُمُهُ سُبْحَانَا  
 یعنی تجھ کو اللہ کی صفات اور پناہ میں اور توشہ دی تجھ کو اللہ تعالیٰ اور بخشی تجھ کو اور ستودہ کنی  
 تجھ کو وہی غیر کے جبر متوجہ ہوئی تو اور اسافر مقیم کو ہی استودع اللہ دینکے ورنہ کیا نکم  
 وَحَوَّارَتُهُ عَمَلُكُمْ فَعَمَلُكُمْ فَعَمَلُكُمْ فَعَمَلُكُمْ فَعَمَلُكُمْ فَعَمَلُكُمْ فَعَمَلُكُمْ فَعَمَلُكُمْ فَعَمَلُكُمْ  
 اور چاہی کہ اہل ہاں کو اور ہر چیز کو کہ متعلق اس کی ہی سپر خدا تعالیٰ کی گری اور دعا کہ گری علی  
 گری خاص کہ بعضوں کی ایسی نہ گری آیا ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگون کو ان بانٹ  
 رہی تھی کہ ان کا ان ایک شخص یا کہ اس کی ساتھ ایک بیٹا تھا نہایت شاہد ساتھ اس کی امیر المومنین علی  
 فی کہا کہ یہ کون ہی اور تجھے کیا قرابت رکھتا ہے کہ میں کسی کو کسی کی ستھ ایسا ست نہیں  
 دیکھا ہے اونی کہا کہ اسی امیر المومنین یہ بیٹا میرا ہی مجھ کو ارادہ ایک سفر کا دیریش کیا تھا اور اس  
 لڑکی کی جان چل ہی تھی اونی کہا کہ تو جانا ہی اور مجھ کو امیر المومنین چھوڑتا ہے میں کہا کہ جو کچھ کہہ  
 بیٹ میں ہی اس کو خدا تعالیٰ کی سپر دریا ہوں پس میں یہ کھڑکھلا گیا میں جب سفر سے پہر کر آیا  
 تو اس کی ان مگر تھی ایک روز بیٹا تھا میں اور لوگون سے بائیں کر رہا تھا کہ ناگهان اس کی  
 گور پر ایک روشنی دیکھی میں لوگون ہی میں کہا کہ یہ کیا ہے لوگون فی کہا کہ یہ گور ہی تیری  
 بیوی کی ہر شب ایسی ہی روشنی دیکھتی ہیں ہم کہ میں نے کہ واللہ وہ صائم اللہ اور قائم اللیل  
 تھی یعنی یہ روشنی اسی کی سبب ہے یہ اور اس کی گور گئی ہم دیکھتے تھے کہ وہ روشنی ایک آنچ کو  
 کہ اس کی گور پر روشن ہی اور یہ بیٹا اہتہ یا نون مار رہا ہے ایک اتف غیبی فی آواز دی  
 کہ یہ امانت تیری ہی کہ سپر خدا کی تھی تو اگر اس کی ان بھی سپر خدا کی تھی تو تو اس کو بھی پاتا کہ جو کوئی  
 خدا کو امانت سپر دریا ہی سلامت پاتا ہی اور عجلہ آداب سفر سے یہ ہی کہ پہلی سفر کی دور گشت  
 اسرارہ کی ٹپڑی کہ جو کوئی کسی کام میں اتخار کرتا ہے انجام اس کام کا بخیر ہوتا ہے اور حدیث میں

آیا ہی کہ سادات ابن آدم کی ہی ہی استخارہ اور سکا پہلی شروع کرنی ہی کی کام میں اور یہی  
 حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرتؐ اپنی اصحاب کو تعلیم کرتے تھے استخارہ جیسی تعلیم کرتے تھے اور ان  
 کیے بیٹے بہت مہتمم کرتے تھے اسکی سکھانی میں اور کمالی بزرگ ہر کام میں استخارہ لازم گنتی تھی  
 ف اب جاننا چاہیے کہ فرض واجب سنت موکدہ میں تو حاجت کو یہ استخارہ کی نہیں ہے  
 اور اسی طرح ہی منہیات میں بھی اور باقی سب کاموں میں استخارہ کری انتہی اور کہنے سے  
 استخارہ کی یہی دور رکعت پڑھے اس طرح کہ اول رکعت میں سورہ فاتحہ یعنی الحمد اور قال یا  
 الکافرون اور دو رکعتیں فاتحہ اور قل ہو اللہ واحد اور جب غریب ہو یہ دعا پڑھے اللہم  
 اسْتَجِرْکَ بِعِلْمَکَ وَاسْتَقْدِرْکَ بِقُدْرَتِکَ وَاسْأَلْکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیمِ فَإِنَّکَ تَقْدِرُ  
 وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَیْرٌ  
 لِّیَ فِی دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَتِیْ أَوْ عَاجِلُ أَمْرِیْ أَوْ آجِلُهُ فَأَقْدِرْ لِّیْ وَکَبِّرْ لِّیْ ثُمَّ بَارِکْ  
 لِّیْ فِیْهِ وَإِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِی دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَتِیْ أَوْ عَاجِلُ  
 أَمْرِیْ أَوْ آجِلُهُ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْهُ عَنِ النَّاسِ قُلُوبِیْ خَیْرٌ کَانَ  
 ثُمَّ آتِ ضَرْبَیْہِ بِتَرْجُمَہِ یَا اَللّٰهُ تَحْقِیْقِ مِنْ طَلَبِ خَیْرِ کِرَامِہُمْ تَجَسَّیْ اَہْمَہُ اسْتَحَاسَتْ عِلْمُ تَبْرِیْ  
 اور طلب قدرت کی کرامتوں تجسبی یعنی اوپر پانی خیر کے بواسطہ قدرت تیری اور کرامتوں میں  
 تجسبی مطلب یابی فضل تیری ہی کہ بڑا ہی پس تحقیق تو قدرت رکھتا ہے اور نہیں قدرت  
 رکھتا میں اور جانتا ہے تو اور نہیں جانتا میں اور تو بہت جانتی والا ہے پوشیدہ باتوں کا  
 یا اللہ جو جانتا ہے تو کہ تحقیق یہ کام بہتر ہے میری الٰہی دین میری اور زندگی میری میں  
 اور انجام کام میری میں یا اچھا میں اور اچھا میں پس ہم کو اور میرا کو اسکو میری الٰہی  
 اور اسان کو اسکو میری الٰہی بہر رکبت دی میری الٰہی میں اور جانتا ہی تو کہ تحقیق یہ کام بہتر ہے

دعا کی استخارہ

یعنی دین تیری میں اور زندگی میری میں اور دنیا کام میری میں یا اسچنانچہ اور دنیویان میں پس  
 نہیں اسکو محسوس اور پیرنگو اس سے اور حکم اور دنیا کو میری میں بلکہ انی جهان کہ میں جو دی ہر راضی  
 محکوم نہایت اوسکی فتنہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی قصد کرے کسی کام کا وہ دو رکعت  
 پڑھتی سو اسکی فرض کو اور یہ وہاں ہے اور مرد و کام سے وہ کام ہے کہ صبح نہاد و مرد در کتا ہوا و  
 کرنے نہ کرنے میں مثل سفر کرنا اور بنانا و عمارتہ او کرنے کھانج اور مانند انکی کی نہانکہ انی اور پنی مقصدی  
 کی کہ اسچنان استخارہ نہیں چاہیے اوسے اسطرح استخارہ کیا جوی کرنے واجب اور شرب میں اور پنی  
 حرام اور مکروہ کی میں پس استخارہ پڑھنی سی جوابات اسکی تھیں مناسب ہونی سی اور پنی قرار  
 پکارتا ہا ہی یہ حضرت شیخ فیہ کون شریفکی تھیں لکھا ہے اور وقت سفر کی چار رکعت اور پڑھے  
 حدیث میں آیا ہے کہ خلیفہ نہیں جو پڑتا ہے بند اپنی اہل میں کوئی غلطہ کہ دوست زیادہ ہوا  
 تعالیٰ کی نزدیک چار رکعت سی کہ ادا کرے اپنی گھر میں او وقت کہ باندہی کپڑی سفر کی پڑی ہو  
 اپنے ہر رکعت میں سوہ فاتحہ اور قل ہو اللہ پہر بعد نماز کی کہی **اللَّهُمَّ اِنِّیْ اَتُوبُ اِلَیْکَ**  
**اَلِیْلَہُ فَاخْلِفْنِیْ فِیْ اَہْلِیْ وَ اَمَالِیْ** ترجمہ یہ استحقاق میں نزدیک حاصل کرنا ہون سبب ان  
 رکعتوں کی طرف تیری پس کرا رہا ہو تو میرا چھی میرا کرا رہا ہو میری مال میں پس جو کوئی نہیں پڑتا کہ  
 حق تعالیٰ نگاہ رکھتا ہے اوسکی اہل و مال کو اور حفاظت کرتا ہے اگر دوسرا اوسکی کی او سو وقت کہ  
 کہ پیر آوی تمام ہوا مفسدین حدیث کا اور جب گھر کی دروازہ پر آوی یعنی باہر کھنکی کی لپی تو کھی  
**بِسْمِ اللّٰہِ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ رَبِّیْ اَعُوْذُ بِاَنَّ اَفْزَلَ**  
**اَوْ اَضَلَّ اَوْ اَرْزَلَ اَوْ اَزَلَ اَوْ اَظْلَمَ اَوْ اَظْهَلَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ یُجْهَلَ عَلَیْیَیْ تَرْجِمَہُ** مکتا ہون میں  
 نام اللہ کہ پیر و سا کیانی اللہ پر زمین چنگا نہ سی اور نہ قوت عبادت پر گرا تا تہہ و داس کی ایسی  
 میری پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیری اس کی کہ گمراہ ہوں میں یا گمراہ کیا جاؤں میں یا پسکون

یا پسند یا جاؤں میں یا ظلم کروں میں یا ظلم کیا جاؤں میں یا وبال ت کروں میں یا جہالت کی گنج  
 خیر اور جب قدم راہ بر کسی کہی اللہم بک انتشرت وعلیک توکلت ویک انتصمت  
 والیک توکلت اللهم انت تقی و انت یحیی فالفیہ ما اھیی و ما اھلک  
 بھ اللہم روڈ فی التقوی و یھنی الخیر لیس فیہ قوت یا اللہ ساتھ نام تیری کی جلا  
 اور تجھی پر ہوسا کیا مینی اور ساتھ تیری چکل مارا مینی اور طرف تیری مستوجہ ہوا میں یا اللہ  
 تجھی پر اعتماد ہے مجھ کو اور تجھی ہی سید ہی پس کفایت کر مجھ کو اوس چیز سی کہ فکر میں ڈالا ہے  
 مجھ کو اور اوس چیز سی کہ نہیں فکر کرنا میں اوسکی یا اللہ توشہ راہ دی مجھ کو تقوی اور متوجہ  
 مجھ کو اسطیٰ خیر کے جذبہ کہ توجہ ہوں میں اور یہ دعا ہر منزل میں پڑے ہے صوقت کہ نکلی ایں  
 منزل سی اور جب کوڑی پر ہوا کہی بسم اللہ و یا اللہ و یا اللہ اکبر تو کلمہ  
 علی اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم یا شاء اللہ کان وما لک فیہ لکین  
 سیمحان الیہ سحر کما ہذا او ما کما لکہ مقررین و یا الی ربنا انقلبون اللہم  
 انت الحاکم علی الظفر وانت المستعان علی الامور سوار ہوتا ہوں میں ساتھ نام  
 اللہ تعالیٰ کے اور ساتھ مدد اللہ کی اور اللہ بہت بڑا ہی ہر ہوسا کیا مینی اللہ پر اور نہیں ہے  
 بچا گناہ سی اور نہ قوت عبادت پر گمراہ مدد اللہ بزرگ کی جو کچھ چاہا اللہ فی ہوا اور  
 جو کچھ نہ چاہا نہ ہوا پاک ہی وہ ذات کہ نابکار کیا اونی چاری لی اوسکو اور نہ تھی ہم اسطیٰ  
 اوسکی طاقت پانی والی اور تحقیق ہم طرف رب اپنی کے البتہ پر خدائی ہیں یا اللہ  
 تو ہی سوار کرنا والا پشت سواری پر اور تجھی ہی مدد چاہی جاتی ہی امور پر اور مقصود ان  
 دعاؤں میں یہ ہے کہ ہم ہر وقت ہر کی التجا ساتھ ہی تعالیٰ کی کرتا رہی اور توکل اوس پر کری  
 اور نیکی چاہے اور مشغول ساتھ اوسکی رہی اور حیلہ ادب فرسی یہی کہ روزِ پختہ کی سفر

کری کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اسی طرح کھاتے تھے اور چاہی کہ وقت صبح کی سفر کری چل  
 میں آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت فی حقنا لے برکت ہی میری امت کو یہ صبح روز بخشنے کو یعنی  
 جو کام اس میں کریں برکت پادین اور ہر کام میں مستحب یہی کہ شروع صبح کو کری کہ یہ وقت  
 بیکھلے اور چاہی کہ بعد از طلوع ہونی فجر روز صبح کی سفر کری کہ غنیمت کی نماز چور کر جائے ہر روز  
 اور جملہ آداب سفر ہی یہی کہ جب تک دن گرم نہ ہو اور تری نہیں کہ سنت اسی طرح ہی  
 اور کثرت کو راہ چلا کری حدیث شریف میں آیا ہی کہ رات کو چلا کر وہ راہ رات میں لپٹی  
 جاتی ہی یعنی مسافت تو بڑی معلوم ہوتی ہی لیکن مسرت میں ہی کثرت و خطر نہ ہو اور رفیق  
 بہت ہوں اور جب غنیمت ہی پر چڑھی تو گریہ نہی اللہ کہ کبھی اور جب شب میں آوی تو تسبیح یعنی  
 سبحان اللہ کی اور جب قریب پہنچی منزل کی تو کھی اللہم اے اللہ اسے اللہ خیر هذا الخیر و خیر ما  
 و اعدک من شر هذا الخیر و شر ما اعدک اللہم اعدک من شر ما اعدک اللہم اعدک من شر ما اعدک اللہم اعدک من شر ما اعدک  
 بسلامی منزل کی اور سلامی اس کی ہنی و النبی اور یہاں لگتا ہوں میں تجھی برائی منزل کی ہی اور  
 برائی اوس چیز کی ہی کہ اس میں ہی یا اللہ پیغمبر ہی برائی اکی بریوں کی اور جب وری منزل پر  
 توجا ہی کہ درگت نماز ادا کری اور کھی اعدک من شر ما اعدک اللہ الخیر ما اعدک اللہ الخیر ما اعدک اللہ الخیر ما اعدک  
 لک اعدک من شر ما اعدک اللہ الخیر ما اعدک اللہ الخیر ما اعدک اللہ الخیر ما اعدک اللہ الخیر ما اعدک اللہ الخیر ما اعدک  
 نہیں توجا کر تا اوس ہی سلام اور یہ برائی اور پیغمبر ہی کہ پید کر کی اور جب رات ہو تو کھی یا اللہ خیر ما اعدک  
 و ربک اللہ اعدک من شر ما اعدک اللہ الخیر ما اعدک اللہ الخیر ما اعدک اللہ الخیر ما اعدک اللہ الخیر ما اعدک اللہ الخیر ما اعدک  
 من شر ما اعدک اللہ الخیر ما اعدک اللہ الخیر ما اعدک اللہ الخیر ما اعدک اللہ الخیر ما اعدک اللہ الخیر ما اعدک اللہ الخیر ما اعدک  
 ما اعدک من شر ما اعدک اللہ الخیر ما اعدک اللہ الخیر ما اعدک اللہ الخیر ما اعدک اللہ الخیر ما اعدک اللہ الخیر ما اعدک اللہ الخیر ما اعدک  
 لک اعدک من شر ما اعدک اللہ الخیر ما اعدک اللہ الخیر ما اعدک اللہ الخیر ما اعدک اللہ الخیر ما اعدک اللہ الخیر ما اعدک اللہ الخیر ما اعدک





اور صحیح مسلم میں روایت ہے کہ ایک شخص نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حاضر ہو کر  
 عرض کیا کہ آج کے رات ایک بچہ کے کاٹنی سی کیا ایدھا اوٹھانی مینی فرمایا اگاہ ہو اگر  
 کہتا تو جو بوقت کہ شام کرنا آجھوڑ بکھاتا اللہ اللہ آت میں شہر با خلق تو ضرر نہ پہنچا  
 نتیجہ کو اور جو کوئی منزل پر اور کر رہے پڑے تو نہیں ضرر کرتے او سکھ کوئی چیز جب تک  
 کو پہنچ کر ہی نہ زوایت شکوۃ میں ہے اور ابن نجار نے اپنی تاریخ میں روایت  
 کی ہے حضرت علی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ قتل کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کہ فرمایا آپ نبی جو کوئی ارادہ کری سفر کا پس بکری دو نوں بازو اپنی گھر کی دروازہ  
 کی اور پھر ہی گیارہ بار قتل ہو اللہ تعالیٰ یہ ہے اللہ تعالیٰ نگہبان بسکا بیان تک کہ پری  
 یہ روایت تفسیر فرماتے ہیں اسی اور بہت حائین تفصیل سے کتاب جس جہنم وغیرہ  
 میں منقول ہیں جو چاہے سو پڑے اور حلقہ آداب غریبی یہ ہے کہ روز و شب میں نماز  
 اور احتیاط سے رہی دن میں تنہا نہ چلی اور قافلہ سی الگ ہو شاید کہ کوئی گھات میں ہو  
 ہمارے ہی رہ جاویں اور رات میں جاگنا رہے اور بخیر نہ سووی آیا ہے کہ آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم اول شب سفر میں سوئی تو بازو اینا بھی سرسبب رک کی سجائی اور آخر شب  
 میں سوئی تو بازو اگر اگر سر ہستی کی اور پر کہہ کر سوئی کہ اس سے بہت غفلت نہیں ہوتی  
 سوئی میں اور جلد ہی جاگ اوٹھتا ہے اور سخت یہ ہے کہ رات کو نوبت بہ نوبت جاگتی  
 رہیں جب کوئی دشمن یا درند رات میں یا دن میں قصد ایدھا کاری تو آنہ الکر  
 اور قتل ہوا نہ خدا اور قتل عذوب الخلق اور قتل عذوب الناس پڑے اور پناہ نہ تھی  
 خدا کے ڈھونڈ پڑے اور توکل اور سپر کری اور مدد و توسل سے چاہی اور حلقہ آداب غریبی  
 یہ ہے کہ اگر سوار ہو تو سواری پر چم کری اور اسکی طاقت سے زیادہ بوجہ نہ رکھی اور موذنہ پر مار



احتیاط طہارت پانی کے اور دھونی کپڑی کی ہی یعنی چاگل اسی ہی کہ بانی محفوظ کیا  
 رہا لیکن نئی ماسطحی خشک کنی دھونی کپڑی اور بانی کپڑی کی ہی اور متقدمین مینی صحابہ اور تابعین کی اکٹھا تنظیم  
 پر ہی کیا ہی اور کپڑی زمین پر خشک کر لیتی تھی اور سیدہ زینبؓ سحر میں پس چاگل اور شری  
 رکھتی دھت ہی ولیکن بدعت حسنہ ہی اور بدعت بری وہ ہی کہ تغیر کری سنت قدیمہ کو اور جو  
 چیز کہ مدد کری خشک کنی وہ حسنہ ہے اور احتیاط طہارت ظاہری میں خوب ہی جب کہ مہویب  
 فوت ہونی اس عمل کی کہ افضل ہے اوس ہی اور اگر سبقت ہونی ایک ایسی امر کے ہو کہ افضل  
 اوس ہی تو خوب نہیں ہی وہ احتیاط اسیلئے کہ اسے علمانی کہ عالم کو چاہی ہی کہ آپ کپڑی  
 دھو کر اگر قدرت دہلائی کی کر رہا ہو اسی کی کہ اس مدت میں مشغول علم میں نہیں ہو چکا کہ افضل  
 اعمال ہے اور بعضی کہ واسطی وضو کی راہ دور گزار جاتی ہیں تاہا ریے پانی پر پہنچیں حقیقت  
 میں بحث کرتے ہیں کیون اس زمانہ میں مشغول ذکر و فکر میں نہوں کہ عمل دل کا ہی اور ریختہ  
 عمل صحابہ اور متقدمین کی ہے کہ ان کو صاف کرنا دل کل ضرور تر تھا سہر کر فی بدن کی سے  
 یہاں تک کہ صحابہ بعض اوقات بعد از کفائی کی باتہ نہ ہوتی تھی اور پاؤں کی ٹوہن ہی باتہ نہ  
 کر لیتی تھی بسبب اس کی کہ کمال مستغرق ہوتی تھی اوقات ان کی محل تھی میں اور فرصت نہوتی تھی  
 اس کی کہ مقید ہوں باتہ دھونی کے اور حرجہ اداب مغربی کہ متعلق ساتھ حالت پہرہ کی طرف من  
 کی ہی یہ ہے کہ جب قریب اپنی منزل کی پہنچی تو پہلی آنکھی کیسی گھر میں بھیجی اور کیا ایک نہ چلا آوی  
 کہ حدیث میں اوس ہی منکر کیا ہے آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب شب ریف لائی مغربی تو اول مشہد  
 آتی اور دو رکعت ادا کرتی بعد ازاں گھر میں آتی اور چاہی کہ واسطی گھر والوں کی اور قریب اور دونوں  
 کے تحفہ لاوے بحسب مقدار کے کہ یہ سبب فرحت دل اور راجت از یاد محبت کا ہے  
 اور حرجہ اداب مغربی کہ متعلق منہا باطن کے ہے یہ کہ نیت مغربین کا آخرت کی ہو یا اوس

چیز کی کہ مددگار ہو کار آخست میں اور اگر نہ سبب یا قریب دین کا ہو تو مگر ہی اور عجب  
اپنی دل کی متغیر پوسی تو توقف کری یا پھر دوسری اور چاہی کہ ہر شہر کی داخل ہونی ہی قصد  
دیکھنی بزرگون اوسکی کا ہو اور کوشش اسمین کری کہ ہر ایک ہی طلب فائدہ کی جیر کرے  
اگرچہ ایک یہ بات ہو اور قصد فائدہ کی چیز طلب کر نفسی نفع اوٹھانا ہو اوس ہی نہ بیان کرنا  
اوسکا اور قصد خزانہ اور جو کچھ سفر میں عجائب و غرائب اوسکی ہی بیان کری اور یہ نہایت  
ریاضت ہی اور اگر بیان بھی کری تو بقدر حاجت کی کری اور کسی تقریب ہی کہی اور کسی شہر میں  
زیادہ سات یا دس دن ہی قیام نہ کری مگر یہ کہ جس شہر کی زیارت کو گیا ہو وہ حکم کری زیادہ  
رہنی کا اور اگر کسی طالب داری ملی تو زیادہ تین روز ہی اوسکی آشن شہر کی کہ یہ حد ہے  
صیافت کی مگر اگر اوسکو جدائی تیری ناگوار ہو اور غرض ہو یعنی ہٹ کر نیوالا زیادہ رہنی کی لپی  
اور اگر قصد کسی شیخی زیارت کا کری تو زیادہ ایک روز و شب ہی نہ رہی یعنی اسلی کہ بزرگون  
کو تکلیف دینی اچھی نہیں اور سفر میں عیش و عشرت میں مشغول نہ ہو کہ اس سے برکت سفر  
کی جاتی رہتی ہی اور جس شہر میں جاویں اول و ثانی بزرگون کو دیکھ ہی متعجب نہ ہو فضیلت  
یعنی اول بہت بڑی بزرگ سی ملی اور پھر اوس کی وجہ والی اسی پھر اوس ہی کم سی اور اگر  
بزرگ گھر میں ہو تو اوسکی دروازہ کیونہ کھٹ کاوی اور تکلیف کھنی کی اوسکو ندی بگتہ منتظر ہونا  
رہی تا وہ آپ نکلیں اور جب وہ نکلیں تو ادب ہی اوسکی الکی بیٹھی اور بغیر پوچھی بات مکر ہی اور اگر  
پوچھی تو بقدر سوال کے جواب ہی اور اوس ہی مسئلہ بغیر اوسکی رضائی نہ پوچھی اور پیش  
اور کافو میں آوی و ثانی صلحا کی قبروں کی زیارت کری اور اگر یہ نہ جانے تو وہاں کے رہی  
والوں ہی پوچھ لی اور بدو نہ ضرورت کی اپنی حاجت کسی ہی ظاہر نہ کری اگرچہ جانتا ہو کہ  
وہ قبر کی گیارہ میں ہمیشہ ذکر فرمیں مشغول ہی اور بہتر یہ ہی کہ ذکر دل میں کرے

لوگوں کو سنا دے یہ نہیں لگے کوئی اوس سے کچھ بات پوچھی تو ذکر کو ترک کر دی اور جواب ہی  
 بعد ازاں پہنچ کر گئی لگی کہ اس کو بہت دخل ہے اپنی حال کی پوشیدہ کرنی میں برخلاف نفس  
 کی اور اگر اوس کو خدمت معلما اور فقر کی بات نہ لگی تو سفر نہ کر دی کہ مقصود سفر سے یہی ہے پس  
 صورت میں سفر کرنا فقر ان نعمت ہی کہ اس نعمت کی قدر نہ کی اور سفر ہی فائدہ اختیار کیا  
 اور جب سفر میں کچھ نصیحت و نصیحتان معائنہ کر دی اس میں ان کے شہر میں کہتا تھا جانی کہ یہ سفر علتی ہی ہے  
 آدمی اور چاہی کہ اگر وہ کرے والا سفر کا اول خواہش نفس کی کوئی نہیں میں ہی دور کرتی سفر  
 میں خوار و خور نہ جتنا بیخ خواہش نفس کا ہی ہمیشہ خوار ہی اور حلا آداب سفر ہی بلکہ واجبات  
 اوسکی سی یہ ہے کہ پہلی سفر کے خستہ شرم کی کہ احتیاج ہوتے ہے اون کی سفر میں اور بیچنا  
 قبلہ کا اور اوقات نماز کا اور مانند ان کی اس قسم کی علم ہی کہ متعلق ہے نہ سفر کے سیکھنے  
 تا سفر کا باعث گمراہی کا نہ وہاں توفیق دینی والا اپنی اب ایک اور  
 سفر کا حال لکھا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ معلوم کرنا چاہی کہ کہاں سی آیا ہی اور آخر نہ  
 کہاں جا لگا اور آدمی اوسکی ہی بیچ اجماع کے مقصود کیا ہے پس خواہد کتاب و سنت سے علم  
 کرے کہ جو آدمی کہ بیچ اجماع کے ہے مسافر ہے اور اس سفر کے کتنی ہی منزلین ہیں منزل اول  
 پیشہ باپ کی ہے اور دوسری منزل رجمان کا اور تیسری منزل اوسکی میدان دنیا کا  
 اور چوتھی منزل قبر اور پانچویں منزل موقوف قیامت اور چھٹی منزل بہشت یا دوزخ اور ہر  
 آدمی کس سعادت منزل بہشت کا اور شقاوت منزل دوزخ کا پس منزل دنیا کی گمراہی ہے  
 اور مرکب عمر کا بیچ منزل کی ہمیشہ میر میں ہی اور یہ کہ دی کچھ خبر نہیں کہ کہاں ہی اور ہر سال  
 ایک قدم کی ہی اور ہر دن مانند ایک میدان کے اور ہر مہینہ مانند ایک کوس کی اور ہر سال  
 ایک فرسخ کی اور ہر سال کہ حدیث ضعیفہ ہے ایک اینٹ گہرا اوسکی ہی گرتی ہی اور گہرا اوسکا

ہوتا جاتا ہے اور ایک قدم ساتھ آخرت کی نزدیک ہوتا ہے اور دنیا سی دور جوتا ہی سیج  
 حقیقت کی دنیا ایک بل ہی رہ گنڈا آخرت کی اور ایک مسافر تانہ ہے اوپر دیوار گنجل قیامت کی  
 رکھا ہوا اور غافل رہے کہ اوپر سر بل کی ساتھ عمارت کی نہ مشغول ہو دی اور دل بیج او سکی  
 نہ باغ ہے اور مسافر خانہ دنیا کی ہی توشہ گنجل قیامت کا اوٹھاوی اور اوپر زینت او سکی نہ نہ  
 اور جو کہ یہ قراحت سی زیادہ ہو وی او سکوز قاتلانی اور یقین جانی کہ تمام بادشاہ روی میں  
 کی کل کو خاک افسوس کی اوپر سر کی ڈالینی اور فریاد کر نیکی کہ افسوس تمام خزانہ دنیا کی خاک ہو  
 اوپر بیج او سکی پڑنا اور چاندی نہوتا اور مراد ان بادشاہوں سی وہ بادشاہ ہیں جو خلاف شرم  
 کام کرتی ہیں اور پھر ہی توبہ کی مگر ہی اور اگر توبہ کر کے مری ہیں تو حق العبادوں پر رہ گیا اور  
 حق العبادوں سی ممان ہو جاو گیا یہ حال نہ ہو گا جو لکھا گیا کتاب آداب الصالحین سی اس شخص  
 خوانہ ہی نہیں لکھا بلکہ ایک درجہ کتاب سی لکھا ہی اسی بہائی مسلمانوں فراموش کر کی سٹو  
 اس بات کو کہ آدمی بد رست کی قبر میں رہ گیا کہ جب کو بزخ کہتی ہیں پھر قیامت کی بعد حساب کتاب  
 وغیرہ کی آخر آدمی جنت میں جاو گیا یا دوزخ میں تو چاہی مسلمانوں کو کہ اول دریافت کریں  
 کہ کن کاموں سی آدمی دوزخ میں جاو گیا اور کن کاموں سی جنت میں تو جن کاموں سی آدمی  
 دوزخ میں جاو گیا ان کاموں سی کچی اور جن کاموں سی جنت میں جاو گیا ان کاموں کو  
 کری اور خدا تعالیٰ سی توفیق چاہئے نیکی کی آب جانا چاہی کہ بعض آدمی کچھ رست اعراف میں پر گئی  
 اور آخر پر ہشت میں جاو نیکی اور امن آدمیوں کا بیان کہ جو اعراف میں ٹہر نیکی تفسیر معالم  
 التفریل سی بیان لکھا جاتا ہے کہ فرمایا اللہ صاحب فی و بکھ حار حجاب و علی آخر فی رجال  
 یغیر فون کلا لیسبہم و نادوا اصحاب الجنة ان سلام علیکم کہ دخلوہ و سلم  
 یصلوہم و بکھ حار حجاب یعنی در میان جنت اور دوزخ جاو گیا کہ در میان ان جنت

اور اہل دوزخ کی پردہ ہی نور یہ دیوار ہے کہ ذکر کیا جبکہ اللہ تعالیٰ فی سبچ قول اپنی کے  
 قَضَرِ رَبِّكَ يَنْتَظِمُ لِشَوْرِكَ يَا بَابُ الْإِسْلَامِ قَائِمٌ لِّيْ فِي مِيزَانِ أَوْفَى أَوْفَى دِيَارِكَ وَسُطْحُكَ دَرَوَانِ  
 ہی قولہ تعالیٰ وَ عَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ هَؤُلَاءِ هُمُ الَّذِينَ هُمْ فِي حُتُومِ  
 اور اعراف جہم ہی عوف کی اور یہ نام ہی مکان فیضی کا اور اس سے خود ہی عرف الذبک  
 یعنی چوٹی مرغی سبب پیچی ہوئی اوسکی کے اور بدن اوسکی سے اور کما سدی فی کما نام رکھی گئے  
 یہ دیوار ساتھ اعراف کی اسی کی اہل اعراف کی پہچانین کی لوگوں کو اور اختلاف کیا علانی  
 بیچ اون لوگوں کی کہ خبر دی جبکہ اللہ تعالیٰ فی اوپر اعراف کی کما خذ فیہ اور ابن عباس سے فی وہ قوم  
 ہیں کہ برابر ہونگی نیکان اونی اور برائیان دن کی پس باز کہ بین گی اون کو برائیان جنت  
 اور برائیاں جہنم کی اونی نیکان دوزخ سے اور ہیں گی وہ اعراف میں یہاں تک کہ حکم کر گیا  
 اللہ تعالیٰ پس اون کی جیسی چاہیگا بہ داخل کر گیا اون کو جنت میں ساتھ فضل اور جنت  
 اپنی کے اور ہیں وہ پہلی اون لوگوں کی جو داخل ہوں گی سبچ جنت کی خبر دی ہوگا اور  
 فی ابن مسعود سے ہاں کہ کہ ابن مسعود نے فی حساب کی جانیک کی لوگ دن قیامت کی پہ  
 جو کوئی کہ ہوں گی نیکان اوسکی زیادہ برائیوں ہی بقدر ایک نیک کی کے تو داخل ہوگا سبچ جنت  
 کے اور جو کوئی کہ ہوں گی برائیان اوسکی زیادہ نیکوں ہی بقدر ایک برائی کی کے تو داخل ہوگا وہ  
 آگ میں پہر پڑا اور ہوں فی قول حق تعالیٰ كَا فَعَمَّنْ تَقْلَتَ مَوَازِينَهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاحِشُونَ  
 وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ آيَةُ تَرْجِمُهُ سَوَّجِي بَارِي ہوں  
 تو لین وہی لوگ کام لی نکلے اور جسکی ملکی ہو میں تو لین سو وہی ہیں جو بار بیٹی اپنی جان دوزخ  
 میں رہا کر نیکی بہر کہہ کہ میزان البتہ ہلکا ہوگا سبب بوجہ ایک جبہ کی اور بھیکا ایسی ہی اور کہا کہ  
 کوئی کہ برابر ہونگی نیکان اور برائیان اوسکی پس ہوگا وہ صاحبون اعراف سے بہر کہ ہی ہونگی

فی دین اپنا اور کہا گیا کہ وہ اطفال ہیں مثلاً کہین کی اور کہا حسن فی کہ یہاں بفضل ہیں  
میں سی کہ چڑھیں گا اور اعراف کی پس جہانک کر دیکھیں گی اور چہرہ ستیوں کی اور دوزخوں  
کے پس معلوم کریں گی حال فریقین کا یعنی فَوْنٌ مُّكَلَّدٌ بِمِثْقَلٍ عِصْيَانٍ یعنی پہنچانین کی اہل جنت  
کو ساتھ روشنی چہروں انکے کی اور اہل دوزخ کو ساتھ سیاہی چہروں ان کے کی و کادوا  
اَصْحَابُ الْجَنَّةِ اَنْ سَلَامٌ عَلَيْهِمْ يَوْمَئِذٍ هُمْ فِي حُلِيِّهِمْ عَمَّا رَسَدُوا اُولَئِكَ يَلْبَسُونَ اَلَّذِي هُمْ  
لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَاَوْهُمْ يَنْظُرُونَ هُنَا لِهَذَا اُولَئِكَ يَلْبَسُونَ اَلَّذِي هُمْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَاَوْهُمْ يَنْظُرُونَ  
داخل ہونی اور یہ جو فیہ عالم التنزیل میں لکھا ہی کہ وہ رکنا رجب جنت ہی بسبب  
جہاد میں جانی اوں کے بی اذن ماباپ کی تو یہ مجمل لکھا ہی اور تفصیل الی الی یہی کہ اجازت  
ماباپ کی جہاد میں جانی کی الی اوسوقت ہی کہ جب فرض کفایہ ہو اور سوقت فرض عین ہو  
تو اوسوقت اجازت کی حاجت نہیں ہی اب کچھ بیان جنت اور دوزخ کا کتاب جنبہ  
الغافلین ہی بیان لکھا جاتا ہے اب شروع ہوا احوال دوزخ کا وہ تہہ ہی کہ اللہ صا  
فی فرمایا ہے وَاِنْ جَهَنَّمَ لَمْ يَلْمُزْكُمْ مِنْ شَيْءٍ وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ اُولَئِكَ اَلَّذِينَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ  
جَهَنَّمَ مَقْشُورَةً فَرَجَعَهُمْ اِلَى الْاَوَّلِ اُولَئِكَ اَلَّذِينَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ  
میں ہر دروازہ کی الی اوں میں سی ایک فرقہ بٹ رہا ہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنہ فرمادے اللہ علیہ وسلم سی روایت کی ہی کہ جب ہزار برس تک دوزخ دہونگا گیا تو سرخ  
ہوا پھر ہزار برس دہونگا گیا تو سفید ہوا پھر ہزار برس تک دہونگا گیا تو سیاہ ہوا قیامت  
تک وہی سیاہ رہیگا جیسی اندیر سے رات ایک روز رسول علیہ السلام فی حضرت  
جبرائیل علیہ السلام سی پوچھا کہ کیا سب سے جو کہی فی میکائیل کو ہستے نہیں دیکھا حضرت  
جبرائیل نے جواب دیا کہ ایہ رسول اللہ جو کہتی ہو سچ ہے جس روز سی دوزخ کی آگ پیدا ہوئی ہے



اوس روزی میکائیل کی دل میں اوس کی حسیبت سنا گئی ہی ماری خوف کی ڈرتی رہی بہن میرنسی کی کچھ  
 موندنہ سی نکلی سجان کھڑا سی قریب فرشتی بین اوتن دل میں دوزخ کی دہشت ایسی بیٹھی ہی کہ پوٹ  
 دوجا سن تانی ہی اسن کرین پری رستی بہن کہ خدا جانی کو حکم ہوا اسین ٹل لی کاود مالک نجاتی  
 سب کا چوٹی بڑی سب اوسکی بندی بہن ہا فرجوا ہی جب جا ہی کری اور یہ آدمی زاد ایسی مغرور  
 کسرش بہن دنیا پائی ہوئی اسکا حکم ہی ایسی غافل پوری کہ استعمال کا اون کو کچھ خیال نہیں دن رات ایسی  
 آرام اور نام کی کام میں لگی رستی بہن دوزخ کی عذاب کچھ نہیں ڈرتی وان کہا حال ہوگا کیسی ملاسن  
 اگر غار ہوگی کہ جبکہ حدو پلان نہیں اوسد فدا کو فدا دیکھ کام نہ آدمی کا معذرت اور گرا آگاہی کا  
 کچھ نہ سنا گیا کہتی بہن کہ جب لوگ اپنی احوال کی سترسی دوزخ میں بہری جاو گئی ہوتی ہوتی چلا چلا  
 چلن ہون گی کوئی ان کی نہ سنی گا کہیں دنیا میں جب ہمہر مصیبت پڑتی ہی منت اور زاری  
 کوئی سجاتا نہا یا صبر کرنے سی کہ ہو جا تا تھا کیسی مصیبت ہی کہ ہزار برس گئی نہ کوئی سجاتا نہا نظر آیا  
 نہ یہ کہ کہ ہو آگاہیہ کہ کہ کسی کہیں کہ ہر جا میں ہی کہیں سواۃ ملکنا آج خدا اکھڑا  
 لٹا لٹا کن تجھیں تر حیداب برابر ہی ہمار ہی حق میں ہم ہر لاری کرین یا صبر کرین کہ نہیں صلی  
 جب ہزار برس اور گز جائیگی شب ایک برصید پیدا ہوگا کہ نہ کیہ کہ خوش ہوگی قیاس کرینکی شاید  
 اسدی ہر جمع کہا جانی ہیجا اب یا اسکی رنج ہی خلعی پاوین گی اوسوقت حضرت جبریل ہی آندے گا  
 یون پوچھ گی کہ گناہ کیا کھتی بہن عرض کرین گی تو خود منو اور دنیا ہی تجھہ کچھہ پوشیدہ نہیں یہاں  
 جا ہی بہن حکم ہوگا کہ جاسل ہوین ہی بری وہین بری کچھ برسین گی ایک ایک اونٹ کی برابر ہی  
 زہر دار کھنکی کاٹنی سی ہزار برس تک جلن اور زور شش می گی ہر ہزار برس تک جل اور فدا دیا جائیگی  
 پانی مانگی کی تب ایک کالی بدلی ظاہر ہوگی اوس ہی سانپ بر سین گی خنکی کاٹنی سی دوزخ لاریں  
 ایک تپا اور بی قراری او نہیں رہی گی فرمایا اللہ صاحب نوری زہا صبر خدا با حق العذاب کا کھڑا

حضرت یونسؑ کی قبر کو ہم نے پایا ہمیں اون پر عذاب پر عذاب بدلا اور سچا جو تبارک کرتی تھی غرض طرح طرح  
 کی عذاب پی در پی کہنے کا رفق و واسطی و درختم میں ہو جو وہیں ایک دم کی فرصت اور تھوڑی سی تخفیف بھی  
 نہ ملتی تھی اسی بہانہ پر اگر اللہ عزوجل کی کبھی پراپان کر سکتی ہو تو قیامت کی عذاب سے ڈرو واپسی عمر اللہ تعالیٰ کے  
 عبادت اور بندگی میں کاٹو رسول اللہ کی پیروی میں رہو دنیا کی لغت چھوڑو شہوت اور لہو کا مورچہ سے  
 دور رہا گو سکرشی اور گمراہی اختیار نہ کرو اور اس منعم حقیقی کے بدلے لاپرواہی کی تھاری اور جاری کی غضب نہ کی  
 کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ یہ ہے جو بے خوف و یقین کر دے گا روئے کو اور افراتون کو و فرخ میں ڈالے گا اور جو  
 اولیٰ ہو گیا سچ ہی بگاڑوں کی وہی جگہ ہی اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی خوشی چاہتی ہو سکی حکم برداری  
 کرتی ہیں وہی بہشت میں داخل ہوں گی یون کی روایت ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کا جسم  
 بنائی کی واسطی ٹٹی نہیں کرنے لگی حضرت جبریل علیہ السلام نے ایک قدرہ آگ دوزخ کی لاکر زمین میں رکھی تھ  
 طبق زمین کو اوسنی جلس یا جلا مارا آخر وہ آگ دنیا میں نہ مل سکی ہر جب حضرت جبریل الیٰ بی علیٰ ہوا  
 غرض سات مرتبہ آگ لائی جب یہاں وہ نہ ٹھہری تب جناب باری تعالیٰ میں عرض کی خداوند ملازم  
 کی آگ کی طرح دنیا میں قرار نہیں کیڑے حکم ہوا اگر ای جبریلؑ دوزخ کی واسطی میں دوسری آگ بنائی ہے  
 اوسکو لو ہی پتھر کیڑے میں رکھی ہے اوس لیجا و حضرت جبریل علیہ السلام موجب فرمان کی وہی آگ  
 لائی گدا آدم علیہ السلام کی جسم سا کہ میں لگی روایت ہے کہ حضرت رسالت پناہی ایک دن حضرت  
 جبریلؑ ہی پوچھا کہ وہاں دوزخ کی کیا صورت ہے خدا اوسکو بیان کرو حضرت جبریلؑ نے فرمایا یا رب  
 قسم ہے بجا اوسکی جس نے تجھے نہیں کیا اگر دوزخ کی آگ سوئی کی ناکی برابر دنیا میں لاؤں تمام آسمان میں  
 اور جہادوں کی درمیان میں ہی سب کا نسب جل جل کر کباب ہو جاوی اور ایک قطرہ دوزخ میں  
 عرق بدن کا یہاں پہنچاؤں دنیا کی تمام لوگ اوسکی بدبو سی ایسی اذیت پائیں کہ جان سی ہاتھ  
 دھو بیٹھیں اور ایک تہذیب دوزخ میں کی جاکر ٹی اگر میں یہاں لاؤں اوسکی بدبو سی آدم کی کیا

پہاڑ دب کر چور چور خاک سیاہ ہو جاوین یا رسول کریمؐ کی دوزخ کی ایک کناری پر جس کا کھنٹا  
 ہی نہیں ہی غلاب کرین دوسری کناری کی آدمی اوسکی پیش ہی جل بہن کر کوٹا بن جاوین  
 اور خار اوسکا اس قدر ہے کہ اگر کوئی ایک پتھر اسمین ڈالی ہزار برس تک نیچے چلا جاویں پھر اسی  
 اور چوڑنگی لکڑی اوسکی لوہ پتھر خوراک اوسکی آدمی اور پری وٹن کی رہنی ولون کو پانیے  
 کی جگہ دوزخ میں کا پیپ لوہ اور کہانی کو زقوم کا درخت جب کہ سیخ نکھتی ہیں اور اون کو  
 کپڑا نہیں لگا دوزخ کی رنگ ہی زیادہ سیاہ لیکن فرمایا اللہ تعالیٰ فی سورہ دخان ہن ران  
 قَبْحَةً اَنْزَلْنَاهَا عَلَيْهِمْ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَلَا يَنْفَعُوْنَ ترجمہ بیشک درخت سیخ کا کہنا ہی  
 گنہ گار کا جیسی پہلا تانا کوتاہی بیٹون میں اور دوزخ میں سات درواری ہیں ایک دروازہ  
 سی دوسری دروازہ تک ستر ہار بنی راہ ہی اور چوڑائی ہی اوسکی سی قدر ایک ایک دروازہ  
 ایک ایک گروہ کی ایسی مقرر ہے اور ہر ایک دوزخ اپنی آپس کی دوزخ سی ستر درجہ گرم اللہ تعالیٰ  
 کے دشمن اور ذوقان اسمین ڈالی جاوینگی اوق گردن میں بہاری بہاری الگ کی طوق اور ہاتھ  
 پاؤں میں لوبی کی ہست کران اور بیڑیاں دی جائیں گی دونوں ہاتھوں کو پیٹ کی طرف ہی نکال کر  
 پیٹھ کی طرف کہیں گینگی اگ کی کوڑی مارین گی یہیہ حال نہ کہ خراب نہیں علیہ السلام بہت متفکر ہو  
 روزی لگی پھر لوچا کو بہائی جبریلؑ اس طبقہ میں دوزخ کی کہن قوم رہی گی جبریل علیہ السلام فی بیان کیا  
 یا رسول اللہؐ سب کی نیچے کی طبقہ میں منافقوں کی جگہ ہی جو ظاہر میں مسلمان کہلاتی ہیں اور باطن میں  
 جو جو کفر اور شرک کی کام ہیں کرتی ہیں اللہ اور رسول کی محبت دل میں نہیں رکھتی قیامت میں  
 نہیں ڈرتی مومنہ میں کچھ دل میں کچھ مومنہ کی دل کی جوٹی اور فرعون اپنی قوم سمیت ہیں گنا  
 اوسیکانام باوید ہی اوسکی اوپر کی طبقہ میں مشرک رہیں گی جو اللہ تعالیٰ کو مانتی تھی پھر اور ان کو  
 ہی اپنی مشکل کے وقت بیکار تھی ان کی منت مانتی تھی خدا کی کا خانہ میں شرک کی جگہ تھی

تہی اور یہی عبادت کی آداب و ن کی ساتھ بجا لاتی تھی اور سکام جنہم ہی اؤس کی اوپر کی طبقہ  
 میں ہو دو اور نصاریٰ جو آخر زمانہ کی پیغمبر پر کہ اؤس کی کتابوں میں ایک پیغمبری صاف ثابت ہے جسکا  
 حال سنت کی باب میں معلوم کر چکی ایمان نہ لائی رہیں گی اور سکام نام مقرر ہے اؤس کی اوپر کی طبقہ  
 میں شیطان اور اؤس کی ذریات اور جسبی اسکی پیروی کی رہیں گی اسکا نام لفظی ہے اور اسکی اوپر کے  
 طبقہ میں سود کو مانیوالی رہیں گی اور سکام نام حطیہ ہے ان چہ طبقوں کا حال بیان کر کے حضرت  
 جبریل ع چپ ہو رہی تہ جناب رسالت مآب نے پوچھا کہ چہ دوزخ کا بیان جو تمہنی کیا معلوم  
 ہوا اب ساتوین کا بھی حال کہو کہ اؤس کی رہنی والی کون ہیں بولی یا رسول اللہ یہ خبر نہ پوچھو  
 حضرت نے فرمایا کیوں نہیں اسکی حقیقت بھی سنائی حضرت جبریل نے جناب پاک کا سر اپنی  
 چھاتی سے لگایا چوم کر کہا آپ سچی انگلیں کر کے دیکھیں حضرت نے جو دیکھا بڑی کثرت سے حور  
 مرد اسمین بہری ہیں حضرت جبریل ہی پوچھا یہہ کی امت ہیں حضرت جبریل نے بیان کیا  
 کہ تمہاری امت کی لوگ ہیں جنہوں نے دنیا میں بڑے بڑے گناہ کیے تھے اور سرکش اور کفر کی  
 ساتھ رہتی تھی اور بنی توہ دنیا سے گزر گئی حضرت یہہ شکواری غم کے بیوش و تباہ ہوئے  
 حضرت جبریل نے حضرت کی سر مبارک کو چھاتی سے لگا کر دیا حضرت وہیں ہوش میں آئی فرمائی  
 گئی ابائی اب سخت مصیبت اور بڑی پریشانی بجا و حاصل ہوئی یہہ کہہ کر روتی روتی اپنی حجرہ میں  
 تشریف لی گئی جاننا زپر کر کے آہ و زاری کرنی لگی اپنی خاوند کریم و رحیم کی عبادت میں مشغول  
 ہوی سجدہ پر سجدہ کرتے دھار دھار مانگتی سات دن تک یہی حال رہا کہ سیکو اسبات کی خبر ہوئی  
 کہ حضرت کمان تشریف فرما ہوئے آخر کو سب اصحاب مل کر حجرہ کی دروازہ پر آئے حضرت نے  
 پہلی سے بلال رضی اللہ عنہ کو روانہ ٹھلا دیا تھا اور فرمایا تھا کہ اگر کوئی آدمی تو اوی بہتر آنی نہیو  
 جب بار دن نے فقہ کیا حجرہ میں جاوین بلال نے منع کیا کہ حضرت کا حکم ہے کہ اگر کوئی نہیو کی ب

ہوتی ملا اور فرما کر قتی آخر کو سب اپنی اپنی گھر گئی اور یہ گمان ہوا کہ تیرا آپ فی رحمت فرمائیے  
 بعد اوسکی حضرت بی بی امینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں جا کر یہ سرگزشت مفصل بیان کی حضرت  
 بی بی کو کوئی دن سی موانوں معمول کی حضرت فی کفائی کی وقت میں بلا یا تہا اسکا غم تھا ہی ہوئے  
 سنہی پی پی یہ بی بی ہوتی نہایت پرتواری سی روئی ہوئی چھری کے پاس تھیں دیکھا کہ بلال بی بی  
 ویا کیا کہ گرد وازہ کو مل دو تو میں حضرت کی چہرہ مبارک کو دیکھ کر سعادت حاصل کروں دونوں  
 جہان کی دولت ہی عامہ اوٹھاؤں بلال نے کہا کہ حضرت منع کیا ہے کہ کوئی اندر نہ آئی پادی بیست  
 سنکر بہت تنگین ہوئیں پاک پروردگار کی جناب میں عرض کرنی لگیں خداوند اگر تو اپنی قوم سی  
 اس دروازہ کو کو مل دی تو میں اپنی باب کا چہرہ دیکھوں زیارت کروں دین و دنیا کی نیک نیت  
 حاصل کروں وہ میں اللہ تعالیٰ کی قدرت سی وہ دروازہ کھل گیا حضرت بی بی بیستہ چلی گئیں  
 دیکھتی کیا ہیں کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاننا بچھا کر سجدہ میں پڑ پڑی روئی کو کہیں  
 آچکے سوچ گئی ہیں چہرہ مبارک نہ دروازہ شریف دہلا نا تو ان ہو گیا ہے اللہ باندہ کو عرض کیا یا اللہ  
 یا رسول اللہ یہ کس غم اور کیا الم ہے یہ کہہ سکر چکا کہ اور ماتم ہے جواب فی اختیار کیا ہے مجھ کو کہ سب  
 چوسٹے برون کو الہی محبت مصیبت میں ڈالا ہی زبان مبارک سی کچھ فرمائی اچانکہ کوئی ہار  
 سی ٹمک گا کہ کچھ حضرت فی سجدہ سی سر اوٹھا کر دیکھا کہ بی بی فاطمہ نہایت عاجزی اور پتھری سی  
 کھڑی ہیں فرمایا کیا کون ای جان بابا کیا بولوں ای فاطمہ اگر سات دن ہو میں کہ جبریل  
 آکر ایک خبر ہم شہادی ہی بھیجی تھی میری دل پر پتھری چاگائی کچھ میں تہ تہری لگ گئی  
 اور میں خالق کے جناب میں پڑا ہوں کارسار حقیقی کی خدمت کر رہا ہوں جب تک وہی بی بی فاطمہ  
 سی میری عقدہ کشائی نہ کری کون میری خبر کی کس سی یہ مصیبت دفع ہو سکے حضرت بی بی فاطمہ  
 سنکر باب کے قند و عایں مشغول ہوئیں اور رو کر مناجات کرنی لگیں اے اللہ گدڑی ہوئی کہ میں

حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمائی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم میری امت پر کھینچو  
 کیا خوشی کرو بہت غم نہ کھاؤ حضرت نے یہ خوشخبری سنی ہی یہی ہو گا کہ اللہ کا پیرو چاہے کہ میری امت  
 کہنے لگا کہ اس صورت میں جو دنیا کی حضرت میری امت کی دھڑلہ ہی عورتوں کی سرکے  
 بال پکڑ کر داخل کر گئی مگر اور امت کے کہنے کا رد کی طرحی مودتہ ان کا سپاہ اور چہرہ بلی کی ہوت  
 نہ ہو گا طوق زنجیر گلے میں ڈالا نہ لگایا اتنی بات سن کر حضرت کی کچھ سی ہوتی روایت ہی  
 کہ بہت پیغمبر صاحب کی کہنے کا راستہ کو دفع میں لیا دینگی الگ و الگ دار و غم پوچھیں گی یہی  
 امت کوں قوم میں جو اگر کہنے کا رد کی طرح انہیں نہیں لائی فرشتی کہیں گے کہ اس طرح پر حکم ہوا  
 ہی ہر ایک پوچھیں گی اسی کہنے کا رد کی امت ہو چکا تو وی بولیں گی ہم امت اس کو جان نہیں  
 قرآن شریف اور دیناں کا روزہ اور اتنا کہ یہ سن کر کہیں گی کہ یہ دونوں محمد رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کے اوپر اور تہا جب دوزخی ہینہ نام سنیں گے رو رو کر زبان کرین گی کہ ہم آدمی  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہیں پر ان کی نظر دوزخ کی طرف پڑی گی وہ کہیں گے  
 کہ زبانہ یعنی دوزخی پیادہ ہیبت ناک بھیانک صورت ہی بیٹھی ہیں اور انوام طرح کی غذا بٹان  
 دکھائی دیتی ہیں نہ پٹ پٹ ہو اسل در مضطرب ہو کر الگ سی کہیں گی اگر حکم ہو تو ہم سب مل کر  
 اپنی اس مصیبت پر خوب روتیں اور فریاد و فغان مچائیں مالک کہیں گے اسی بہتر آج کا  
 روزانہ ہمارا کیا کام آوے گا اگر دنیا میں سچو کہ جلتی اللہ و رسول کے فرمان بجا لاتی اپنی خواہش اور  
 طمع کو کسی کام میں دخل نہ دیتی تو آج کا یہی کو در دین پڑتے ایسی ہی غم میں مبتلا ہوتی آخر  
 مالک دوزخ کو حکم فرما دینگی کہ کیا دیکھتی ہی ان کو اپنی طرف کہیں جو ہیں دوزخ سوہنے اپنا ان  
 طرف پاس کر دوڑیں گی ایک بار گی ان سب کی زبان پر کلمہ یس آلہ الا اللہ محمد رسول اللہ جاری ہو گا  
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سننے ہی دوزخ الگ ہو جا وی گی ہر ایک عفتہ ہو کر دوزخ

کو کہیں گے ان لوگوں کو کہ دوزخ جواب دی گی یہ لوگ اللہ کی پیاری محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کا نام لیتی ہیں کیونکہ کچھ دن ملک کہیں گی اوسی اللہ تعالیٰ کا یون حکم ہے ہم تم کی کاربن تب دوزخی  
 آگ ڈور کر ہر ایک کو بیکہ کی کسی کی گردن تک دوسری کی کمر تک ٹپ جائی گی جبکا جیسا گناہ ہی کو  
 اوسی اندازی کی موافق عذاب میں پسائیں گی ملک فرماوین گی اسی دوزخ کی آگ خوب خبرداران  
 سوزہ اوسینوں کو نہ جلاتو سوزہ ہی قرآن پڑا ہے اوسین میں سوزہ کی سبک پیاس کا دکھ دھرایا ہے  
 غرض اس حال ہی جیت تک اللہ تعالیٰ چاہیگا دوزخ میں ان کو رکھیا جب انکا وعدہ برابر ہوگا  
 اور مدت عذاب کی تمام ہوگی تب اللہ تعالیٰ کا حکم حضرت جبریل پر بھیجا اسی جبریل محمد کی امت کا  
 کیا حال ہے جا کر دیکھو حضرت جبریل دین کی دوزخ کے دار و دروغ اوسوقت اپنی سخت پر دوزخی  
 پیچون بیچ بیٹھی ہوئے حضرت جبریل کو دیکھ کر تعظیم کو اڑھیں گی اور کہیں گی کہ بھائی حضرت جبریل  
 فرماؤں گی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا احوال دیکھنے آیا ہوں فرماؤں گا کیا حال ہے کس حالت میں  
 پہنچیں ہیں ملک کہیں گی گوشت پوست ہڈی کو ان کی دوزخ کی آگ کہا کی ہی صرف جان باقی ہی  
 سوزہ ارون طسکی عذاب میں ہنس ہی ہیں یہ کہہ کر دوزخی سوزہ پری سر پر کوشل اڑھائی  
 دوزخی حضرت جبریل کو دیکھ کر کہیں گی اسی ملک چم فرماؤ یہ صاب کون ہیں تنگی صورت سی ہو  
 محبت کی بات ہے ہی ان کی پیاری وضع ہماری دلگوہت بہاتی ہی ملک فرماوین گی اسی کہہ کر  
 یہ حضرت جبریل علیہ السلام ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی اتنی ہیں گنہ گاران دوزخ  
 کی نام سنتی ہی شور و غل مچا کر نالہ و آہ کر رہی سنت اور زاری ہی عرض کر نیکی یا حضرت جبریل ہمارا  
 سلام ہماری غم جو پہنچائی اور ہماری دکھ اور مصیبت کی خبر ان کو دیکھی اور کہتی کہ آپ نبیین ہمارے  
 تینے فرائض ہی کہ گنہ گاروں کی شفاعت میں کروں گا جنہم کی عذاب ہی ان کو چھڑاؤں گا حق تعالیٰ ہی  
 ان کی واسطی حضرت چاہوں گا سوزہ دوزخ گذری کہ ہم اس مصیبت میں گرفتار ہیں کیا بکریا

ہر ایک کو جلد سے گنہگاروں کی خبر لکھی ہماری مخلصی کی فکر کبھی صفر جبریل جب اللہ تعالیٰ کا جواب  
 میں حاضر ہوئی پیغام گنہگاروں کا حضرت رسالت پناہ کو پہنچا مہر لجاوین کی اللہ تعالیٰ پر وحی کا گہو  
 جبریل محمد کی امت کا حال کیا ہے عرض کریں گی خداوند اقدس جاتا ہے تجھ پر ظاہری میں کیا  
 عرض کروں جو کہہ ان پر گزرتا ہی میں کس نہی سنناؤں تو کہیم وحیم ہے جب مناسب ہو  
 حکم فرما پر اللہ تعالیٰ اپنی فضل سے حضرت جبریل کو یاد دلاؤ گا کہ تم ہی ان گنہگاروں کا پیغام ان  
 پیغمبر کو نہیں پہنچا یا اب جاؤ اور سناؤ اور میری حبیب سی کہو کہ اب گنہگاروں کی شغاعت کی تمام  
 میں آؤ ان کی مغفرت چاہو اپنی وعدہ کو وفا کرو حضرت جبریل علیہ السلام حضرت پیغمبر خدا کی پس  
 جان وی بڑی خوشی اور عزت سی ایک نہ موتی اور ایک دانہ یا قوت کی خمیر میں حسین چار ہزار  
 بڑے بڑے موتی لکھتے ہیں جڑاؤ تخت پر نور کا تاج سر پر دی اپنی آل اطہار اور اصحاب با وقار  
 کے ساتھ بیٹھے ہیں اور ہزاروں حورین خدمت میں حاضر ہیں جاتین گی جب حضرت علیہ السلام  
 حضرت جبریل کو دیکھیں گی پوچھیں گی کہو بہائی کہاں سی آتی ہو کیا خبر لائی حضرت جبریل ہاتھ  
 درنگی طرف سی تمہاری اتسکانیام لایا ہوں احوال انکا یہہ سی کہ دوزخ کی آگ اون کا جسم کھینچے  
 صرف جان باقی ہے بڑی مصیبت سخت اذیت میں گرفتار ہیں مجھ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے  
 تمہاری خدمت میں بہت بہت سلام عرض کیا ہے پیغام دیا ہے کہ اب کچھ کو تپاؤ تو زانی  
 باقی نہیں رہی رحم کبھی ہماری فساد کو پہنچی شدہ مازنی خبر کبھی حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم  
 اس پیغام کو سنتی ہی نہایت عکس اور مضطرب ہو کر زار زار رو دینگی نور کا تاب اپنی سب سے اوتار  
 ننگی سر فرادی کی صورت بنا کر حضرت جبریل کو ساتھ لیکر عرش معلیٰ کے آگے سجدہ میں گرین گی  
 ہزاروں ہی حق جل و علا کی صفت اور ثنائیاں کر کے دعائیں مانگیں گی اور اپنی امت کی نصرت  
 چاہیں گی اور کہیں گی خداوند دنیا میں مینی تیری حکم بجالانی میں بہت تکلیف اور ٹھائی



اور میری بال بچوں نے بھی میری چچی ہر طرح کی اذیت پائی قتل ہوئی ہار گئی مینی اسکا عوض بھی  
 دیا کہ چچہ نہیں لیا اب یہاں مجھ پر رحم کر میری امت کی گناہوں سے درگزر تب جناب باری ہی حکم  
 ہو گا اسی محمد مجھ سے اپنا سر ڈھٹاؤ دعا تمہاری قبول ہوئی امت تمہاری بخشش گنجی دوزخ  
 کی طرف جاؤ اپنی امت کو نکال لو بہشت میں پہنچاؤ حضرت دانسی بامراد ولی دوزخ کی نزدیک  
 آکر مالک دوزخ کی دروازہ سے پوچھیں گے کہنی میری امت کہاں ہے مالک جہنم کا موندہ کھول دیکر  
 حضرت کی صورت جب دوزخ میں کو نظر پڑی گئی ایک مرتبہ سب کی سب فریاد و ادلا کر کی عرض  
 کر گئی یا رسول اللہ یا حبیب اللہ یا شفیع اللہ نہین یا رحمة اللعالمین ہم لوگ اب احوال کو پہنچ کر کہہ  
 جسم باقی نہیں دوزخ کی آگ نے سب کھالیا جلادیا ہم کر دیا صرف جان باقی ہے ہم پر مہربانی کیجی اس  
 دکھ سے نجات دیجی حضرت فرما دی گئی کہ مینی تمہاری مغفرت جناب باری ہی چاہی اب تمہاری تجا  
 ہوئی غم نہ کہاؤ ذرا صبر کرو پھر مالک کو اس کی خبر دی گئی اللہ تعالیٰ کے فضل کا حال بیان فرما دی گئی  
 مالک یہ سن کر ہی فی القدر ان لوگوں کو جہنم سے نکالنے کا حکم دی گئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ  
 وسلم دوزخ کی دروازی پر اگراں لوگوں کو جنہوں نے اپنا ایمان شریک کی باتوں سے دنیا میں بچا یا  
 مگر شیطان اور نفس کی گمراہی سے گناہ کی کام کرتی ہوئی بی توبہ مگر ہی تھی ان کو دیا ہی حذر کال کر  
 اپنی سب تہیہ لجا کر اس کو حق کی دریا میں غسل لے لوادین کی بدن ہو گا انکا صاف ستہا جیسی کلمی  
 سے نکلا چہرہ انکا نورانی چہرہ دہرین رات کی چاند کے طرح لائمانی پھر ہر ایک کی پیشانی پر درام آراؤ  
 کا لکھا جائیگا بعد اسکے سب کی سب بہشت میں داخل ہونگی اور جو لوگ آخری زمانہ کی پوجہ حضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہیں لائی اور ان کی شریعت کی مطابق نہ چلی اور کفر اور شر میں  
 ڈولی رہی وہی لوگ خواہ آدمی ہوں خواہ جن جہنم میں پڑیں رہیں گے ان کو جہنم کا پتہ چلے گا  
 کہی دانسی خلعی نہا دیں گی یا اللہ یا رحیم ہو کہو اور سب مسلمانوں کو تکیا کرنی کی توفیق عنایت کر

اور بری کاموں ہی کے سوا کہ دوزخ کی عذاب ہی بچیں بہشت میں جگہ پاویں آمین رب العالمین  
 محمد وآلہ الامجاد اسی پر شروع ہوا احوالِ جنت کا فرمایا اللہ تعالیٰ فی سورہ حج میں  
 اِنَّ اللّٰهَ يَدْخُلُ الْاَكْدِيْنَ اَمْوَالَهُمْ وَالاَنْفُسَ فِيْهَا جَنَّاتٍ جَعَلَ فِيْهَا مِنْ ثَمَرَاتِهَا اَنْهَارٌ يَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ وَهُمْ فِيْهَا يَكُونُونَ  
 فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَتُؤْتَوْنَ فِيْهَا كُفًى مِّنْ ثَمَرَاتِهَا وَهُمْ فِيْهَا يَكُونُونَ  
 ایمان لائی اور کہیں بہشتیان باغوں میں بہترین جگہ نیچے نہریں گہنا پناؤں کی دان کو دان لگائی  
 اور موتی کی گانٹے پوشاک ہی وہاں ریشہ کی ایسے ایمان اور عمل صالح کی عوض اللہ نے یہ نعمتیں ان کے  
 نصیب کی ہیں جن چیزوں سے یہاں دشمن خوشی کرتی تھی وہاں دوستوں کو طبعی دشمن محروم  
 رہیں گی بلکہ دیکھ دیکھ کر عین کی افسوس کریں گی دوست خوشیاں کریں گی اگر ہی رہیں حضرت ابو  
 ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ خبر حاصل شد علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بہشت  
 کی دیواریں سونے اور رومی سے بنی ہیں اور جن کشتی اور گہاں کی غفران اور گہرہ و انکی جوڑا  
 خدائی فرمایا ہے کہ جب بہشتی بہشت میں داخل ہوں گی آواز آوے گی اسی بہشت کی رہی والوں خوشیاں کرو  
 عیش منگاؤ اب یہاں ہی کسی کو نکلا بہنیں ہمیشہ اسی آرام میں رہ کر وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے بالکل  
 اب کوئی یہاں نہ میری گامرت کاموں نہ دیکھی گاہ پر موت کو دوزخ میں اور بہشت میں کی اندر لاکر  
 فرس کر ڈالیں گی جو جس تمام کی لائق ہی وہ وہاں ہمیشہ کہ لکھا فرمایا اللہ تعالیٰ فی سورہ فرقان  
 وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ اُورَثُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ترجمہ اور یہ ہے بہشت ہی جو میراث  
 پائی ہی متنی بدلی اوں کاموں کی جو کرتے تھے بخیر دنیا میں اللہ کی تابعداری پر جو کچھ نہیں کرتے  
 تہنیں اس کی بدلی یہاں خوشی کرو سکھیں رہا اور ثابت قرآن ہی کہ بہشت میں ایسی نعمتیں  
 بہشتیوں کو طبعی گہر گہر کسی فی کبھی نہ دیکھا نہ سنا اللہ ہی جانتا ہے کہ وہ کیا ہی ہے فرمایا اللہ  
 تعالیٰ فی سورہ سجدہ میں فَاَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَاءً لِّمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

ترجمہ سوکسی چھی کو معلوم نہیں جو چہا دہرا ہی اسی واسطی جو پند کہہی انکوں میں بدلا اسکا  
جو کرتے تھی اور فرما بانجہ علیہ السلام نے کہ بہشت کی ایک کوٹھری کی جگہ سب باتون میں تمام دنیا  
کے اچھی مکانوں ہی بہتر ہوگی اور بہشتیوں کا حال ایسا ہوگا کہ کیسے ہم دہم میں نہیں آسکتا اور یہی  
زنگ بزرگ کی ایک بیوی میں بہتر طرح کا نزدیکیاں بہشتی چھین کی بیٹی کٹری لٹی اوسم  
وہ میوا موجود ہو کر نزدیک آجا گیا بہشتیوں کا پیشاب نہ پانتیا نہ جو کما تین کی بعد مضم کی پسینا ہو کر  
جا گیا کہ کسی کو بھی کچھ آزار نہ ہوگا کہ کوئی بھی مصیبت نہ ہوگی بلکہ ہر کوئی خوشی و خوشی کی چیزیں برسی کی اور عورتوں  
کے اٹھارہ اٹھارہ برس کی عورت مرد جیسے ہیں ایک کو مرد دیکھی گا اوسکی حسن کی  
دیکھ کر حیران رہ جائیگا مرد سب بی وادہ ہی امرد کی صورت ہوگی جس جمال عورتوں کا ایسا کہ  
کوئی عورت ایک اونگلی ایسی باہر نکالی تو تمام دنیا اس کنارہ ہی اوس کنارہ تک روشن ہو  
جاوے اور ہر ایک عورت کی پاس سے ترشہم کا زیور موجود رہیگا جس قسم کا جو صفت چاہیں  
پہرین وہی زیور ان کی خوشی کی موافق زنگ و روپ طرح کا ملتا جاوے گا کہ بی مدد بنگ سیلا  
پرانامقش نہ ہوگا اور سب کا درجہ بہشتیوں کی کم ہوگا وہ بھی پانچ محل کا بالا خانہ یا دیگا ایک  
سوزیکا ایک روپی کا ایک موتی کا ایک یا قوت کا ایک خوشی اور کا اور منہ یا علیہ السلام نے  
کہ وہ ان کی مردوں کو سومردون کی قوت ہوگی اور ان کی بدن میں سوائی ہر اور سینہ اور ہون  
اور ان کی کسی جگہ بال نہ ہون گی اور کپڑا انکا اگرستہ اسب زنگ ہوگا اور بہشتیوں کی خواہش تو  
حسن رنگ کا چاہیے تو جو درہیگا اور جب گشت کو انکا شوق کسی کو ہوگا جانور پر نہ حاضر  
ہو کر کینگی ای خدا کی دوست بہنی دی یا علیہ سبیل ہی پانی پیافشکی نیکی کی عامی اور کرہاں  
آئی ہیں اچھی چھی میوے ان ہماری خوراک ہی تم ہمارا کباب نوش کر و اور بعد آدھی جانور  
اون میں کی پہنچی ہوئی اور آدھی کی ہوئی موجود ہوگی بہشتی جب اون کو کھا کر آسودہ ہو جائیں

پیروی جا تو موجود ہو کر اگر چلی جاوینگے یہ عجیب تماشا ہوگا اور بہشتیوں کو زور پک لگائیں اور انکو  
 ایسی پیش قیمت کہ ہفت اقلیم کی مملکت اسکی برلی میں نہین ہو سکتی اور حدیث میں آیا ہے جب  
 مومن کو بہشت میں لیجاوینگے وہ انکی خادم اور ٹوٹوں اور گھوڑوں کو مویوں اور جواوین اور بالان  
 پاکر کسی کس جاکھڑنگے کہ مومن ہوا ہو کہ جہاں سیر کرتے ہیں اور شہر کا سلام آپس میں جسطرح  
 دنیا میں مومنین کرتے ہیں اسلام علیکم سہی ہی اور فرتی کہیں گی سلاطین کا خط و کتابت و ملاوٹ  
 حلال دین فیہ سلام بھی نہ تو تم لوگ پاک ہو داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ رہنی کو اور جو فرتی دنیا میں  
 لکھنی کو ان پر موقوف ہی وہ ان کی اس کی رکاب میں حاضر رہینگے ہر ایک جگہ اور مکانات وہ ان کے  
 اون کو دکھاوینگے ایک بالاخانہ کی چوڑائی ایک مہینے کی راہ اور ہر بالاخانہ میں ستر کوٹیران ہونگی  
 جسکی لبائی چوڑائی تین تین کوس تک ہر طرح کی نقش و نگار چمکتی انکی دیواروں میں ہیں کہ دیکھتی  
 ہوئی انکوں میں چھوٹی لکھاوی اور ہر بالاخانہ میں نہر دروازے اور خدمت کو نہر غلام تانبہ  
 ہر وقت مستعد رہیں گی اور ہر بالاخانہ کی آگے ستر کوٹری ہو ویر پورلے کٹری رہیں گی جلنے میں  
 ایسی تیز کہ بہشتی اگر نہر کو کسی مقام بجایا جائے پاک جہنمی میں نہنجاوین بہشتی ایسی تیز  
 جا پہنچے گا جیسے زور تھی نہ شینہ کیا دیکھ لگا کہ ایک تخت یا قوت کی دانی کا بنا ہوا ہر اہر جی کی ترب  
 اور حلیہ نہ فرما ہی فیض ہر قسمی خوشبو و آگوا آب مقصود و عذوہ تخت بلند پر ہوگا اور اس میں  
 یہ خاصیت رکھی جائیگی کہ جب وہی چاہیں بھی ہو جاوی جب چاہیں اور شہ جاوی بہشتی ان پر نہیں  
 اور خادم ان کی تمنا راہ نہر خدمت کو کٹری رہینگے اس دم بہشتیوں کو اگر انکی الحمد للہ الذی  
 صدقنا و صدقوا و رزقنا الارض یمتبعو من الجنة حیث نشاء فنعلم اجر العالین  
 ترجمہ یعنی شکر اللہ کا جسے ہم کیا ہمسی اپنا وعدہ اور وارث کیا ہم کو اس میں کا بہشت  
 میں جہاں چاہیں سو کیا خوب نیک ہی بدلائمت کرنوالوں کا اون بالاخانوں کی آگے ایک جگہ رہے

کہ جهان بہتستہ پیشہ کر آپس میں دنیا کی باتیں کیا کرینگی نہایت خوشی رام کی صحبت کی کھٹکی بہت  
 آئیگی پر بہت جہ کو پاک پروردگار کی دیدار کی نعمت سی جو بہشت کی نعمتوں کی فصل ہی سرفراز ہو کر تکی  
 یہ تو تھوڑا سا احوال مجھلا بہشت کا بیان ہوا اگر ہم ایک اوسکی نعمتوں کی حقیقت لکھوں تو برون  
 میں تمام نہ ہو اور دفترون میں نہ سماوی پس ای مومنو اگر تم اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اوسکی  
 نعمت کی علم کر گئی ہو اور بہشت میں جایا چاہتی ہو اور اوسکی مہربانی کی گہرین رہا چاہتی ہو تو دنیا  
 کرو اور نیک کاموں میں مشغول رہو ہمیشہ لہر اور رو کی فزون برداری بجا لگائو گناہ کی کاموں سے  
 اپنی تین بچاؤ بری عملوں سے کنارہ ایک بڑی تعداد میں بچو اپنی ہر دعائیں بہشت کی تسکین اور کو  
 دوزخ میں نجات مانگو حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے جو کوئی اخلاص سے تین دفعہ کہی گا خداوند بجا کرے بہشت کے  
 بہشت ہی اور آدمی کی خواہش تعالیٰ کی کرگی اور جو کوئی تین مرتبہ دوزخ میں اپنی اخلاص چاہیگا  
 دوزخ ہی اسکی جہان کی آرزو کرگی با پروردگار بجا کرے تمام مومن مردوں اور عورتوں کو اپنی حالت  
 اور حکم برداری کا توفیق دی اور نیک کاموں پر ثابت قدم رہے اپنی بی شمار اور کوئی اولاد اور اصحاب پاک  
 کی عزت میں یہ دعا میری قبول فرمائیں تمام ہی عبارت کتاب تنبیہ الغافلین کی جہیں بہشت  
 جنت اور دوزخ لکھا تھا اب ایک وصیت اور کرتا ہوں واسطی تیری ہی  
 فرزند کہ اسوقت میں بعضی مفسدوں نے فساد کو پکڑنا ہی اور لوگوں کو بھگاتی ہیں اور سید صاحب  
 غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدوں کو اور سید صاحب کی مریدوں کی اور متبع سنت لکھ  
 پر طعن اور بہتان کرتے ہیں اور اُن کی طرف احق و بائوں کی نسبت کرتے ہیں چہاں کسی ہی کسی کی  
 معاملات میں اپنی اپنی دینی میں کچھ نہ ہو ہی جب ہارنی لگی تو کوئی لگی کہ یہ دہائی ہی خدا کی فاد  
 اور بہتان ہی بجا کرے سب مسلمانوں کو بچاوی اب غور کر کے ہر مسلمان کی کہ بعض معتبر سید صاحب  
 غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدوں اور بعضی مفسدوں کی مریدوں نے جسکی ایسی تقریر کہ کہ مفسد تیرے

ہو گئی ہیں اور ناحق ہو کہ ستاقی نہیں اور تکلیف دیتی ہیں تم ان تینوں فرقوں کو جواب دو کہ ہم  
 اور سب مسلمان انکی فساد اور طعن اور بہتان سے بچیں جو عینی ہو جو بدعت اور نہایت اون کی ان تینوں  
 فرقوں کی جواب دی وہ اس وقت تین لکھی جاتی ہیں تاکہ کچھ اور سید احمد صاحب کے  
 مریدوں اور سوا سید احمد صاحب کی مریدوں کی اور متبع سنت کون کو فائدہ دے دی اور انشاء اللہ  
 تعالیٰ پر کسی بہکانی والی سی نہ ہو کہیں ہر سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدوں اور سوا احمد  
 صاحب کی مریدوں کی اور مشہر سنت کو کون فی حسی یون تقیر کی کہ یہ دو اکثر لوگ جانی ہیں کہ مولوی  
 اسحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن شریف کی معتبر تفسیر فرمائی اور حدیثوں کی معتبر تفسیر  
 اور سنت جماعت کی معتبر فقہان کی کتابوں اور فقہ کی معتبر کتابوں سی بطور سوال جواب کی اپنی زبان  
 سونسلہ لکھی ہیں اور نام اس سلسلہ کا مائتہ المسائل کہنا ہی اور چار اعتقاد اور عمل مائتہ المسائل  
 کی کتابوں پر ہی کہ جن کتابوں میں انہوں نے مائتہ المسائل لکھی ہیں یا انکی مثل اور کتابیں سنت و جماعت  
 کی ہوں اگر یہ لوگ مائتہ المسائل کی سالوں پر عمل کرتے تو ہم سے کبھی جھگڑا اور کراڑ کرتے انتحاب  
 خیر خواہ مسلمانوں کا یہ جو عرض کرنا ہے کہ جن کتابوں کی سند مولوی محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی  
 رحمۃ اللہ علیہ نے مائتہ المسائل میں دی ہے اور وہ کتابیں سب یہاں نہیں لکھی جاتی ہیں مگر محدثی سی بطور  
 کی کہ مثنوی نمونہ خوارزمی تاکہ لوگ معلوم کریں کہ مولوی محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے  
 کیا خوب معتبر کتابوں ہی میں یہ سلسلہ کیا لکھا ہے جیسی تفسیر کبر الامام محمد الدین رازی اور تفسیر مارک التفسیر  
 رحانی اور تفسیر فتح الغریز اور تفسیر معالم التنزیل اور حدیث کی کتابیں جیسی صحیح مسلم صحیح بخاری و مصابیح  
 وابن ماجہ و ترمذی و مشکوٰۃ و ابوداؤد و سوطا اور اصول کی کتابیں جیسی توحید و تلویح و مناقب  
 انشائی اور عقائد کی کتابیں جیسی عقائد و تفسیر اور فقہ اکبر امام اعظم صاحب کی اربعہ شرح و علانی  
 قاری کی ہی اور فقہ کی کتابیں جیسی کنز الدقائق اور ہدایہ و بیعی شرح کنز اور عینی شرح منہج و شرح

شرح کتر نصاب لاصحاب کافی شرح وافی کفایہ حاشیہ ہر ایہ فتاویٰ قاضی جان ظہیر دین سید  
 الرحمن فی خدمت النعمان درختا حب یہ تفریر سید احمد صاحب کی مرید و بیگ اور سید احمد صاحب کی  
 مرید و بیگ کی اور ہم سنت لوگوں نے محبت کی اور بیگ لوگوں کو سبکدہ سید احمد صاحب کی مرید و بیگ  
 سوا سید احمد صاحب کی مرید و بیگ کی اور ہم سنت لوگوں نے محبت کی اور بعضی لوگوں نے  
 یہ سوال کیا کہ ان لوگوں کو کوئی کیوں کہتی ہیں جواب یہ کہ یہ کسی کرا سوت میں بعضی نادان جن کو  
 سنتی میں کہ وہ بدعت اور شرک سی منکر کاجی تو کہتی ہیں یہ شخص دہائی جی ایسی باتیں دہائی کرانی  
 میں اسکا جواب یہ ہے کہ حسنات سی کہ ہم کو منکر کرتی ہیں اسکی برائی قرآن وحدیث اور فقہ  
 کی معتبر کتابوں سی جو سنت جماعت کی ہیں اولیٰ بیان کرتے ہیں کہ ان کتابوں کی کتابوں کا  
 نام نہیں ملتی اور نہ انکی کتابوں کی سند پڑھتے ہیں باوجود اسکی ہکو تہار اور دہائی کنا جہالت  
 اگر قرآن اور حدیث اور فقہ حنفی معتبر کے سوا تہاری کوئی اور کتابیں ہیں کہ ان سی ہم ہم  
 دہائی کہتی ہیں اور حالانکہ ہم ہی دعا کرتے ہو کہ جو حنفی مذہب پر ہم کو کیا ہوا کہ ہم اولیٰ باتیں کہتے  
 ہوا اور یہ مانوں کو یہ کہتے ہوا **باب اسن جگہ یوں جہا چاہی کہ سید احمد صاحب**  
 غازی رحمۃ اللہ علیہ امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مذہب میں تھی اور سید احمد صاحب کی مذہب  
 امام اعظم صاحب کی مذہب میں ہیں مگر سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جگہ کو تشریف لگتی تھی ان  
 اگر کوئی امام شافعی یا امام مالک یا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی مذہب والا مرید ہوا ہو تو اللہ اعلم  
 اور سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ نقشہ بندہ طریقہ میں مرید ہوا نا شاہ عبدالعزیز  
 صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی آوروہ مریدانی قبلہ گاہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی  
 رحمۃ اللہ علیہ کی تھی آوروہ مرید شیخ عبدالرحیم صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تھی آوروہ  
 سید عبداللہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کی تھی آوروہ مرید سید آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی تھی

آورده مرید حضرت محمد و الف نانی شیخ احمد مرید رحمة الله عليه کی تھی آورده مرید خواجہ باقری  
 با الله رحمة الله عليه کی تھی آورده مرید خواجہ ملک کی رحمة الله عليه کی تھی آورده مرید مولانا  
 درویش محمد رحمة الله عليه کی تھی آورده مرید مولانا رحمة الله عليه کی تھی آورده مرید خواجہ  
 عبدالحق رحمة الله عليه کی تھی آورده مرید مولانا یعقوب خرمی رحمة الله عليه کی تھی آورده  
 مرید خواجہ بہا والدین نقشبند رحمة الله عليه کی تھی آورده مرید حضرت میر کلاں رحمة  
 الله عليه کی تھی آورده مرید حضرت بہا با تہماسی رحمة الله عليه کی تھی آورده مرید حضرت ابوبکر  
 راقم بنی رحمة الله عليه کی تھی آورده مرید شہر کا نام ہی آورده مرید حضرت خواجہ محمود  
 انجیر فغوی رحمة الله عليه کی تھی آورده مرید خواجہ عارف ریلوگری رحمة الله عليه کے تھے  
 اور وہ مرید خواجہ خواجگان خواجہ عبدالخالق غجدروانی رحمة الله عليه کی تھی آورده مرید  
 خواجہ یوسف بدانی رحمة الله عليه کی تھی آورده مرید خواجہ ابو علی فاریدی رحمة الله عليه  
 کے تھے آورده مرید امام ابو القاسم قشیری رحمة الله عليه کی تھی آورده مرید شیخ  
 ابو علی دقاق رحمة الله عليه کے تھے آورده مرید ابامام ابو القاسم نصر آبادی رحمة  
 الله عليه کے تھے آورده مرید ابوبکر شبلیہ رحمة الله عليه کی تھی آورده مرید حضرت حبیب  
 بغدادی رحمة الله عليه کی تھی آورده مرید شیخ ابوالحسن متری مقطی رحمة الله عليه  
 کی تھی آورده مرید شیخ معروف کرمی رحمة الله عليه کی تھی آورده مرید امام علی سہوی  
 رضا رحمة الله عليه کی تھی آورده مرید ابامام موسیٰ کاظم رحمة الله عليه کی تھی آورده مرید  
 امام جعفر صادق رحمة الله عليه کی تھی آورده مرید رئیس فقہاء تابعین قاسم بن محمد  
 رحمة الله عليه کی تھی آورده مرید صاحب سوانہ سلسلہ رحمة الله عليه وآلہ وسلم حفصہ سلمان فارسی  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تھی آورده مرید امیر المومنین افضل خلفاء الرشیدین حفصہ ابابکر صدیق رضی



اللہ تعالیٰ جسکی اتنی اور وہ مرید سید الانبیاء والمسلمین شیعہ المذنبین خاتم النبیین محبوب الکائنات  
 احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی اور سید طریقی قادریہ احرار شیعہ طریقیہ سید خواجہ غازی  
 رحمۃ اللہ علیہ کو مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محبت دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بچا ہی اور ہم کیا جانیں وہابی کہان  
 اور کون ہیں اور دوسرا سوال بعضی شخص یوں کرتی ہیں کہ تفسیر فتح الغزوات تفسیر منہدی شاہ علیہ السلام  
 صاحب کی اور راہ نجات شاہ رفیع الدین صاحب کی اور فائدہ مسائل کے اعتقاد پر کئی والوں اور عمل کرنے والوں  
 یعنی سید محمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ مریدوں یا سوا سید محمد صاحب کے مریدوں کی اور شیعہ  
 سنت لوگوں ہی یہ کیوں سناؤں میں تو کہہ کرتی ہیں اور وہابی کہتی ہیں جواب یہ ہے کہ بعضی مسائل  
 اون کتابوں کی کہ خلاف نفس اور عقیدوں اون لوگوں کی ہیں اور یہ ان سناؤں کو عمل میں لائے  
 ہیں اور انہیں جو بھی کہتی ہیں کہ تم یہی عمل کرو تو وہ انہی تو کہہ کرتی ہیں اور ان کو وہابی کہتی ہیں  
 تو اس بات کو یوں سمجھا جاوے کہ ایک شخص ایسا ہو کہ اوس کی کوئی کراڑتا ہوا سناؤں میں اور  
 وہابی کہتا ہو بلکہ ہر ایک کی بڑی کافا مل ہو اور وہ کسی مجسم کثیر میں یعنی حید کی یا مسجد کی نماز  
 پڑھ کر لوگوں کی رو برو یہ لکھی مسئلہ ان کتابوں کے بیان کریں یہ پانچ مسئلے جو یہاں لکھی گئی  
 اور جس کسی فی سنیہ اور پھر سنیہ سید محمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدوں ہی یا اور شیعہ  
 سنت لوگوں ہی خفا ہوں تو چراغ جلالی کا مسئلہ شاہ رفیع الدین صاحب در شاہ عبدالعزیز صاحب  
 دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مشکوٰۃ شریف کی شرح میں منہگاہی اور جانور کے ذبح کرنے کی کا مسئلہ کہ سوا خدا  
 کی اور کسی تعظیم اور تقرب کی واسطی حلال کری مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محبت دہلوی رحمۃ اللہ علیہ  
 فی سنیہ سند تفسیر کبیرہ تفسیر یوہی اور درختہ اور فتاویٰ مطالب المؤمنین کسی لکھا ہی اور  
 جوئی رکھنی کا مسئلہ اور برہمیان بہتھی کا مسئلہ راہ نجات میں منہگاہی اور طواف کرا قبر و  
 بیسچ شرح مناسک کے اعلیٰ غازی صاحب فی منہگاہی اور غلامیہ کی ساریہ گریہ سناوے اللہ اعلم

اوس قوی سی کہ جو نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کی وقتیں پہنچیں اوس قوی کی سند  
 حرام لکھا ہی ہر جن لوگوں نے تہہ پاخ مسئلہ کتابوں میں برسی سند ذکر لکھی ہیں جن بزرگوں نے کتب  
 اود بزرگوں سے یا اود کتابوں کی تصنیف کرنیوالوں سے اگر تم خطا نہیں ہو تو سید احمد صاحب کی ہر  
 اور سوا سی سید احمد صاحب کی مریدوں کی اور شیخ سنت لوگوں کی بھی قصور معاف کروا کر اود کتابوں  
 کی تصنیف کرنیوالوں سے ہی تم خطا ہو اور سید احمد صاحب کی مریدوں سے ہی تم خطا ہو تو ہم سب  
 ناچار ہیں تم جانو ایک مسئلہ یہ کہ قبروں پر چراغ جلانا حرام ہی خواہ وہ قبر ولی کی ہو یا شہید کی  
 چنانچہ شاہ رفیع الدین صاحب نے راہ نجات میں منع لکھا ہی اور مشکوٰۃ کی شرح میں قبروں پر  
 چراغ جلانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے منع لکھا ہے اور یہ لکھا ہی کہ لعنت کی پینہ خدائی اود  
 لوگوں پر کہ جلاتے ہیں چراغوں کو اوپر قبروں کی ساتھ قصد تعظیم کے اود نزدیک بعضوں کی حرام  
 ہے اگر قصد تعظیم کا نہ ہو سب اسراف کی اور ضائع کرنی بال کی اور بعضی کہتی ہیں کہ اگر اوس جگہ پر  
 آدمیوں کے ہوا یا چراغ کی روشنی میں کچھ نہ کام کرتی ہوں جائز ہے اور سچ ہے بصورت کی چراغ جلانا  
 قبروں کی سبب ہی نہیں ہے بلکہ دوسری کام کی سبب ہی ہے کہ یہ اوس کے قبر مقصود نہیں ہے  
 انتہی اور ایک مسئلہ یہ کہ کسی کہ جائز جو ذکر کری اوس میں تقرب اور تعظیم اللہ کے چاہی اگر کو  
 خدا کے اور کسی تعظیم اور تقرب اود جانور میں ہو تو حرام ہے کہ جاتا ہے بلکہ بغیر صاحب محدث  
 دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستانی دیہ میں ساتھ ساتھ کہ قبر اور تشریف پوری اور درخت اور  
 قنادی مطالب المؤمنین اور حدیث کی کتابوں سے حرام لکھا ہے اور اگر اللہ کی نام کا ٹھیک کر ذکر کری  
 اور ثواب اوس کا کسی کی یاد و نام کو بخشی تو روا ہے اور ایک مسئلہ یہ کہ کسی کہ اپنی اولاد کی جینی کی  
 واسطی سے پرچوٹیاں اور دیبیاں کسی پیر کے نام کے رکھی کتاب ہ نجات میں شاہ رفیع الدین  
 صاحب نے منع لکھا ہے کہ یہ بزرگ نام پیر کے فلاں پیر کو نام کی چٹا ہے اور یہ فلاں پیر کے بدھی ہی اکی ہیں

محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں کو اصل نہیں آؤ ایک مسئلہ یہ کہ کبھی کہ طواف کرنا قبر پر کسی ولی  
 کی قبر پر یا شہید کی غیبت پر یا اور بیچ شرم مناسک کی ملا علی قاری صاحب فی الکباہی اور طواف  
 کرنا خصوصیت کو بہتر کہ کا ہے اور کبھی کتابوں میں یا تہ المسائل میں منہ لکھا ہے اور ایک مسئلہ  
 یہ کہ کبھی قبر امیر کی شہنشاہ راگ سننا حرام ہے تہ المسائل میں کبھی کتابوں میں عبرتیں سننا حرام ہے  
 جیسے بعضی لوگ عربوں میں منہ امیر کی شہنشاہ راگ سنتے ہیں تو یقین ہے کہ اکثر لوگ اوس وقت اوس  
 شخص کی بزرگی کا انکار کریں گی اور اوس کی معتقد نہ ہوں گی اور کہیں گی کہ یہ وہابی ہے اور یہ کہ کناہا  
 بسبب بدگمانی کی نہیں جو چاہے تو مایوسی کیوں کہ بدگمانی اوس کی قسمی میں کہ جو اس میں ظاہر کوئی  
 چیز نہ ہو اور دوسرا اوس چیز کی بدگمانی اوس میں کری اور یہاں یہ بات نہیں جو کوئی ان کتابوں میں  
 کہ یہ مسئلہ بیان کری سید محمد صاحب کی مریدوں یا کسی اور کی یا جو مسلمان جو ہرگز وہ شخص کے  
 عبادت کری اور فضل و رستہ ادا کری اور قرآن شریف پڑھی اور درود شریف پڑھی اور توفیق  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور شفاعت و رتبہ اور اولیا اور صلحا اور شہداء کی کاس اتنا دل سے  
 اور عجز و انبیا اور کرامات اولیا کا قائل ہو اور توفیق پر بھی ثواب و عبادات بدنی اور مالی کا مردوں کو کری  
 یعنی اللہ کے واسطے کری اور انکی ارواح کو ثواب پہنچا دی اور جو ضروریات دین کی ہوں ان کو کجا  
 اقرار کری اور چاروں دین حق و راستہ جانی تو وہ پاپ علم عظم صاحب کی مذہب میں اور کلمہ لا الہ الا  
 محمد رسول اللہ اور آمنت باللہ الی آخرہ باوازا بلند پڑھے امیر بھی اکثر بدگمانی کسی کو ہیں گے یہ وہابی ہے  
 اب جو کوئی اس میں سمجھائی پڑی ہے سمجھی اور بدگمانی کری تو وہ جانی اللہ جل علی شانہ عادل ہے  
 مان اگر کوئی شخص مخالفت کری چاروں مذہب ہی اور طعن مجتہدین پر ہرگز وہ شخص ہر بار دعویٰ کری  
 جناب سید محمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کہ مرید کا تو یہ جو میں چٹوا ہوں لیکن وہابی غلام ہوا ہو سیکے سید  
 صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب صراط المستقیم میں چاروں مذہب کی تعریف لکھی ہے اور کہتا ہے

کہ رول ان کا تمام اہل اسلام میں ہی بہتر اور چاہے اور سید محمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ  
 علیہ آپ بھی حنفی مذہب تھے اور بھی عل سید محمد صاحب غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مریدوں کا اور  
 مائتہ اسباب کے ہی اور اوچین بون لکھا ہی کہ پیروی ان چاروں مذہبوں کی پیروی سنت کی  
 ہی اور سید احمد صاحب مام اعظم کی مذہب میں تھی اور سید محمد صاحب کی مرید بھی مام اعظم صاحب  
 مذہب میں ہیں جب تمہی یہ سوال وجواب کی اور سنی ان سوال اور جواب کی اسی سید محمد صاحب  
 مریدوں پر تیار دیا کی کثافت نہیں ہوتا اب تم دباؤن کو کافر جانتی ہو یا فاسق پھر عوام کو کون  
 کی رو برو تم سید محمد صاحب کی مریدوں کو اور سوا سید محمد صاحب کی مریدوں کی اور سب جماعت کو کون  
 کو تم دباؤی کہتی ہو تم ہی سنی عوام کو کہ یہی سید محمد صاحب کی مریدوں کو اور سب جماعت کو کون کہتی  
 کہتے ہیں اور عقیدہ سید محمد صاحب کی مریدوں کا مذہبی ہی جو عقیدہ اہل سنت و جماعت کا ہی خدا  
 جواد کرتے ہیں اور فرض اور واجب اور سنت اور مستحب اور کفری ہیں اور قرآن شریعت اور روایت  
 پر بیستہ پیر اور اقرار شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شفاعت انبیا اولیاء اولیا اور صلوات اور شہادت کا کرتی ہیں  
 ساتھ اذن اللہ تعالیٰ کے اور معجزات انبیا اور کرامات دیا اور برائی سمجھتی ہیں اور اقرار نہیں کرتے اور سب  
 بنی اور رالی کا مردوں کو کرتی ہیں اور جو ضروریات دین کی ہیں ان کا اقرار کرتے ہیں اور چاروں  
 مذہبوں میں حق دیکھتے ہیں اور آپ مام اعظم صاحب کی مذہب میں ہیں اور کلمہ لا الہ الا اللہ  
 محمد رسول اللہ اور آمنت باللہ والی آخرہ باور بلند پڑھتی ہیں کہ یہی یعنی لوگ بگوانی ہی کہتی ہیں  
 کہ یہ دباؤی ہیں اب جو کوئی مسلمان ایسا عقیدہ رکھتا ہے جیسا کہ مذکور ہو چکا اسی شخص کو تو اہل سنت  
 و جماعت اور سچا مسلمان کہتی ہیں اگر وہی شخص دباؤی ہو جو ایسی افتقاد کرنے والوں کو دباؤی کہتی  
 اور ہم حسن چکی ہو کہ سید محمد صاحب کی مرید اور ہم سنت لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم سنت و جماعت ہیں  
 اور مام اعظم صاحب کی مذہب میں ہیں پھر کون کو ایسی شرارت سی دباؤی کہتی ہو تم کو ایسی شرارت سی دباؤی

حال معلوم ہو جائیگا کہ تہ ناسخ سید احمد صاحب کی مریدوں کو اور سواہی سید احمد صاحب کی مریدوں کی  
اور متبع سنت لوگوں کو وہابی کتبی پر جو مقدمہ دیا گیا کہوگی تو تم آپ وہابی ہو جاؤ گی موافق حکم سرحدی شریف  
کے حکم کہ **اِنِّیْ ذَرِّیَّةُ رَیْحِیْ اللّٰہِ تَعَالٰی اَحَنَّةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**  
**اَلَا یُرِیْ نَجْلٌ رَّجُلًا یُّجَلِّدُ بِالْفَسْقِ وَلَا یُؤْمِنُہٗ بِالْکُفْرِ اِلَّا اَزْدَنَ عَلَیْہِ اِنْ لَّوْکُنْ صَاحِبًا**  
**لِذٰلِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ** ترجمہ دیتے ہیں ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا اوہنوں نے کہا کہ فرمایا نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں گالی دینا پسے کوئی آدمی کسی آدمی کو فاسق کہہ کر اور نہیں گالی دینا ہی  
کسی کو کافر کہہ کر مگر جمع کرے یہی گالی دینی والی ہے جبکہ ہنوی صاحب دسکا قابل اوسکی بدعت  
کی بخاری نے یہ حدیث ہمیں اسو اسطی لکھی کہ لوگوں کی اعتقاد خیر شرع ہیں اوہنوں نے عوام لوگوں  
بکا کر اور مسلمانوں کو وہابی کہا اگر کسی کو فاسق کسی کافر بنوایا اسو اسطی بعضی پڑھے ہوئے غیر شرع  
اعتقاد کرنی والی وہابیوں کو کافر جانتی ہیں یا فاسق پھر ولیعہد سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ  
علیہ کے مریدوں کی طرف یا اور متبع سنت لوگوں کی طرف کرتی ہیں اور عوام لوگ تابع داری ان  
پڑھے ہوئے کی کرتے ہیں وہ بھی ان ہی کی طرح نسبت بری سید احمد صاحب کی مریدوں پر اور  
متبع سنت لوگوں پر کرتے ہیں اور وہابی کتبی ہیں اب یہہ ٹیڑھی اوس ٹیڑھی سید احمد صاحب  
مریدوں اور سوا سید احمد صاحب کی مریدوں اور متبع سنت لوگوں کو وہابی کہہ کر آپٹ بی ہوی  
موافق احمد شریف صحیح بخاری کی اور حدیث شریف بخاری کی تم سن چکی ہو اسی حدیث میں جا  
چاہی ہے کہ جو شخص اہل سنت و جماعت ہیں اور سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مرید ہیں یا سوا  
سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مریدوں کی اور جو متبع سنت ہیں اور امام اعظم صاحب کے  
مذہب میں ہیں اور دنیا داروں کی خوشامد و نیاکاکی واسطی نہیں کرتی ہیں اور احوال کو جس قدر  
علم دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ضرورت تھا اوہنوں نے پڑھ کر قرآن شریف کی تلاوت اور ذکر اور غزوات

اور درخاورد و پڑنی میں مشغول ہوتی ہیں اور شرک بدعت اور زیار و کلام آپ ہی نہیں کرتی اور از خود  
 کو بھی سچو مانتی ہیں کہ تم بھی شرک و بدعت اور زیار و کلام مت کیے ہو مگر منہ خطا داری بہر اگر انہی کو بھی گشت  
 کا کام ہو جاتا ہی تو یہ تو یہ کہتے ہیں اور جادوئی نیکی کا کام ہوتا ہے خدا کا شکر ادا کرتے ہیں اور چشم بند ہے  
 رحمتہ اللہ علیہ فی یوم فرا یا ہے قطعہ بندہ جان کی تر تفسیر خویش و غیرہ گاہ چنڈا آرد و در نہ آرد  
 چنڈا فرمیش کہ کس توانم کہ بجا آرد و بیخہ بندہ وہی بہتر ہے کہ تفسیر اسنی ہی غزیرہ ہے گاہ خطی اسکا  
 کی لادہ اور نہیں تو لایق خداوندی او کیلی کوئی نہ کی کہ بجا لادہ افسوس مگر فوسل اس وقت میں  
 شرک اور بدعت اور زیار و کاموں کی منہ کنیز الوں سی ہیں فرقی طعن و بہتان اور کرار اور جگر کرتی ہیں  
 اور یہ تین فرقتے یہی دعویٰ کرتی ہیں کہ ہم سنت و جماعت ہیں اول فرقہ اولان میں سی نہ پہون کہ  
 نہیں مانتا ہے اور دوسرا فرقہ بدعت و غیرہ کی کام کرتا ہی اسیر ہون اور غریبون کو بھی سکھاتا ہی اور  
 کہتا ہی کہ ہم ہر حکم کی مسالوں کو خوب جانتی ہیں اور پابنا ہے کہ ہر کو کو مقتدا اور پیشوا جانیں اور  
 فرقہ مسلمانوں میں کال مسالہ اتنا ہی اور طرح طرح کی فرقیہا ہی اور اب یہی عاجز عرض کرتا ہی کہ  
 تفسیر مارک میں لکھا ہی کہ حدیث میں آیا ہی کہ میری امت میں بہتر فرقہ ہو جائیں گی یا بہتر ہر فرقہ  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کاغذ میں سی ایک قہ بہشتی ہی اور سب فرقہ و فرقیہ ہیں ہر صحابہ فی منزل  
 کی کہ بہشتی فرقہ کو نہا ہی پھر فرمایا ہی صلی اللہ علیہ وسلم فی حبس میں ہون اور میری صحابہ میں انکے  
 سبھو اور فرقہ جو بہترین یا بہتر شرک اور بدعت اور غیر شرک کاموں کی منہ کنیز الوں ہے جہنگ اور کرار  
 کرتی ہیں مگر اس وقت جہنگ اور کرار کرتی ہیں کہ جو وقت سنت و جماعت کی لوگ شرک اور بدعتوں کی کا  
 سی شک نہ ہے ہیں اور کہتی ہی کہ ہم ہی اہل سنت و جماعت ہو جاؤ اور سو قیت وہ فرقہ والی سیدہ صاحب  
 مرید و سی جہنگ اور کرار کرتی ہیں مگر وہ ہیں فرقہ کہ چلایاں اور پوچھا ہی ہر جس کا سیدہ صاحب  
 کی مریدون کیا اور پوچھا سیدہ صاحب کی مریدون کی اور بتایا سنت و جماعت کو جان پانی ہیں جہنگ

اور اگر کرنا کو موجود ہوتی ہیں اب شروع جو اسوال وجواب اس فرقہ کا حکم کتابت کلمہ  
 قرآن اور حدیث پر عمل کرین گی ہم مجتہدین کی قیاسی اور اجتہادی سکون پر عمل نہ کریں گی کی فرقہ  
 شرک و بدعت اور ناروا کاسون کی منع کو نوا لوشی یعنی سید احمد صاحب کے مرید و راج اور سید احمد صاحب  
 کی مریدین ہی اور سید احمد صاحب کی مریدین کی اور متبع سنت گوین ہی یہ سوال کرتا ہے کہ ہم  
 بھی سنت جماعت ہیں اور امام اعظم صاحب کی مذہب ہیں ہیں اور یہ دلیل لاتی ہیں کہ امام اعظم  
 صاحب نے فرمایا ہے کہ میرا کلام اگر قرآن و حدیث کی موافق نہ ہو تو اس کلام میری کو جوڑ دو اور پھر پر مار دو  
 پر وہ فرقہ کہہ لیتا ہے اسوہ مطہی ہم قرآن اور حدیث پر عمل کرتی ہیں اور قیاس اور تشابہی مستندیر ہم  
 عمل نہیں کرتی ہیں پھر شرک اور بدعت اور ناروا کاسون ہی منہم کرنے والی یعنی سید احمد صاحب کی مرید اور  
 سید احمد صاحب کی مریدین کی اور متبع سنت لوگ اس فرقہ کو دو طرحی جواب دیتی ہیں اول  
 جواب اس طرح دیتی ہیں کہ سب مسلمان کیا مر دیکھا عورت سب آدمیوں کو قرآن و حدیث پر عمل کرنا چاہیے  
 اسطورہ چوبی قرآن کی معنی اور طلب تفسیر و تشریح کی ہیں تفسیر کبرا و تفسیر نثرا پوری اور تفسیر  
 جلالین اور تفسیر دارک یا ان کی مثل کوئی اور تفسیرین ہوں اور اسوقت میں ان تفسیروں کے  
 پڑھنے اور پڑھانی اور عمل کرنے پر علماء کرام اتفاق ہو گیا ہے اگر ان کی کہی ہو جب تم قرآن اور حدیث  
 پر عمل کرو گی تو ہماری تمہاری کچھ کچھ اختلاف نہیں ہی اور جو ہم ان تفسیروں کی لکھی ہو جب عمل کرو گی اور اپنی طرف  
 سے کچھ بیشک ہو گی تو ہمیں تمہاری اور ہماری کچھ کچھ اختلاف نہیں ہو گا اور بدعت اور ناروا کلام کی منہم کرنے والی  
 ان فرقہ کی ہوں کہتی ہیں کہ حدیث شریف پر عمل کرنا ہر آدمی کو چاہیے کیا مر دیکھا عورت کلمہ تہی بات جان  
 کہ حدیث شریف کی لغت بعضی کتابوں میں جمع کر دی ہیں جیسے مجمع البحار اور غایۃ لغت حدیث اور ٹی  
 سی جنہی کتاب میں جمع کر دی ہیں یا انکی مثل اور کتابیں ہوں انکے سب سے بڑے تفسیرین ہیں جسے طلبانی  
 شرح بخاری اور ترمذی شرح مسلم کی اور زرقانی شرح موطا کی و علی و الا قیاس اور مشکوٰۃ و تفسیر منہج و تفسیر

ہنی ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی اور شیخ عبدالحی محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دو تشریحیں ہیں  
 ایک عربی کی اور ایک فارسی کی دونوں شرم محروف و شہود بین مشکوۃ و علی ہذا القیاس اگر ان  
 کتابوں کی کبھی بموجب حدیث شریف پر عمل کرو تو ہماری تمہاری کچھ کراڑھیں اور اگر تم اپنی غل  
 سی ان کتابوں کی مطابقت کو چھوڑ دو اور اپنی طرف کو پیش کرو کی تو تم سلیحہ صاحب غازی رحمۃ اللہ  
 علیہ کی مریدوں ہی کو غلطی اوکی اور ہم سبقت جو قیاسی اور اجتہادی مستحکم کو مانتی ہیں اور ان پر  
 عمل کرتی ہیں ان لوگوں ہی کو اگر روکی اور وہ تم ہی کو زکریا کی اور دوسرا جواب  
 شرک اور بدعت اور زنا و کافروں کی منکر کر دے اس فرقہ کو اس طرح جواب دیتی ہیں کہ یہ جو تم  
 کہتے ہو کہ امام اعظم صاحب نے جو لکھ دیا ہے کہ یہ کلام مخالف قرآن و حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 علیہ وسلم کی ہوا سو چھوڑ دو اور پھر بارہ تو جواب تمہاری اس سوال کا یہ ہے کہ تم یہی کہتی ہو  
 اجتہاد مجتہدین کے ہی نکلا چاہتی ہو پس تمہاری کہنی کیلئے ایسی مثال ہی کہ یہی ایک شخص ایسا  
 کہ روپیہ اور اشرفیوں کا پرکشا خوب جانتا ہے اور نشہ اور زانگ وغیرہ کی روپیہ کو چاندی کے  
 روپیہ سے علیحدہ کر دیتا ہے اور اسی طرح میتل وغیرہ کی اشرفیوں کو سونیک کی اشرفیوں ہی الگ کر دیتا ہے  
 اور ایک دمی ایسا ہی کہ کوڑیاں پنجابی ہا زار دین اکو پیسہ کا تو پرکشا جانتا ہے اور روپیہ اشرفی  
 کا پرکشا نہیں جانتا ہے تو اب روپیہ اشرفی کا پرکشی والا اوس پیسہ پرکشی والی کہی کہ اگر میری روپیہ  
 اور اشرفی پرکشی ہو تو کوڑیاں جانی تو میری سمجھ کو پھر بارہ ہلا وہ کوڑی کا بھی والا اور کچھ  
 پرکشی والا روپیہ اشرفیوں کا پرکشا کیا جانی تو پیسہ پرکشی والی ہی اشرفی اور روپیہ کا پرکشی والا ہرگز  
 نہیں کہتا ہی کہ میری پرکشی ہو روپیہ و اشرفی کو تو پرکشی اگر وہ روپیہ اور اشرفی کا پرکشی  
 والا اپنی برابر والی ہی کہی تو ہوسکتا ہی اور کہ یہ سطح امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ برابر والوں ہی کہتا ہی اور تم  
 لوگوں ہی نہیں کہ اور جو تم لوگ دو چار کاتبین عربی فارسی منطق وغیرہ پرکشی امام صاحب کی



اس قول سے قیاس اور اجتہاد کو چھوڑنی ہو اور فنون فی فہم ایہ ہے تو اپنی وقت کی مجتہدین اور  
 علمائے دہلیہ اور نقوی دارالافتاء مایہی کہ قرآن شریف اور حدیث شریف کی اسخ اور منہج کو جاننا  
 والی تھی اور امام اعظم صاحب کی استنباطی مسئلہ کی تاخذ کو پہچانتی تھی کہ قرآن استنباط لگایا جائے  
 سی یہ قول امام اعظم صاحب کا ادون کی اور علی تہلکہ تہاری اور علی اور اجتہاد کرنا مجتہدین کا کچھ  
 ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی کی ثابت ہے جو جابہی ادون میون حدیثون کی کتابون میں دیکھ  
 لی تمام ہو احوال اوس فرقہ کا جو کہتی تھی کہ ہم قرآن اور حدیث پر عمل کریں گے اور مجتہدین کی  
 قیاسی اور اجتہادی مسئلوں پر عمل کریں گے اور محدثون کی بھی بہت تعریف لکھی ہے کتاب المستقیم  
 میں اور یہ بھی لکھا ہے کہ اگر ایسی حدیث ہو دی کہ صحیح صحیح غیر منسوخ تو ایسی حدیث پر عمل کری  
 اور اگر ایسی حدیث کی کوئی برخلاف کہی اوسکی نہ مانی اور اب اس جگہ لوں سمجھا جائے  
 کہ ایک عالم نے کلام ائمہ کے متبعہ تفسیروں ہی جیسی تفسیر کیا اور تفسیر منشا پوری اور تفسیر دارال  
 یا ان کی مثل اور تفسیروں ہی مسئلہ بتایا اس قسم کی حدیث سے کہ اہل سنت و جماعت کے  
 معتبر علماؤن محدثین فی ایسی حدیث کی سند دیکر مسئلہ بتایا جیسا حدیث صحیح صحیح غیر منسوخ  
 سی تو بہتر ہی سبحان اللہ کیا خوب عبارتہ طراط الاستقیم میں لکھی ہے کہ حدیث صحیح صحیح  
 غیر منسوخ پر عمل کری اور اسکی برخلاف کوئی کہی تو نہ مانی اور اس قسم کی حدیث کی سوا  
 اور قسم کی جو حدیث میں ہیں ادون میں پر مجتہدین کی حاجت ہے اسوا اسکی کہ مجتہدین صحیح  
 غیر صحیح صحیح صحیح غیر منسوخ کو خوب جانتی تھی یعنی امام اعظم صاحب امام مالک  
 صاحب اور امام شافعی صاحب اور امام احمد حنبل صاحب اور امام محمد بن یوسف صاحب اور امام  
 محمد صاحب سوائے انکی جو اور مجتہد ہوں رحمت کری اللہ تعالیٰ اوپر اور انکی اب صحیح صحیح کہ مجتہد  
 جس حدیث کو جانتی تھی کہ یہ حدیث غیر منسوخ اصل علیہ مسئلہ کی ہے اور استین کہ شکیب

اور شبہ نہیں ہی تو آپ بھی اوس حدیث پر عمل کرتی تھی اور ایسی حدیث میں اور نیز چاقی کے لئے  
اور اس حدیث میں سرخ غیر منوع کا تخیل آگے بھی لکھی جاوے گی انشاء اللہ تعالیٰ اور قیاس جہاد سے نہ  
تشبیہ چیزیں بخیر یا سبب انحراف ان پر دو درجہ ہوتی تاکہ ثابت شود در چیز اول حکم کی ثابتیت در  
چیزیں دوم چنانکہ تشبیہ دادن لواطت را بطی در حالت حیض سبب انحراف نہ بود و در نجاست پس  
ثابت کردہ برای لواطت حکم کی ثابتیت برای وطی نہ کردہ یعنی شریعت نقل از غیث اللغات تمام  
ہو اسباب اوس فرقہ کا جو کہتی ہیں ہم قرآن و حدیث پر عملی ہیں قیاسی اور اجتہادی مسئلوں  
عمل نہیں کرتی اب شرفیچہ ہوا سوال و جواب دوسری فرقہ کا جو بدعت وغیرہ کی کام کرتا ہی  
اور امیر وں اور غریبوں کو بھی سکھاتا ہی اور کہتا ہی کہ ہم ہر حکم کی مسئلوں کو خوب جانتی ہیں اور کوئی اگر  
طرحی نہیں جانتا ہی اور چاہتا ہی کہ ہم کو لوگ مقصد اور پیشوا ہی جانیں اب بعضی شریعی ہوں ہیں جو کہ  
کرتا ہیں کہ تمام اور لوگوں کو مشرک کہیں کہتی ہو جواب اسکا یہ ہے کہ ہم عالم کو مشرک کہتی ہیں چاہے  
مکرم کا مون کی کہنے میں جو آدمیوں پر شرک ثابت ہوتا ہی موجب قرآن اور حدیث اور تفسیر و فقہ  
کی معتبر کتابوں میں تو البتہ ہم لوگوں کی طرف مخاطب ہوئی نہیں کہتی مگر یوں کہتی ہیں کہ ان لوگوں  
سی شرک ثابت ہوتا ہی مسلمانوں کو چاہیے کہ ایسی شرک کی کام کریں ہم تو سوا خدا کی اور کسی کی عبادت  
سی منکر کرتی ہیں جیسی کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کا فروع کو بتوں کی عبادت ہی منہ کیل ہے  
و ایسی ہی نہو اور رضا کو اولیا اور انبیاء کی پرستش ہی منہ کیا ہی چنانچہ سورہ براۃ میں آیا ہی  
اتَّخَذُوا اَصْنَامًا مِّمَّا بَدَّوْا لَهُمْ رِجَالٌ مِّنْ دُونِ اللَّهِ وَقَالُوا لَهُمْ سُلْطٰنٌ مِّنْ دُونِ اللَّهِ  
لِيُعْبَدُوا بِالْمِثْلِ الَّذِیْ لَہُمْ سُلْطٰنٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ سُبْحٰنَہٗ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ترجمہ ہوا یہاں ہی اور نہ  
فی قولہ یوں اور درویشوں کو مالک انبیا و علی سیدی اور سچ بی مریم کو اور حالانکہ ان کو تو بھی حکم  
ہو کہ بندگی کریں مالک ایک کی کہ نہیں کوئی مالک سوا ہی اوسکی سورہ نزل الان کی شریعت کی ہی

انہی آور دو سوال بعضی یوں کرتے ہیں کہ حاضر جمہ سید احمد صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف  
 میں کوئی برائی نہیں دیکھتی ہیں اور سید احمد صاحب کی مریدوں کی اذیت ہم سنت لوگوں میں  
 بھی کیوں کیے جا رہے ہیں نہ جہنم میں حق وائر جانتی ہیں اور ہر سنتہ میں سند قرآن و حدیث اور روایت  
 معتبرہ کی ہی دیتی ہیں اور کسی صاحب رافضی غلامی یا اور بد دینوں کی سند نہیں دیتی ہیں اور  
 حاضر لباس اور صورت میں تشیع دیکھتی ہیں اور زمانہ روزہ حج رکوہ ادا کرتی ہیں اور روزہ طائفہ ذکر  
 معاد و فقرات مجید سب کچھ پڑھتی ہیں اور لوگوں کی بتائی ہیں اور انبیا اور اولیاء کی تعظیم و تہنیت  
 کرتی ہیں جیسی شرع میں جائز ہے مگر بعض لوگ پڑھتی ہوئی لسنی جھگڑتے ہیں تو اسوہ طیبی کے جھگڑ  
 ہوتا ہے کہ یہ حق پر ہیں یا وہ جواب سنا یہ ہے کہ تم آپ کتنی ہو کہ ظاہر علم نہیں کوئی برائی  
 نہیں دیکھتی ہو تم کو گمان ہی شک یا جیسی کہ مشہور ہے **کَلَّا اِنَّكَ بِرُؤْسِکَ بِخَدِیْقَةٍ**  
 ہر باسن ٹپکا ہے مانتے اور پیچھے کی جاؤ میں ہی تو یہ قول شاہد مال ہاں کیا بسج اور یہ کہتی ہو  
 کہ پڑھتی ہوئی لوگ لسنی جھگڑتی ہیں اسوہ طیبی کے شکوت ہے اسکا جواب ہے کہ جن لوگوں نے خدا  
 کی واسطی علم پڑھ ہے وہ جیسی کہی جھگڑتی گی کیونکہ جو عالم دیندار ہیں وہ بھی کہیں گی کہ اللہ جل جلالہ  
 و تعالیٰ شانہ کی ہی صفتیں اور کسی مخلوق میں بناؤ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو چھوڑ  
 اور نہ سنت و جماعت کی ہی موندہ ٹوڑا اور یہی سید احمد صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی مرید اور سوا احمد  
 صاحب کی مریدوں کی اذیت ہم سنت جماعت کی لوگ بھی یہی کہتی ہیں اور جہنم فی علم دنیا  
 کی واسطی پڑھتی ہوئی نفس کش خواہش کے موافق ہر کسی جھگڑتی ہیں شیخ نبائی دین کی  
 لذت جیسی دنیا کی خواہش ہے مقل ہے لذت دنیا حقیقت کی خزانہ کا پتہ تو یہ شک تمام اطمینان  
 ہی آیا تم جانتی ہو کہ یہ پڑھتی ہوئی لوگ سید احمد صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی مریدوں  
 یا سوا احمد صاحب کی مریدوں کی اذیت ہم سنت لوگوں کی اسوہ طیبی جھگڑتی ہے جھگڑتی

اودن کی کان سہی پورہ ہی کہ جسوقت سید محمد صاحب غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مریدوں  
 یا سوا سید محمد صاحب کی مریدوں کی اور مستیع سنت لوگ کہتی ہیں کہ شاہ ولی اللہ صاحب  
 محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی شاہ عبدالغفر صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی شہاب  
 رفیع الدین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی شہاب جبار قادری صاحب محدث دہلوی  
 رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ یہ سب بزرگوار علم  
 تقویٰ اور حدیث اور فقہ اور اصول اور جمیع علوم کو خوب جانتی والی تھی اور بڑی تقویٰ دار اور  
 ایسی کتابوں میں مستند معجز کتابوں میں دینی تھی جیسی تھنے آٹھ تھنے یہ رافضیوں کی رو میں  
 مولوی شاہ عبدالغفر صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی ہے کہ تمام ہندوستان اور قلات  
 اور بلوچستان اور زوم اور شام اور سب مسلمانوں میں مروج ہے اور ایسی ہی دوسرے کتابیں ہیں  
 مولوی شاہ عبدالغفر صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اکثر شہروں میں مسلمانوں کی روایت  
 رکھتی ہے اور اس طرحی موصوف القرآن تفسیر ہندی مولوی شاہ عبدالغفر صاحب کی سب مسلمانوں میں  
 رکھتی ہے اور اس طرح فتح الرحمن ترجمہ فارسی شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا  
 اور ترجمہ ہندی شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور اور معروف ہے  
 ہر شہر میں اکثر علماء اور فخر الیاس موجود اور ایسی شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ  
 علیہ کے قول جمیل اور بوطا شریف کی شرح کہ نام او کا مفسر تھی ہے اور یہ کتابیں سب مسلمانوں  
 میں اعتبار رکھتی ہیں اور مولوی محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ بابۃ  
 المسائل کہ ایک سو بائیس کتابوں میں جمیع سنت و جماعت کی سی بنا ہوا اکثر شہروں میں موجود  
 اب تک کو چاہیے کہ ان کتابوں کی مسلمانوں کو تو پر بعض لوگ پڑھی ہوئی سید محمد صاحب غازی  
 رحمۃ اللہ علیہ کی مریدوں ہی اور سوا سید محمد صاحب کی مریدوں کے اور شیعہ سنت لوگوں کے

کہتی ہیں کہ ہم آپ خوب سمجھتی ہیں ہم کو ان کتابوں کی مسئلوں کی کچھ حاجت نہیں اور جیسی کچھ بیت  
 ویسی تم مانو بھلا اس باری وقت کی لوگ پڑھی سوتی جو سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کے  
 مریدوں ہی اور سوا سید احمد صاحب کی مریدوں کی اور سید سچنت لوگوں ہی احمق جھگڑتے ہیں کہ کنسی کتاب  
 ان کی تالیف کی ہو یوں معتبر مسلمانوں میں مروج ہیں کہ ہم ان کا اعتبار کریں ان الہیہ جو کوئی مسلمان  
 کسی معتبر کتاب اہل سنت جماعت کی مذہب سے کوئی مسئلہ بیان کری تو ہم سب جو شیخ ہیں یوں ہی اور سنی  
 بات کو کوئی نہیں ان کتاب لوگوں کو بچا ہی کہ انصاف کریں اور غرض فراموش نہ کہ یہ جھگڑنی والی حق نہیں بلکہ  
 صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اب سید احمد صاحب کی مرید اور سوا سید احمد صاحب کی مریدوں کے  
 اور مہتمم سنت لوگ ان لوگوں ہی کہتی ہیں جو دوسری جھگڑتے ہیں کہ تم دعویٰ کرتے ہو کہ ہم اعظم صاحب  
 کی مذہب میں ہیں ہر امام اعظم صاحب کے کتابوں پر کیوں نہیں عمل کرتے ہو اور جس کے  
 مسئلہ میں تم ہستی مکرار کرو گی اگرچہ تم کو امام اعظم صاحب کی مذہب کی کتابوں ہی ثابت کر دیں تو تم  
 مانو اور نہیں تو تم مانو ہر وہ فرقہ کہتا ہی کہ تم امام صاحب کی کتابوں کی مطلب کو کیا جانو تم سے  
 غرب جانتی ہیں اور جو سنت جماعت ہیں اور امام اعظم صاحب کی مذہب میں ہیں اور سید احمد صاحب  
 غازی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہیں یا سوا ہی سید احمد صاحب کی مریدوں کی اور متبع سنت لوگوں میں  
 ہر اس فرقہ کو یوں چاہی دیتی ہیں کہ ہم قرآن یا حدیث سے یا عقائد کی کتابوں سے یا فقہ کی کتابوں سے  
 یا قرآن کی مہتر تفسیروں سے یا حدیث کی معتبر شرحوں سے یا فقہ کی کتابوں کی معتبر شرحوں سے جماعت کی  
 مذہب کی ہیں ان میں سے کسی کتاب کا مسئلہ متسی بیان کریں اور تم سمجھو تو اب ہم تم ہی پوچھتی ہیں کہ تم  
 حرف و نحو لغت وغیرہ پڑھے ہو یا نہیں اگر پڑھی ہو تو ہمارا ماتہ پڑو اور کہو کہ اس جگہ تم نے اس  
 کتاب کی مسئلہ میں غلطی کی ہے تو تم کو جیسی ہم کہتی ہیں پانی کنی کی سند اور شہروں سے منکر اورین گی  
 اگر اس پر ہی تم مانو تو تمہاری مثال ایسی ہی کہ ایک آدمی نے دوسری آدمی سے کہا کہ ایسی بات مجھ کو کہنی

کسی ہی زماروں اور سنائی دیتی کہ کجا کہ جو کئی سجدوں میں یا اور کسی بات میں نہ کر کرے  
 وہ کہی یہ مسئلہ ایسی تو کہہ کر میں نہیں مانتا پر وہ کوئی مسئلہ کہی تو پھر تو کہہ کہ میں نہیں مانتا پر ایسی  
 طرح ہی جو کہہ کہ کسی کتاب سنت و بعثت کی ہی تو کہہ کر میں نہیں مانتا پر تو کہہ کہی پرانی کا اور تو  
 کسی سنی یا شیعہ یا کسی بات پر جارا متہارا تہیہ ہے کہ ہم مسئلہ امام اعظم صاحب کی مذہب کی متبرکات  
 سی تمہاری انکی بیان کریں اور تہیہ کریں کہ ان کتابوں کی مسئلہ کو تو مانو اور ان پر عمل کرو یا تم مسئلہ امام  
 اعظم صاحب کی مذہب کی متبرکات اور ہی ہماری انکی بیان کرو اور ہم کی مسئلہ کتابوں کی مسئلہ تم مانو  
 اور ان پر عمل کرو اگر ہم ایسی مسئلہ پر عمل کریں تو ہم دہائی ہیں اور جو ہم ایسی مسئلہ پر عمل کرو تو ہم  
 دہائی ہو پر معلوم ہو جائیگا کہ کون امام اعظم صاحب کی مذہب میں ہی اور کون نہیں ہی اور دونوں سے  
 یہ بات ہی کہ جو عالم دین یا مہتمم سنت و تقوی دار اور مالک الذیاری رضی برضاہی خیرا و اوفیٰ بالحدیث  
 مہربانی کریں والی موافق شرم محمدی سے <sup>تہیہ</sup> <sup>تہیہ</sup> علیہ وسلم کے ہونی ہیں تو ہر سال ایسی علماء و فقہاء کو اپنا اقتدار  
 اور پیشوا جانتی ہیں اور ان جنتوں کی شہسوار علماء اور فقہاء نہیں ہوتی ہیں تو وہ مقتدیہ اور پیشوا جانتے ہیں  
 کے ہوتے ہیں تمام ہوا جواب اس فرقہ کا جو بدعت و خیرہ کا کام کرتا ہی ہر امیر و ان اور خیرہ ان کو  
 بکاتا ہے اور کہتا ہی ہم ہر علم مسئلہ خوب جانتی ہیں اور کوئی ہماری طرحی نہیں جانتا اور چاہتا  
 کہ ہم کو لوگ پیشوا اور مقتدا جانیں اور یہ جو اس عاجزنی لکھا ہی کہ یہ فرقہ بدعت و خیرہ کا کام کرتا ہی  
 بھی کرتا ہی اور امیر و ان خیرہ کو بھی سکھاتا ہے اب یوں سمجھو کہ یہ فرقہ پر برگمانی نہیں کرتی  
 کہ یہ فرقہ عقیدہ کی راہی ہی بدعت و خیرہ کا کام کرتا ہے ان کے لئے ان کو نفس اور  
 شیطان نے بکھاریا ہے اسو اعلیٰ یہ فرقہ آپ بھی بدعت و خیرہ کی کام کرتا ہے اور امیر و ان خیرہ  
 کو بھی سکھاتا ہے خدا اس فرقہ کو بُری کاموں ہی بچا دی اور نیک راہ پر چلا دی اور مذہب  
 کی مرید اور مواسی صلیب کی مریدوں کی اور متبع سنت نہ کسی کو متبرک کریں نہ کافر ہر جو خیر



عَلَى سَيِّدِكُمُ النَّبِيِّينَ وَإِمَامِ النَّبِيِّينَ مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الشَّافَةِ الْكُبْرَى وَعَلَى آلِهِ وَ  
 أَصْحَابِهِ الَّذِينَ هُمْ هَذَاهُ الطَّرِيقُ الْإِسْنَى الْإِلَهِيَّةُ الْمَعْلُومَةُ بِحُجُومِ كُورِ  
 بَاطِنُونَ دَجَالِ لِيرَتِ اَوْ مَعْرِينَ شَيْطَانِ طِينَتِ اِنْفِي هِيُوْدَه سِرِّي اَو مَرْتَرَه دُرُغِي شَرُورِ  
 كِي هِي اَو رُو اَسْطِي فَرِسْتِ دِيْنِي حُجُومِ كَا اَتَاخَامِ كِي اَو رُفُورَه دَالِي دَرِ سِيَانِ دِيْنِ اَسْلَامِ كِي مَافِي خُورِ  
 اِغْتِيَاكِ كِي اِنْفِي نَامِه اَعَالِ كُوْنِيَا كُوْنِيَا هِيْنِ اَو رُو سَبِيَكِ هِيَهِي كِي اَوْنِ غَنَاشَشِ مَشُونِ كُوْرِ بَاطِنِ كُو  
 نُوْرِ هَرَايَتِ هِي كَلِيْفِ هُوْنِي هِي اَو رُو مَرُوقِي تَلِكِ تَلِكِ رَاجِ بَافِي هِي سِرِه اِيْلِي نِهَايَتِ چِ قَرَابِ كِيَا كِي  
 دِيْنِي اَلْهَافُوْرِ هَرَايَتِ هِي نَامِشِ كُوْرِ بَاطِنِ هِيْنِ هِيَا كِي اَسِدِ تَعَالِي فَرَا تَا هِي وَحْنِ اَلْاَنْسِ مَرُ  
 يُخَادِلُ فِي اللّٰهِ بِعَمْرِ عَلَمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُّزِينٍ تَارِي عَظِيْمٍ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ  
 اللّٰهِ اَلَّذِي فِي الدُّنْيَا خَرَجْتُ وَفِيْنِ نَفَقَةٍ تَوَمَّرَ الْقِيَمَةُ عَدَا اَبْلُ كِي رُفُورَه اَو رُو اَسْلَامِ اَبْلُ فِرِي كُو  
 قَالِيَتِ سَجْمَه كِرَايَتِي هِي مَصْنُونِ هِيْنِ تَفَاخُرِ كِي بَعْضِي نَافَهُونِ كِي رَا هِ مَرُ قِي هِيْنِ چَا نَخِي اَسْلَامِ  
 مِيْنِ اَكِي شَخْصِ نَافَقُولِ بِيْدِيْنِ فِي كِي اَو كَا ذِكْرِ اَكِي اَنَّا هِي اَكِي سَاكِلَهَا هِي اَو مِيْنِ عَالَمِ اَبْلُ  
 حَافِظِ قَرَايَنِي حَاجِي حَرِيْنِ شَرِيْفِيْنِ غَايِي مَجَا اَبْرُوسِيْدِ سِيْلِ رَحْمَانِي اَو رُو اَبْلُ اَسْدِ كِي حَقِ مِيْنِ كَالِ اَبْلُ  
 اَوِي كِي هِي اَو رُو دَشْشِ وَ سُوْمَه هُوْلِي فِي عَالَمِ لُو كُوْنِ كِي دَلِ مِيْنِ دَالِي هِيْنِ قَرِهَرِ هِي اَكِي رَسَالَه  
 بَقْعَدِ اَبْرُورِ اَو رُو مَرُوقِي عَنِ الْمُنْكَرِ كِي اَسْكَي جَوَابِ مِيْنِ اَسْطِي دَفْعِ اَو سْكَي وَ سَاوْ سْكَي كَلْتِي هِيْنِ اَو  
 اَسْرِ سَاكِلَه كُو اَكِي مَقْدَمِ اَو اَكِي تَهْمِيْدِ جَوَابِ اَو سْكَي تَهْمِيْدِ كَا اَو اَكِي مَقْدَمِ اَو سْكَي جَوَابِ اَو سْكَي  
 وَ سَاوْ سَاكِلَه هِي اَو اَكِي خَا تَهْمِيْدِ رَتَبِ كِي اَو اَكِي رَسَالَه كَا جِيْمَانَه اَلْاَنْسِ مَرُوقِي وَ سُوْمَه  
 اَبْرُورِ اَسْرِ رَكْبَا اَو رُو هِي اَسْكَي تَارِيخِ هِي اَو رُو جُوْمُوْ كَا اَو سْكَي اَسْمِيْنِ دَفْعِ هِي اَو رُو سَرِ اَسْمِ  
 عَشْرَه كَالِه هِي هِي مَقْدَمَه حَدِيْثِ شَرِيْفِ مِيْنِ اَيْلِه هِي رُوْلِ اَسْدِ مَعْلِي اَسْدِ عَلَيْهِ رُوْلُ اَسْدِ  
 مِيْنِ اَرْتِ اَللّٰهُ يَبْعَثُ لِهَذِهِ اَلْاُمَّةَ عَلِيًّا رَاسَ كُلِّ مِائَةِ سَبْعَةِ مِثْقَالِ مِثْقَالِ

اَلَّذِي فِي الدُّنْيَا خَرَجْتُ

اَلْاَنْسِ



لہذا یتھما ترجمہ بیشک اللہ تعالیٰ اور شاہکار کے گامی پر ہر سو سر کی ایسی شخص کو جو  
 کر گیا واسطی اس سے کہ دین اسکا یعنی جو ہر سیکڑی بن سید ہوئی زانی نیت کی طم طح کی شر اور  
 بدعت اور گناہ کبیرہ اور غیرہ اور وہ ہمیشہ روان باقی ہیں اس واسطی پروردگار کا حکم جل و علی شانہ و عظم  
 برائے مقتضای اپنی حکمت اور برہمیت کی واسطی اور کرنے و فساد و ان خرابا ترین کی ایک مجد تکرار  
 کرنا والا تو حید اور سستہ کا اور دشانی والا لشکر و بدعت کا اور شاہی کا قایم کرنا ہی کہ اور کچھ باوجود  
 و خفا اس ظلمات کا تو رہا ہی پروردگری صدی میں شیاطین چون والا کہ شکر و شری بی بی اور بی بی  
 شریع ہوئی ہی کہ حاجت دوسری مجد کی پڑی ہی سوا اپنی عادت پاک پر تیرہویں صدی میں اللہ شاہ  
 فی ذات مجملہ محنت و لبرکات محلی السنہ قانع اللہ رحمہم علای انام شہزادی و دنیا داران اسلام حضرت  
 سید احمد صاحب ادام اللہ آثارہ پائیدہ کو پیدا کیا جب حضرت موصوف حسن تیز کو پہنچ چکی  
 کی ہدایت پر کہ اللہ تعالیٰ فی ان کی طبیعت کو سعادت ازلی پر مجبور کیا تھا خود بخود توجہ ہر  
 حسب حضرت کی عمر ترقی گئی و یسی ہی ہدایت دور در دور کو پہنچتی رہی یہاں تک کہ بعد از وفات  
 بیعت پر درشد علی الحدیثین و المفسرین مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب میراث و بیوی قدر اللہ شری کی اور شاہ  
 اور تعلیم و سبب موصوف کی ان کی ہدایت کا نور مثل آفتاب کی جگہاں نور اور شری کی سچ ملا و اور غایت  
 کی سمجھ ہوا سیدان ازلی ہر ایک کے طرف سے خست مغر کا بانہ کی منترون ہی آئی اللہ شاہ اور عادت ہی اور  
 منہیات وغیرہ کی کہ حسب عادت زمانہ کی جو کہ ہر ہی تہی تو کہہ کی راہ راست تو حید سنت کی اختیار کرنی  
 گئی اور اکثر ملکوں میں خلفای راست کردار جاب موصوف کی نے سیر فرما کی لاکھوں آدمیوں کو راہ راست  
 محمدیہ کی بتا دی جن کو سب تہی اور توفیق الہی نے ان کی دگر گیری کی وہ اس راہ پر چلے جانے کہ تشریف میں شیخ  
 مصطفیٰ نام خفی علی کی اور شیخ شمس الدین نظام صری شافعی کتاب کہ تشریف میں درخشاں رہی ہیں اور  
 ان کی واسطی مولانا عبدالحی مرحوم نے کتاب ہر اطمینان کو عربی زبان میں ترجمہ کر دی سی ہی خیرا پروردگار

سید احمد صاحب  
 کی ہدایت کا نور

حزب کیا کتب خانہ میں حضرت امیر الاسلام شفقت اللہ تعالیٰ کو کیا پڑھائیں لکھنے کی موجود ہے  
 اور شیخ محمد علی ہندی مدرسہ کے اور حافظ مغربی کے شیخ احمد بن ادریس کے منتخب باب و زیر میں اور  
 صحیح بخاری مع شرح قطلمانی از باب و حفظ یاد رکھتی تھی اور عمر بن عبدالرحمن جو مجتہدین منصفین بہت  
 مشہور تھے اور شیخ بخاری مدرسہ میں منور یہ سب بیت حاصل کرتی تھی اور شیخ محمد صالح شافعی اور شیخ  
 شافعی فی اکملہ مبتدیین دعا کروائی اور بہت سی شیخ طریقت کے صد ہزار آدمی انسی بیت کرتے تھے تھی  
 بیت کی کرکے حضرت کی مریدوں میں داخل ہوئی اور ہزار آدمی جو اطراف و جوارب کی جزایرت حرمین  
 سی شرف ہوئی تھی انہی میں سے بھی سرفراز ہوئی اور اس طرح جابحدیدہ اور مخد کی صد ہزار مریدوں نے  
 توبہ کر کے بیعت حاصل کئے اور کابل اور قندھار میں بلا واسطہ حضرت سی اور حضرت کی خلیفوں کی ہاتھ سی  
 جیسی بادشاہ کا شعر اور روسا و بخارا اور مظفر آباد فی اور پورب کی ملکوں میں مثل ڈاکہ اور بنگالہ اور  
 چٹ گانہ اور انعام اور نیپال میں اس طرح صد ہزار ہزار لاکھ لاکھ اور کروڑ ہا ایمان دار شرف بیعت  
 حاصل کرتے تھے سید امیر حمزہ جو برہان پاک سی قسم قسم کا سونا جو مان پیدا ہوتا ہے کلکتی میں ملاتی تھی اور  
 بیچکر کلکتی کی تحفہ ہمارائی کی لپی لپیایا کرتی تھی جب حضرت بھی ال سفر حج کی کلکتی میں ملاقات ہوئی اور  
 حال میں عجیب تفسیر نصبت لپی پایا تب بیعت کی اور خلافت اور اجازت بیعت لکھنی کی حاصل کی کتاب برکت و قلم  
 لکھوائی اور اپنی پاک کوئی لکھی اور ہزاروں خفیہ جابجا مقرر ہوئی کہ انسی اب تک سلسلہ بیعت اور شرف نصبت  
 جاری ہے اور وی لوگ جو ہزار روزہ ہی بزار اور ہنگ بزار ہی کا ربار کرتے تھے شراب و مائشہ انکی بڑھ گھیر  
 ہو رہا تھا برا لگتی تھی کہ غار حکم لکھنی کا مہین اور روزہ آئین کو سل کی حج و زکوٰۃ کا پیر کیا ذکر ہے شب و روز  
 روضت اور زنا اور مردم تو لڑی اور سو دھاری میں مشغول ہوتے تھے اور مرد و سورت مثل حیوانات فی کجایم  
 ہوتی اور سیکڑن و لالہ لالہ انسی پیدا ہوئی اور صد ہا پیر و جوان نامختون مثل نمار اور شہر کوئی تھی محض  
 حضرت کی تعلیم اپنی سب گناہوں سے توبہ کر کے کجایم اور غنی کر واکے نزدیک اپنی تھی ہو گئی حضرت کی ہاتھ پر دس ہزار

آدمی ایک ایک بیعت کرتی تھی یعنی اس طرح بیعت کیا کرتی تھی کہ جیسی ایک شخص کو بیعت کیا اور طویل  
 بیعت کا تھا اس کو بتایا اوس سے اور فی سنا اور اوس کا مرنے سنا اس پر کہ کسی کی ہزار آدمیوں کی نوبت نہ تھی  
 تھی پھر حضرت فرمائی کہ میں نے تمہاری سبکی بیعت لی وہ سب کئی کہ میں نے قبول کی اور بیعت بہت ہنود اور رافضی  
 اور جوگی اور اہل بیت حضرت کی ارشاد و تلقین سے یہ خالص مسلمان ہو گئے اور بعضی انصاری اپنی قوم سے ایک خفیہ  
 ایمان لائی پھر ہمارے اعلیٰ اور حصول بیعت اور خلافت کی رہنمائی خلق اللہ کی اختیار کی بعضی نے فی حفظ  
 و فیضیت اور ارشاد و تلقین کو عادت اپنی ٹھہرائی اور بعضوں نے کتاب و رسالہ اور ترجمہ آیات قرآنی  
 و احادیث ضخیمہ کی کہ جس میں ترغیب جہاد اور ترہیب گونا گویا اپنی ملک کی زبان میں پیشہ کیا کر کے  
 ہزاروں جملہ کو سیدہ پاکہ بھی پڑھنا نہیں جانتی تھی عالم بنادیا اور بعضوں نے دولوں طرق اختیار کی  
 اور اسکی سوا بہت سی برکات جیسی چنگا ہونا سرسبز کا سخت مضمون ہی اور اولاد با نانا امید و کا اور پلٹنا  
 کہتے کہ درخت کا جو پلٹنا نہ تھا آئندہ کی قلعہ میں اور آسودہ اور سرسبز بہت لوگوں کا تھوڑی کمانی سے  
 اور کم ہونا زرقند کا مدنون تک خرچ کر لے بی حضرت کی احساسی اور بدلان ہولت کی ملک میں کہ مدنون ہی سرتا  
 تھا اور سو اس مذکور کی خوارق بی شمار اور برکات بی اندازہ اوس جن جناب غی ظاہر و باہر ہوں ہیں کہ تھوڑے  
 کو پہنچی ہیں لاکھ آدمی اوس سے واقف ہیں پناہجہ مولوی محمد علیہ السلام مرحوم آپ کی جو بہانہ تھی اور ہونے  
 ایک کتاب جمع کی ہے یعنی خوارق عادت میں پیر جولہک طالب رضای سولہ اور تلاش کر نیوالی طریق محمد  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تھی اور فیض اور رضا اور لکھنؤ و عداوت مومنین پاک سے میرا تھی اور کی صحبت  
 سے سعادت ابدی حاصل کر گئی ایدہ تہر اس طرح کی ہدایت کا کمال ہی اور اور ہر ایسی ناپاک گمان دنیا بیا  
 کوراجن کا طعنہ و تشنیع سچ فرمایا سجدی علیہ الرحمۃ فی قطعہ شہر زنجان تیار ہوئے ہندو متعلقہ نازل و انش  
 گرنہ میزبوز شیرہ چشمہ چشمہ تاقاب بد گناہ بد راست خواہی ہر خیم خیانت و کرہتہ تر افتاب سیاہ  
 اور آثار قیامت کا ہی کہ ایسی مادیان دین کی حق میں لوگ لعن و لعن کیرن کیونکہ اور عداوت عید کا

عالم بود و بعضی از آنها بی دینی و بی فطرت و بی سبب گاه در ریت شریف میں آجای می آمدند و توبه های او و میره دستگیر  
 که برنجی بود و دینی کی متعالی بین شیاطین و اجنه و الانس می شد از آنکه یک روزه بیستی بین مصداق  
 یَزِيدُ لَوْ لِيُطْفِقُوا الزَّوَالَهَ بِاللَّهِ يَا أَفْوَاجِهِمْ وَاللَّهُ مُنِمْ لَوَدَّهٗ وَاَوْكِرَهُ الْاَكْثَرُ وَرَدَّ كَيْ تَبْر  
 بین ایک طرف می و درشت الانیا اینا کام کرتی بین او و دوسری طرف نمی شیاطین مثل علماء بود که هنوز  
 کو عیب او و هدایت کو مشکلات قرار دیکمی خجاست قلبی ظاهر کرتے ہیں مصرعہ مہ فتنہ نور و ہنگ جو جو کند  
 فقر چشم باند نشین کہ بر کند با د عیب نماید و درش در نظر او و در طریقی آفر آفر و بنان او و در لڑو  
 کا طوفان باندہ کی اپنی زبان ناپاک او و قلم بے باک سی تہک عرفت اہل ایمان او و گرم بازاری اخوان  
 الشیاطین کی چاہتی ہیں پس نی نیک یاد ورنی او و جبک رخی شیاطین الانس ہی مصداق  
 کلام جو نظام پروردگار تعالیٰ شانہ کائنات علیکم السلام الہدی و ایت لکما لا تحسروا و نہا و لا  
 طاف و تاسعہ اس واسطے کہ ہدایت بہر تہ ہی شریفی میری سعیدان را ہی روشن ہی گوگ فائدہ  
 پڑے ہیں او و بہر بنجان غیبت الباطن سی کچھ ناکہ نہیں ہو با لکہ او پر محبت اسد تعالیٰ کی قائم ہوتی ہی  
 جیسا کہ حضرت ابی موسیٰ انوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 فرماتی ہیں مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْغَلَامِ الْكَذَّابُ كَقَتْلِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ أَصَابُ أَرْضِ الْحَاكِمَاتِ  
 مِنْهَا طَائِفَةٌ كَقَتْلِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَأَنَّكَ تَكُونُ مِنْهَا أَجْرًا  
 أَمْ كُنْتَ مِنَ الْمَاءِ فَتَنْتَمِ الْنَّاسُ مِنْ دُونِ آبٍ وَصَفَا وَزُرْعُوا وَاصَابُ مِنْهَا طَائِفَةٌ أُخْرَى  
 هِيَ قَبْعَانُ لَأَعْيُنِكَ مَاءٌ وَلَا تَنْتَبِتُ كَلَّةٌ فَلَا لَكَ مَثَلٌ مَنْ قَعِيَ فِي دِينِ اللَّهِ وَنَعَمَ  
 مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلِمَ وَمَنْ كَمْ يَزِدُّكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللَّهِ أَفَلَا يَذُنُّ  
 أَنْ يَنْدَلِثَ بِرَمَقٍ عَلِيٍّ مَرَّو مِيرِہی کہ ہوا لائق لیاقت ہدایت کی نہیں کرتا مصرعہ دوزخ  
 کہ اسو زور گر لڑا ہب نباشد او و اس شہنشاہ جات کہ جو جیسی آبادی ہوشت کی اپنی فراز و زور و

منتظر رہے وہاں ہی روز نکاح انفرقوں کی سی بہرنا ہمنوں کا ملن جھٹکھ من الجنة والنا الحیین  
 منتظر رہے ترأس حکیم جل شانہ فی بقعہ نقایا پی حکمت کی خیر و شر اور نیک و بد دونوں میں ایک جسطرح پہننا  
 لوگ واسطی ہدایت نقل اللہ کے رسالہ تصنیف کرتی ہیں ویسا ابیس کے ناب سا لکھیں اور فریکے تحریر کرنا ہیں  
 و من کل شیء خلقنا زوجین لعلکم تدکرون و قل کل یعمل علی شاکلہ و الکمل  
 میکس لکھا خلقی خسر صا سترانہ میں سرگروہ ضالین و ضالین اور مشواہی فرقہ شایعیت جامع فض  
 و فرورخ نامقبول عدم و اولاد بتول شیخ نجدی ہوا فی نامقبول سی الفضل مول مصداق اسمعہ کی مصعہ  
 برحسب انہم ازنی کا فرقہ کہ اسنی بعد گذرنی مدت تیسری کی شہادت سی مولانا بالفصل اللہ العالی بنیل  
 مولوی محمد اسماعیل محدث و مہوی قدس سرہ کی اور یہ مولانا مروج خلفاؤن میں حضرت مجدد مائتہ  
 ثالثہ عشر کے افضل الہا کل تہی بقعہ نقایا حدیث کی کثا قیامت میں مروی حضرت علی اور حضرت  
 ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہی و لکن احذر ہذہ الامۃ اقلھا کون اور مومن مولانا موصوف کی  
 جیسے فرقہ اثنا عشریہ فی خلفاؤن ثلثہ پشتر دم کی ہی اور جہلا کو ہکا کرانی واسطی نبرنگی پیدا کرانی ہی چند  
 مولوی سراج احمد صاحب سراج الایمان اور مولوی بشیر الدین صاحب و مولوی قطب و صاحب فی احباب  
 رسالوں میں بخونیکہ اسکی سرکوبی کی ہی ہنوز اس حرکت سی نابزین آقا محمد حسن اور کام اور ستر شہید  
 اکبر کی تمام خلق میں مشہور ہیں حاجت بیان کی نہیں ضرور سن میں حافظ کلام اللہ کی ہوی پر غفران  
 میں عالم جامع مقبول و مقول کی پر حاجی اور زائر حسین شریفین کی یہ میرا پاد و ر خازی کفار کی ہر شہید  
 سبیل اللہ شہکون کی ہاتھ ہی تاکر دنیا اختیار کرنا الی آخرت کی دنیا پر نہر کون سی فضیلت منجی آخرت  
 میں اورن سی باقی رہی اور یہ ہواؤن کالامضیٰ بی حیا سنگ دنیا غشیگی کہہ گا کافر فانی خود اور مومن کو  
 ایسی دربار اہل دول میں کہ اکثر کفار و مجازین بعضی البتہ باوجود ثروت ظاہری کی کچھ دولت باطنی ایمان کی بھی کھتی  
 ہیں تو وہ غنیان ہی کہ اورن کو کار و بار و ثروت خودی اور ظاہر و شراب نوشی اور زاپا و درگاہ کا رہنما ہی اور اوکو

بودیان دین سے نہایت رنج ہوا ہی تو قلعہ خدران کی دسترخوان کی جیسی ہیہہ بدائون کا لالان کی سامنے  
 ایسی لوگوں کی برائی اور عیب جیسی کرتی ہیں تاکہ وہ انہی کی خوش ہوگی کچھ نعمت اور نعمت دیوین اور میرے نائبان  
 علما و ہودا پنی شرارت سے انہی کا عیب کو تاویل کی کہ وہ دامن تقصیر میں پردہ پوشی کی خواہش ہے  
 و غیر ملکی و اعلیٰ حلال کرتی ہیں اور بعضی عورت کو تاویل مرد و دی کردات اور مباحات میں شمار کر کے ان کی  
 راضی کر دیتی ہیں چنانچہ یہی وجہ ہے انہوں نے بڑے درجہ میں بجا کر حکیم کاظم علی خاں کی پاس کرمان کی سردار کا  
 بڑا رکن تھا اسکا ہم شرب یعنی راضی ہو کر زور و طاقت حاصل کیا اور اس طرح شرف الدین کا بھائی تھے امیر لکنوی کی پادشاه  
 و اب کہ مطلب پناہ کی پھانڈ کا تھا اعلیٰ میں لایا یعنی کسی سو روپیہ یعنی ہیہہ دو دن وصف اسکی زبان میں لوگوں  
 جو اس وقت بڑے درجہ ان کے مشورے میں موجود تھے معلوم ہوئی والہمدہ علی النبا قلین اور بدائون کی رہنمائی  
 سے ہنگامہ اللہ تعالیٰ عالم کہ ہمیشہ رہے بی والہ کو آزدہ کر کے تہا نہان تک کر وہ اس جہان سے سفر  
 کر گئی اور اس کی خوش گئی خضر اللہ تعالیٰ اللہ اور کوئی حافظ خیر الدین نام یا دنیا کمال سند اس کے  
 مخدومین رہتی تھی سبب تنگدستی کی انہوں نے حاکم انگیزی کی پاس غرضی دی کہ میرا مقدور جو کیا رہی  
 دینی کا بہنیں صاحب انگیزی نے رسم کہا کہ خوف کیا اس ظالم نے اور لوگوں کی ہاتھ سے بہت غصیان  
 حاکم کے یہاں دلوائیں کہ خیر الدین یا دنیا بہت مقدور کہتا ہی فرض اسکی یہی کہ جو کب دارہ پورا ہو  
 کہما جادوی اور اس کو اسکی کا مقدور نہ ہو گا تو اپنا گھر بیچا تو زمین مول لوگاتو دیکو یہ خوب ہوئی تھا  
 او کیا اور دلالی عہد ہی صدر اگر آباد کی شہر ہے کسی نہ قدم کا کٹاپی سے پیشکار اور دیکھا جی ہو کر  
 تباہ ہو کی مقید ہوئی یعنی اگر عدلون بی ادوسی کی معرفت شہرت ملی تھی مراد آباد کی حاکم انگیزی بہت  
 تشریف کی مقدمہ نہ کہلا آخر کو اسی دجال کو ملا کر انہی یہاں کرسی پر بیٹھ لاکر دم دیکر مقدمہ کو پوچھا تو  
 کہتا ہوں کہ کون کا کام دین گے اس مقدمہ میں یہاں اطلاع کو تب طبع دیاسی اسنی سب عدلون کی شہر کوئی  
 ظاہر کی بعیت قدم نامبارک و مسودہ گرد پیا و دو بار دو روپہ اب غور کیا چاہیے

کہ یہ شیطان آپ ہی واسطہ بنکر سبکو ثروت و لوگوں پر آپ ہی اوس شخص ثروت کو ظاہر کر کے سب سے  
 پریمی ہو گیا سلطان اس کی یہ کہمیکہ کی گنجل الشیطان اذ قال لا تفسدوا کفر فلما کفر قال  
 انی بری منکم انی اخاف الله کرب العلمین اور اسی جب ان سب کو تباہ کیا کہی کہ اسکی  
 طرف اپنی غرت کی ڈر سے رخ کرنا تھا ناچار مصرعہ قہر چون پیشور دیکھتے دلائی اس غروب ہیست  
 فی شہر شاہ جهان آباد میں جا کر پر اوس شغل کو یعنی شیرہ رخصت طعن بزرگان دین کا خلاف مضمون کا  
 تذکرہ و امنو ملک الکفر و ان کے امیروں کی دربار کا تحفہ ٹھہرایا اور بہت سی سادہ لوحوں کو اپنے  
 قریب کی جال میں کہینا چاہا اب ہی مفتی صدر الدین صاحب کی خدمت میں اپنی دوسری بھیجی  
 ہوئی لیکن وہ تو بڑی عالم ہیں اسکو انکی شاگرد کی ہی نسبت ملوسمین کلام ہی تو وہ کہیں کر اسکی قریب  
 میں آتی اور اوسکی دساوس پر کوئی مہر کرتی یہ مہرون والی لوگ اگر شرع کے مسئلہ سے واقف ہوتی  
 اسکی قریب میں نہ آتی شرع مقدسین تو یوں ہی کہتے تھے فاسق کا واجب التوقف ہی عمل اپنے  
 تحقیق جہان زمینین فیما بینہ زروی وغیرہ میں صریح مذکور ہی اور دلیل یہ کہ یہی ان تجاء کہ فامی  
 نبیاً فتبیتوا ان تصیبوا قوماً بجماعہ فتصیبوا علی ما فعلتہم و اذ میں صاحب قول مجتہد  
 کا یہ حال ہوا تو اب انفضی طاب لبنا بلکہ گناہ کا جاہل اور سکر لصوص قطعی قرآن مجید کا کہ جسکے  
 حق میں علماء متبیین نے حکم کفر کا دیا ہی جیسی جیسی دوسری کی دفع میں مذکور ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ  
 تو اوسکی قول کا کہیں کر اعتبار ہو پر قول اوسکا جو ایسی پیشوا میں دین کی امن طعن میں ہو سچ  
 کہ شیطان بڑا دشمن ہی اوسکی دشمنی حکومتی رب نی اپنی ہر ناجی ہی تباہی ہی پر ہی ہضی لوگ  
 زمین سمجھتی حق تعالیٰ فرمائی ان الشیطان لکم عدو و کما یخذوہ و عدو و انما یدخلوا فیہ  
 لیکونوا من اصحاب السعیرہ اب اوسکی ملکی موندہ می پڑا اور اکر سچ مومن کو سمجھایا جاتا ہے  
 جو بائی لوگوں کی نزدیکی مبنی میں تو علمی طایان مذکورین کو اس شیطان فی دہائی اول ٹھہرایا کر لوگ

اودن سے نفرت کریں اور انکا کلام جو حق ہی عند اللہ اور عند الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اسکی طرف کان  
 نہ دہریں اب اسکی مکر کی دفع کی ایسی اسکو کہا جاتی کہ ایسی بی انصاف تھی تو وہابیوں کا نام یہی ہے جو زمین  
 شریفین اور ساری عرب میں جہی لوگ وہابی خود موجود تھی وہان کی لوگ جیسی وہابیوں کی اقوال اور افعال کی  
 واقف تھی اور یہی لوگ اسکا غمخیز بھی نہیں جانا اگر حضرت سید صاحب اور مولوی سے  
 اسمعیل صاحب اور دوسری ہمراہیوں میں کہہ نہ بھی وہابیوں کی خلاف شرع محمدی کی ہوتی تو ایسی کانکا  
 اور پیشانی جس میں شریفین کی اور وزیر گرجب کی ایسی بیعت کیوں کرتے اور خلافات اور اجارہ  
 کیوں لیتی اور صراطِ استقیم کین عربی میں ترجمہ کر دے کی لیتی اسی شیطان تیری حق میں بھی دکر حکم لاطول  
 کار کہتا ہی جو کہ عبادِ مخلصین اللہ تعالیٰ کی ہیں تیرے اعلیٰ بن پرے ہوگا ان عبادِ ربی لکن لک حکم فہم  
 سلطان اور جو تیرے اتباع ہیں اون کی بیاں و خاصیت عاقبت میں بدل لالہ النفس میرا تیرے کریم  
 بس ہی و امستغفر ذمیرا استطعت منہم یصونک و اجلب علیہم یحکک و یحکک و یحکک و  
 شاکر کھنڈی لا موال ولا ولا و عیدہم و ما یعدہم الشیطان الا عذرا و کرا و ممتہد  
 اب چاہتی ہیں کہ شروع کریں دفع و سون و سوسون کا اس خناسکے چھپی اپنے  
 پہلی دسون و سوسون کی ایک بال شیطان بطور ہتید و ساو کی پہلا یا ہی اور و ساو س کر بجای دہرا  
 کی اس حال میں ڈالا ہی کہ بھولی لوگ اس حال میں پہنکی انیا ایمان خطرناک ہیں ڈالیں تو ہم پہلی ہی  
 طابق النعل بالنعل کی پہلی دفع اون دسون و سوسون کی تعوذ کر کے اور بلا حول و کسر کی اس نام شیطان کی  
 اور ہا دین اور اسکی مضمون کو حرف برف دفع کریں تو کتنی ہیں ہم لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم  
 آعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اب سنو سخی مسلمان تو قول ہو سوسون کا جانا چاہی کہ ہندوستان  
 میں غمخیزہ شجیہ کا جو ایسا کھلاتی ہیں مولوی اسماعیل کی ذات سے پہلا اور بہت لوگ بیابان واقعہ کی نظر حائل  
 دہو کا کہ اگر مسلمانین میں ابو گئی تھی حکما و سنت جماعت کی کوشش ہی تو یہی ہے بیابان فی تحریر و نون تو کی



عرب سی کہ چارون مذہبون کی تعاضی منستی عالون فی بالاجل تجدید کی رد و ابطال میں کہتی تھی کہ  
اسا علیہ کے گریہ کا مدعا الفت مذہب اہل سنت جماعت ہی خوب ظاہر ہو گیا جواب اسکا یہ ہے  
موسس کذاب بہت ہوتا ہی ہو کر دلا کوں آدمی کہ دعویٰ سلام کر کرتی تھی ہونکہ میلون مین  
شکر کیے کہ توں کو جیسی چیکے غیرہ پر جا کرتے تھی اور دوسرے اعتقاد اور اقوال در افعال کفر اور شرک  
کی تو کیا ذکر ہی نہ شرک منفر قط بلکہ شرک اکثر ہی اور شراب نوشی اور زنا کاری اور شروت خواری اور  
زنگ اور شل انکی بہتری کی تاثر جو کرتے تھی اس خناس کی اعدا کی دغط سی اور ضعیف و محبت ہی وہ  
پاک ہو گئی جیسی پہلی مقدمہ میں معلوم ہو چکا یہ بات تو ہماری لاکھوں کو پیش آمدہ اور دوسروں کو  
تو اتنی معلوم ہوا تھا کہ بہت کافر مسلمان ہوی اور افغانی منستی اور اعلیٰ اہل سنت جو اس افغانی  
خناس کو ان کی شاکر دی کی یہی نسبت نہیں ہو سکتی کیا ہندوستان میں اور کیا ملک خراسان اور ملک  
میں اور عرب وغیرہ میں اپنی احوال کو نہایت دین کی طرف متوجہ پا کر اس طریقہ میں جب کو نہ خناس  
کہ کہتا ہے داخل ہوی انکار انکار مثل انکار برابرہ اور منہ کی تو اترا کہ ہے تو اسکو بہت خناس دہو کا کہتا ہے  
نہیں بلکہ یہی خناس آپ لوگوں کو دہو کا دیتا ہے اور اسکو قنہ نجدیہ اور دابہ کا کہتا ہے سچ ہی کیوں  
نہو آپس اور اسکی اتباع کی تو گردن ٹوٹ گئی وہ کیوں نہ اسکو قنہ کہیں گی اس خناس نے نور بہت  
اور ارشاد اور سنت اور شرک و اشتراک اور کفر اور کبات سے انڈیا پاسی ہی مثل چنگا اور چوچندر کی ظلمت کفر  
اور کباتر سی اسکی راحت ہی تو کیوں نہیں سہیلو سی کہی گا اور یہی جو کہ اعلیٰ اہل سنت کی کوشش  
سی اور ستون ستی ب کی چارون مذہبون کی علامتی بالاجل اعلیٰ علیہ کی گرا ہی احوال مخالفت کا نہ  
حق اہل سنت جماعت سی خوب ظاہر ہو گیا جواب اسکا یہ ہے کہ وہی فتویٰ دیکھی ہی دریافت ہوئی کہ گستر  
میں پر اگر صحیح ہو تو پھر انسی کیا کام وہ نجدیہ کی رو میں پڑی ہوں مولانا شید کا تو کلام مرفق  
ملت خفیہ سمجھ نہ بیضا کی ہے کہ حضرت خاتم النبیین فی اوسکو لیکر ہو چنچائی ہے صلی اللہ علیہ وسلم

اور یہ نہایت نیک آفتاب کی انگوٹھ جیسا کہ مقدسہ سنی تفسیر میں علامہ ابنی کے واقعہ میں درمستق ہے  
 ہنس کر لڑائی لگ رہی تھی کیا ہوتا ہے اور یہ جو کہ اس کی کہنا کہ مخالف ہی مذہب حق اور اہل سنت اور  
 جماعت کی سویہ ہو جائے بفضل الہی ابھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ عین مذہب اہل حق اور اہل سنت اور جماعت  
 کا ہے اصل بات تو یہ ہے کہ یہ کیوں نہ اولاً اور ثانیاً حق کی صحیح کامطابق حق کا دینی پالی و لیک  
 فلیک بناؤ دینی لکھ کر اور جو اولاً و ابعدی اسنی عداوت پکڑی اور اولیٰ شروع کی تو شراب  
 تہر الہی اور کسی نصیب ہوئی اور ہو پکڑتے اور شراب ہوا سب جہاں اس کی تبدیل ہوئی ایک سبب حق  
 و باطل میں اسکی نسبت میں تہر الہی کی شان میں عارف بدوی فرماتی ہیں منشی شعیب از شراب  
 تہر الہی تہی تہی نہ ہستہا یا صورت ہستی تہی چہ صیت مستی بندہ شعیب از شرع تہا شعیب گویہ شعیب شعیب  
 صیت مستی تہا سبیل شعیب چہ چوب کہ اندر نظر صندل شعیب چہ ایک سنی اور شراب ہوئی پر شراب تہی تہی  
 سی یہہ در پر اقول اور سکا دلیں ہے کہ کتاب تہر الہی ایمان گویا ہے کہ کتاب التوحید راجع ایمان و دعویٰ عین  
 کا اپنی اپنی ہی ابھی معلوم ہوگا اور یہہ بدست شراب تہر الہی کا علم غیب جامعہ حضرت عالم الغیب کا  
 نہیں جانتا چنانچہ دفع و باوس میں معلوم ہوگا تو پر یہہ سستی اور شرابی شراب تہر الہی سی نہیں ہی  
 تو کیلئے ہے اب اس گمراہ کی گمراہی کو رہا ہے اور اسکی اور اسی کی کلام میں خوب ہر گمراہی کو رہا ہے اور اجماع  
 کی معنی نہیں سمجھتا اجماع جو محبت شرعی ہی وہ عبارت ہی اتفاق سی سب مجتہدوں کی جو ایک عصر میں  
 ہوں جیسی کتب انہوں میں نہ گور ہے اور چہاں تو ایک سنی موقوف ہو گیا ہے اب جماع شرعی کہ ثبت حکم  
 شرعی کو ہو وہ کہ نہ کہ ہوئے اور اگر اجماع غیر مجتہدوں کا ہو تو اول تو یہہ محبت شرعی نہیں در  
 یہ کہ لادی کہادی کیوں کہ عام علماء و امت کا اسلجام ہی تو یہہ محض کذاب و زعفری ہی حاصل ہے  
 ہے کہ اجماع لو کہ دوسری ڈانٹا منظر ہے قول مہوسو سکا تہر الہی ایمان مولوی اسماعیل کی گویا وہی  
 کتاب التوحید محمد بن عبد اللہ اب بخدی کی ہی اس کتاب کی مولوی اسماعیل کے استاد مولوی لکھنوی صاحب

کوئی کفر اور شرک سی نہیں تھی حرم اور مکہ کا کیا ذکر جواب اسکا یہ ہے کہ یہ قول اسکا  
 جوہر اور باطل ہی کیونکہ اس میں تو کئی باتیں نامستقل جوہری ہیں ایک یہ کہ اس میں دعویٰ علم غیب کا بھی  
 لیا گیا یہ جو کہ اگر اس کتاب کی روسی مولوی اسماعیل کی اوستادوں ہی بلکہ صحابہ تک کوئی کفر اور شرک  
 سی نہیں تھا تو جب تک سب مضمون کتاب مذکور کا احوال سب لوگوں کا جو اس مسافت میں کراہی  
 ذکر کی واقعہ ہیں اور لائقہ ولاختصاص ہو گئی ہیں معلوم ہوتا تو کیوں کہ تطبیق ان کی حال کی اس کتاب مذکور پر  
 دیکھا وی اور یہ حکم کیا جاویں لا یشترک فی الحکم فمن جعل الجزاء ما فیہ الحکمہ اور ظاہر ہی کہ وہ کو  
 بعضی ان میں ایسی اولیاء اللہ گزری ہیں کہ خطرہ اسوا کا بھی اون کی دل میں نہیں گذرنا تھا یہی  
 کہ اون کتابوں کی دیکھنی ہی جو احوال اولیاء اللہ میں ہیں معلوم ہوتا ہے تو اون لوگوں پر کیوں کہ  
 اسنی حکم کفر اور شرک کا اس کتاب مذکور کی روسی تجویز کیا اور وہ لوگ اس سے پہلی غائب تھے تو علم  
 اون کا اور اون کی احوال کا اسکو کیونکر حاصل ہوا یہ علم تو سوای علام الغیوب غرض جل کی کیا کیا ہو  
 قل لا یغفم من فی السموات ولا فی الارض الغیب الا اللہ نص قطعی ہی اور یہ تمام اس نص قطعی کا  
 منکر ہی جیسی کہ اسکا انکار اور حکم اسکی منکر کا دوسروں کی دفع میں ہی بیان ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ  
 اور اسنی یہ حکم کر دیا تو اس سے لازم آیا اسکا یہ دعویٰ کہ مجھ کو ان سب کا علم ہے اس لئی مٹی جیہ  
 کیا دوسری یہ بات ہے کہ اسنی بیان اپنی رخصت پاک پر پر وی میں عمل کیا اور بزرگ اصحاب کی تصدیق کیا  
 اگر اسکو گالی دینی منظور تھی تو اسقدر سب تھا کہ کتا کہ مولوی اسماعیل اور اسکی اوستاد ایسی تھی صحابہ کا  
 کیا ذکر کرتا تھا اگر اسکو تبر امتعہ و نہ تھی غایت منہا کی حکم میں برابر اختلاف مذہب کی تو فی الجملہ داخل  
 ہوتی ہے اور موافق مذہب تحقیق کی بھی اسطوری کہ معنی کلام یوں ہوں کہ مولوی اسماعیل کی اوستادوں  
 سی بلکہ یعنی موافق صحابہ تک یہاں تھے یہاں تک کہ مولوی اسماعیل کی غایت منہا کی حکم میں  
 داخل ہوتی ہی جیسی موافق اور کوہین عمل امیدی دار اجل میں تو وہ جو ثقات سی اسکا رخصت تھا

دوسری بات یہی ثابت ہوا تمام ہوئی عبارت صیانت الاناس من و سوسۃ انھما کس  
 اور یہ جو اس عاجز نے اپنی رسالہ میں لکھا ہے کہ یہ مفید مسلمانوں میں فائدہ داتا  
 ہی بہلاف و اسکا یہی کہ اوسنی اپنی رسالہ یارق کی اکالیسویں صفحہ میں لکھا ہے احوال شاہ ولی اللہ  
 صاحب اپنے نوشتہ انجملہ اہل سنت و جماعت میں پر اوسنی رسالہ کی بیالیسویں صفحہ میں لکھا ہے  
 کہ بعضی کلمات شاہ ولی اللہ صاحب ما و اتقان را در شک جی اندازند در رقم آن خطبان بدون لین  
 بیان کہ مذاق شاہ ولی اللہ کثرت تفتن راغب و عدم تقیید کلام بہج تن تن بر ذوق شان غالب  
 بودن لین گونہ کلمات و بر نکات خلاف مذہب معقول اہل سنت و مخالف مختار جمہور جامعہ سفید  
 نیست و قابل ستاد و نہ لایق اعتماد و حالت میات شان کہ اثری از حکومتی اسلام و بعینتی  
 از علمای اعلام در دہی بود بطور و شیوع ہجہ کلمات امکان نہ داشت و اولاد امجاد شاہ ولی اللہ  
 کہ این گونہ تصنیفات را ضایع و ضائع نہ افتند و در پردہ کتمان داشتند گویا پردہ بر پی در گویا  
 و الدما جہ خود انداختند مولوی محمد سہیل زبانیہ را فارغ از حکومت اسلام خالی از علمای اعلام نہ تھا  
 حدت جلی را خیالی بلند و از نہ ساخته آن انکار نہ فریضہ کہ تر لکھا یعنی مشغول نمودہ و تخم پوشیدہ  
 نہ خاک را آب دہ حسن نبات من کرم البذر اول جواب اسکا یہی کہ یہ کاذب جہونا  
 ہی کہ ایسی کلام کرنا ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب پر تہان کرنا ہے اور وہ جو انکار رسالہ عقدہ عظیمہ  
 اوسمین تو اسطرح لکھا ہے قال شاہ ولی اللہ والد شاہ عبدالغفر علی دہلوی فی عقدہ عظیمہ اعظم ان  
 فی الاخذی ہذہ المذہب لان بعبۃ مضیحة عظیمۃ و فی الاغراض فہا کلاما  
 مضیحة کبیرۃ الی ان قال کان اتباعا لاتباء السواد الاعظم و اخر بجم غنہا و جا  
 من السواد الاعظم انتھی کہات شاہ ولی اللہ والد شاہ عبدالغفر علی دہلوی فی عقدہ عظیمہ میں کہ جان لی  
 تو یہ کہ تحقیق سچ علی کر نے مذہب را بعبہ کی مصلحت عظیمہ ہی اور سچ او میں کرنی کی مذہب را بعبہ

فساد پر ہی یعنی جو عمل کے وہ مخالف اور فاسد نہ تو نزدیک نہ اربعہ کی وہ مفسدہ کیڑی بہان  
 کہ فرمایا کہ اتباع مذہب اربعہ کا اتباع اہل سنت و جماعت کا ہی اور مخالفت مذہب اربعہ کی مخالفت  
 ہی اہل سنت و جماعت کی انتہی جب کہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے  
 اپنی رسالہ عقدہ امجد میں یہ عبارت لکھی تو اس ہی صاف معلوم ہوا کہ جو چار مذہب سنت و جماعت  
 میں اور چاروں مذہبوں ہی اسکا مذہب برخلاف ہی ہوا اسکی کہ بیان کو یعنی شاہ ولی اللہ صاحب  
 کو اپنی رسالہ باریق میں ظاہر یہ کر کے لکھا ہے اور طبع کی ہمتان کتاب ہے اور حالانکہ وہ ظاہر یہ نہیں  
 جیسا کہ اسی عبارت عقدہ امجد میں معلوم ہوا اور دوسرا جواب اسکا یہ ہی اب سمجھا جائے کہ جواب یہ بزرگوار  
 پر طعن و تہتان کرتا ہے تو اسکی مثال ایسی ہے جیسی شیخ سعدی صاحب فی فرمایا شعر سنگ برگہر اگر کاشم  
 زین شکندہ قیمت سنگ نیز اید و ز کم نشود یعنی سنگ بر اصل اگر کاشم زین کو توڑے قیمت سنگ  
 کی نہ زیادہ ہو دی اور ز کم نہ دی اب جانا چاہی کہ اگر یہ مفسدہ نقطہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث  
 دہلوی کو اور انکی اولاد کو برا لکھتا تو بعضی جاہلون کو اور بیوقوف بڑھے ہوں کو کچھ شک نہ ہوا جبکہ اپنی  
 صاحب درختار اور صاحب شہادہ النظر کو برا لکھا اور یہ لکھا کہ یہ دونوں صاحب اپنی کتاب درختار  
 اور شہادہ النظر میں قسیمی ہی سند دی کر گئی ہیں اور حالانکہ کتاب قیمہ معتبرہ یون کی کتاب ہی  
 طرفہ یہ ہے کہ درختار اور شہادہ النظر کو تو برا لکھتا ہے اور یہ یہ لکھتا ہے کہ ہزاران ہزار ضعیف  
 معتزلی المذہب بودہ حتی کہ ملائذہ ابی حنیفہ اور ابی یوسف و در کتب حنیفہ روایات خاصہ مذہب  
 ایشان خلاف اہل سنت و جماعت و مجادلات بر طریقہ شان پیش منہ موجود بلکہ کتب مصنفہ معتزلیہ  
 مثل قسیمی وغیرہ و حنیفہ دائرہ سائر جب کہ اسی کتاب درختار اور شہادہ النظر اور ہزاروں ہزار ضعیف مذہب  
 پر اور شاہ گردون امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ گردون امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی معتزلی المذہب  
 کر کے لکھا ہے اور یہ محض اسکا اقترا ہے جب کہ اسی ان بزرگواروں کو معتزلی المذہب کر کے لکھا ہی ہوا اگر

پہر اگر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی سے اور ان  
 کے اولاد کو سوامی سے قدمت و جماعت کی کسی اور فرقہ کے طرف نسبت کر دی تو کیا لغت  
 ہی اور میرزا و مسلمان میں اس واسطی ڈالتا ہے کہ میرزا جانا ہی کا نام لے عظیم صاحب کے نہ سبک مند  
 ہیں اور عرب اور ولایتوں میں اگر تو کہ خفی فریب کئی ہیں اگر خفی فریب کی مسلمانوں میں مسلمانوں  
 شک ہو جادوی اور امام عظیم صاحب کی فریب کا اعتبار جاری ہے تب یہ مطلب برآئی ہر جسی میں  
 فائدہ دلون کا تو میرزا جانا مسلمان و عیسائی مابین کی ایسی ایسی مسلمانوں ذرا غور کر کے سنو نہ میرزا  
 اسنی اپنی رسالہ لوارق میں لکھی ہیں اس میں مسلمانوں میں فساد پر تابی یا دوسری اور افلاک  
 ٹرہا ہے اب جو کوئی اس حالہ لوارق نہیں یا اسکی اور رسالوں میں فریب کہاوی اور اسکی رسالوں  
 تقریب کر کے میں رسالوں میں ایسی بزرگواروں پر طعن اور برہان لکھا ہو تو اس شخص کی کسی بھی  
 جسی کہ تہہ مثل شہر ہی کہ جو کہاں لکھا تہہ کا تہی والا ہی اور دوسرا جواب یہی کہ شاہ ولی  
 صاحب کی تعینات اور تالیفات جو شہر اور معروف ہیں وہ میرزا جانا جسی کا نام لے میرزا جانا  
 فارسی زبان میں لکھا ہی اور امام و سکا فتح الرحمن ہی اور جس کی آیت کی اون کو تہہ کر کے  
 مشورہ ہی ہی و ان لکھی ہیں کہ میرزا جانا کہ تہہ ہے اور دوسری کتاب کی تہہ البانہ ہے اور تہہ  
 کتاب ان کی موطا شریف کی شرح فارسی زبان میں اور ان کی لکھی ہی امام و سکا مصنف ہی اور  
 چوتھی کتاب ان کی قول میں ہی اور تہہ جانا کتاب لکھی ہے کہ امام و سکا فوز الکبریٰ ساتھ ہے  
 جو میں کی لکھی ہی اس میں مسلمانوں ذرا غور کر کے سنو نہ میرزا جانا ہی رسالہ لوارق میں لکھا ہے  
 کہ میں گوئی کلمات از موافات خلاف فریب مقصود اصل نسبت و مخالف تھا میرزا جانا نسبت  
 و نہ قابل ستاد و نہ لایق اعتماد و نہ میرزا جانا نسبت ہی کہ تہہ دلی ہیں اور دوسری لکھی کہ تہہ دلی  
 صاحب کے طرف نسبت ہے کہ ہی کہ تہہ شاہ ولی اللہ صاحب ہی اور ان کی تفسیر ہی اور ان شریف کی

سی اور حدیث شریف کی کتاب جو اونوں فی شرح کی ہے نتیجہ ان لکھ سی اور قول حلیل ہی بنیاد ہے تو  
 اس میں سالہ ہوا رقی کی کچھ پندہ نذین حسین ایسی کتاب نہ کر لکھی ہیں اگر اس تمام نہ کر دی سند کر لکھتا  
 تو اکتبہ لکھنا اور کمالین اعتہ ہار کی کتاب یا اپنی کہ قرآن شریف کا ترجمہ فتح الرحمن ہے فتح الرحمن  
 کی لکھنا ہے کہ اکثر علماء اور فضلا کی باس موجود ہے اور یہ طائیف ایسی کتاب ہے کہ او میں عبادت  
 اور معاملات دو وزن لکھی ہیں اور اس کی شرح کا نام تصنیف ہے اور تو حلیل ایسی کتاب ہے کہ اس میں  
 طریقہ حشیہ اور قاریہ اور لغت شریف اور مجربہ اور چاروں طریق او میں لکھ بہت خوبوں کی لکھنا  
 اور اس میں دین کی فائز طبع شرح کی لکھی ہیں اور ترجمہ البالغہ ایسی کتاب ہے کہ او میں عقائد سنت  
 و حاجت کی ہیں اور فقہ کی مسائل اور طبع مع بھی مسائل سنت و حاجت کی نہ ہے کہ او میں لکھی ہیں  
 اس طبع حلیہ شریف و زکریا کبیرا بہت خوبوں کے لکھی ہے اور مولوی شاد ولی اللہ صاحب تہذیب  
 اور ان کے اولاد چھوٹی شاہ عبدالغنی صاحب تہذیب دہلی اور شاہ افیغ الدین صاحب تہذیب  
 اور شاہ عبدالغنی صاحب تہذیب دہلی اور مولوی شاد ولی اللہ صاحب تہذیب دہلی اور مولوی شاد ولی اللہ صاحب تہذیب  
 یرمستان اسوہ طبعی کرچی کہ ان میں بزرگوار و نجیب اعتبار ہے اور ان میں بزرگوں کی شاکردن کا اور بزرگوں  
 کا خضر صائب ہستیاں ہیں اگر ان بزرگوں کا اور ان کی مریدوں اور شاگردوں کا اس میں سی سالہ  
 بوزرق سی باور سی سالہ سی باور سی سالہ سی باور سی سالہ سی باور سی سالہ سی باور سی سالہ سی باور سی سالہ  
 لکھنا کہ ان کا و لیس ہے ہی بگین گئی اور دیگر لکھنا مانین گئی اور چاہا چاہی یہ جو مثل شہ ہے کہ دروگر  
 ہر حافظہ نباشد یعنی جوئی کی تین حافظہ بنین ہوتا ہے جس وقت کہ اپنی سبب ہوا رقی میں  
 ضرور حاجت ہوتی ہے تو ان کی عبارت بطور سند کی لکھتا ہے کہ دیکھو شاہ عبدالغنی صاحب نے  
 یوں لکھا اور کہی یوں لکھتا ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب فی یوں لکھا ہے اور کہی یوں کی سالہ  
 کی عبارت کم و بیش کسی کی او کو لکھتا ہے یہ لکھتا ہے کہ فریب کر ہے اور دوسرا اور کا کہ ہے





فی سرانہ الامین اور مولوی بشیر الدین صاحب مولوی تھب شاد صاحب فی جلد اول رسالوں  
 میں بخوبی اسکی سرکوبی کی سی منزاس حرکت سی باز نہایت آنا جانا چاہیے کہ اسکی چہرہ  
 اعتراضات تقویۃ الایمان پر کبھی تھی تو مولوی سرساج صاحب فی اسکی اعتراضات کی رد میں  
 ایک رسالہ لکھا کہ نام اوسکا میراج الایمان ہی تھی اوسکی اعتراضات کی رد میں مولوی سرساج صاحب  
 صاحب رسالہ دیکھا تو ہم مفید کی اعتراضات کو ایسا جانا کہ جیسی طبری عالم پر کوی جاہل اعتراض  
 کرتا ہی اور اسی فضل رسول فی مولوی احقاق صاحب رسالہ کہ نام اوسکا مائتہ المسائل ہے  
 اوسکی کئی مسئلوں کی عبارت پر اعتراض کی ہیں اور نام اوسنی اپنی رسالہ کا نتیجہ المسائل پر کہا  
 ہے مولوی بشیر الدین صاحب فی اوسکی رسالہ کی رد میں ایک رسالہ لکھا کہ نام اوسکا تفہیم المسائل  
 ہی اور اس عاجزی و دہشت اختیار کرنے اس اپنی رسالہ کی کچھ عبارت مولوی سید صمد علی صاحب  
 کی رسالہ کی اور کچھ مولوی بشیر الدین صاحب کی رسالہ کی لکھی ہی تامل نہ بہ جاوی جو عاقل و فہم  
 ہیں ان دونوں رسالوں کی عبارت ہی معلوم کر لینی کہ کون حق پر ہے اور کون ناحق پر مولوی سید  
 حمید علی صاحب کی رسالہ کی عبارت اور مذکور ہو چکی اور مولوی بشیر الدین صاحب کی رسالہ کی  
 کچھ عبارت یہاں لکھی جاتی گی مگر سب ہی ہمہ غایتہ المسائل کی عبارت یہاں لکھا ہی عبارت  
 سی معلوم ہو جائیگا کہ اتنی عبارت مائتہ المسائل کی اس فیہی کی گستاخی پر اوسکا رد لکھا ہی بعد اوسکے  
 جو فضل رسول فی مائتہ المسائل کی عبارت پر اعتراض کیا ہی اور مولوی بشیر الدین صاحب فی اوسکا جواب  
 دیا ہی ہر ایک کا سوال و جواب لکھا جائیگا شروع ہوتی عبارت مائتہ المسائل کے  
 سوال مفہوم بدعت حسیت جواب مفہوم بدعت چند نوشته انہ فی الحجج الرائق والامداد البید  
 ملاحدت دلائل خلاف الحق المسکونی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من  
 عمل او علم او حال سوغ سبب انہ او استخوان و جعل ذنبا قویا و صراطا مستقیما

انتهی ترجمه در بحواله الحق و الله و القاسم است برعت آن پیوست که پیدا کرده شود بخلاف آن که  
 مستحق باشد از شیعه بعد از قسم علم باشد باطل یا حلال نبوی از شیعه و احتیاج و گردانیده شود  
 درست و راه راست و فو القیم المبین شریح الانعین النبویه الشریح ابن حجر المکی  
 البکاء لکما کان فی حواله شیخ ابی القاسم علی بن محمد بن ابی القاسم بن ابی القاسم بن ابی القاسم بن ابی القاسم  
 آخر الشارح و کذلک فی الحاشیه و العالم انھی فی مشکوٰه المشکوٰه للغاری کما ذکره فی مشکوٰه  
 البکاء فی الشریح احادیث ما لم یکن فی عهد رسول الله صلی الله علیه و سلم  
 لکذا فی حاشیه المسید علی مشکوٰه انھی فی شرح السنه للبغوی البکاء قد مر ما  
 احذث علی غیر قیاس اصیل من اصول الدین انھی ترجمه و فروع البکاء ترجمه  
 است در شرح ابن حجر که را بدست از روی لغت از پیوست که نوید کرده شده باشد بر غیر مثال سابق و از پیوست  
 پیدا کننده آسانها و درین معنی نوید کننده آنها بر غیر مثال از روی شرح آنچه احادیث کرده شده بر خلاف  
 حکم شارع و دلیل آنکه خاص و عام است استی و در شرح مشکوٰه است ملا علی قاری را در مالیکه نقل کرده است  
 از نووی بدست در شرح نوید کردن آنچه نبود در عهد رسول الله صلی الله علیه و سلم همچنین است مرعاشید  
 بر مشکوٰه انتهی و در شرح سنت است مرعاشید بدست از پیوست که نوید کرده شده است بر غیر قیاس اصل  
 از اصنامی دین انتهی سوال اتمام بدست از پیوست که نوید کرده شده است بر بیان کرد و مانند که  
 ما احذث علی خلاف الحق التلکفی عن رسول الله صلی الله علیه و سلم الی الخیر  
 ترجمه پیوست که احادیث کرده شده است بخلاف آن که مستحق باشد از رسول الله صلی الله علیه و سلم  
 از پیوست زوایا بن حاجت قیاس نیست بدست که نیست خلاف است که نبی که تعریف بدست نمود  
 از بد احادیث ما لم یکن علی عهد رسول الله صلی الله علیه و سلم پس از این ان تمام  
 بدست در دست یکی بدست دیگری و دیگر بدست خلافات کما قال الخیر فی فی انهاء البکاء عن

ترجمه پیوست  
 از پیوست که نوید کرده شده است  
 و در مالیکه نقل کرده است



حسنہ است و دیگر چند صاحبان کتاب موجودہ جو اس عاجز فی اور پکارا کہ جلا و دست دزدی کہیں  
 بیرون ندرت و دیگر اول تو یہ عبارت اوسکی آگے کی چھڑ گیا ہے اور وہ عبارت نامہ المسائل کے  
 جوابی رسالہ میں پھر گیا ہے یہی کہ ایک قرین بحث نمودہ اندر باخدا نیت مالکین علی عین  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں دین ان اقسام بدعت دوست کی بدعت ہی دیگر  
 بدعت ضلالت کا کمال اگرچہ فی النہایۃ الذی عنہما ان بدعت ہندی و بدعت ضلالتہا کان  
 فی خلاف ما احکم اللہ و رسولہ فہو فی ضلالتہما الذی لا یحکم و ما کان واقعاً تحت عمومہما  
 نہ کہ اللہ الذی و رسولہ فہو فی سیر اللہ انھی ترجمہ ہوا کہ گنت جزوی و نہایت بدعت و قسم  
 بدعت ہی بہت و بدعت ضلالت است آجہ باشد در ضلالت آجہ کر کہ دستہ اسد تعالیٰ ہا و در  
 پس اور در مقام بدعت و انکار است و آجہ باشد واقع در عموم آجہ بہستجاب غرض است اللہ تعالیٰ  
 بسوی او بر آئینہ فرمودہ بر او یا رسول او صلی اللہ علیہ وسلم پس تمام متبع بہستجاب غرض است ان کی تونویسے  
 اسحاق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سوال شصت و یکم کے جواب میں بدعت کی تفسیر کہہ چکے  
 کہ بدعت حسنہ اور سیئہ قیامت کہ جاری ہرین گی اگر بدعت حسنہ کی فائز ہوتے تو نشان کی جواب میں  
 کیوں کہی کہ بدعت قیامت کہ جاری ہرین گی بلکہ ہرین غرامی کہ بدعت حسنہ کو ہی نہیں چھ اور وہ نامہ المسائل  
 کی جوجواب میں سوال شصت و یکم کی گئی ہے یہی سوال بدعت حسنہ محدود است بدعت حسنہ  
 یا غیر محدود الی انہم انیہ جواب انیہ محدود است عند الفقہاء بدعت حسنہ میں حسنہ علی آخرہ  
 سوال بدعت سیئہ محدود است یا غیر محدود جواب غیر محدود است بدعت حسنہ میں حسنہ  
 الی آخرہ اور یہ جو کسی مولوی محمد اسحاق صاحب پراثر اص کیا اور تین لکھا کہ بدعت حسنہ کمال ضلالت ہی  
 اسے اس کی کہ یہ معنی نقل کی ہے بلال لائق سی اور صاحب تہذیب لائق فی حین اوس کی کتاب کی حین اس کے غلط  
 بدعت کی کہ کہ یہ بدعت حسنہ ہی اور بدعتی جگہ نسخہ اوس کی کتاب کی موجود انہی جواب کا یہ ہے

کہ اب اس ہی یون یوحنا چاہیے اور جو تو فی سہت ضلالت کی مولوی اسحاق صاحب کی طرف  
 کی ہی آیا تو نے اس واسطے کیے ہی کہ او یسوع بنی سولہ الیق کی عبادت لکھی ہی اور تو صاحب سچے سچے الیق کو یون  
 سمجھتا ہے کہ او یسوع کہین تو یوں لکھا ہے کہ المدعیۃ ما احدثت علی خلاف الحق المتفق من یہوہا  
 صلی اللہ علیہ وسلم لہی بدعت وہ چیرے کہ یہ یوحنا اور خلاف حق کی کہادت ہوا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے اور کہیں لکھا ہے کہ نماز کی نیت کرنا زبان ہی یہ بدعت حسنہ ہی اور تو اپنی نزدیک یون  
 جانتا ہے کہ ایسی بی اعتبار کتاب کا حوالہ دینا یہ مولوی اسحاق صاحب کی گمراہی ہی اس واسطے کہ صاحب  
 سچے الیق بنی کہین تو بدعت کو ثابت ہی نہیں کیا اور یہ لکھا کہ جو بدعت کہی ضلالت ہی اور کہین  
 یہ لکھا کہ ان ہی بدعت کرنا مار کی بدعت حسنہ ہی ہر اس کی کتاب کا حوالہ دینا یہ مولوی اسحاق صاحب کے  
 گمراہی سے ہی آتا جانا جا ہی کہ تیری لکھی کی کہی ہی مولوی اسحاق صاحب کی مگر انتہا بت نہیں ہوتے  
 آج تک کہ ہزاروں سالوں میں یہ کتاب سچے الیق رواج کہتی ہی بلکہ سچے مصلح نہیں کیا۔ تو اس عبارت پر  
 یسوع احدثت علی خلاف الحق المتفق من یہوہا صلی اللہ علیہ وسلم کہین تو بدعت حسنہ ہی اور تو اپنی  
 مستند نقطہ بدعت یہ اس واسطے کہ یہ مستند اسلامی ہے کہ اکثر فقہا زبان ہی نیت کرنی کی قائل ہیں اور تعین  
 قائل نہیں اور یہ خلاف شیخ محمد بن محمد بن دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فی مشکوٰۃ شریف کی شرح جو فارسی میں ہے  
 انما کمال اعمال بالانقیاد کی ترجمہ لکھا ہی جو جا ہی وہ مشکوٰۃ کی ترجمہ میں درکہ فی انیس ہی صاف معلوم  
 کہ تیرا اعتراض اول تو صاحب سچے الیق پر ہی اور یہ مولوی اسحاق بنی اور تو فی اس کی لکھی کی عبادت کہ حسین  
 یون اسحاق صاحب فی بدعت حسنہ اور سچے لکھا ہی چھوڑ دی اس واسطے کہ لوگوں کی نزدیک ہے  
 بات ثابت ہو جا ہی کہ مولوی اسحاق صاحب بدعت حسنہ کی قائل نہیں اور حال آ کہ وہ تو نے  
 کتاب فاتہ اسما میں یہ لکھی ہیں کہ جن لوگوں فی تعریف بدعت کی کی ہی باعدایت یا لکھیں چھوڑ دی  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ساتھ یہ دیکھنے اوسن چیر کی کہ نہ تھی غلطی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

پس نزدیک اون کی بدعت دوسم ہی ایک بدعت بری دوسری بدعت خدات جینی کو کہا  
 جزیری فی بیچ نیایہ کے اَلْبِدْعَةُ بِذَهْنَانِ بِذَهْنِ خُلْدِي وَ بِذَهْنِ صَلَاةِ اَخِي اب جانا  
 چاہی کہ اسکا اعتراض اور وقت ثابت ہوا کہ مولوی اسحاق صاحب محدث دہلوی بدعت حسنہ  
 اور سیئہ کا بیان نہ لکھتی مایہ لا اہم معروف یوں فرماتی کہ کوئی بدعت حسنہ نہیں تو اور بدعت شعیب  
 کو یوں کہنا چاہی تھا کہ بدعت کو حسنہ کر کی کئی جگہ بحوالہ اریق میں لکھا ہی اور مولوی اسحاق صاحب فی  
 نہیں لکھا ای مسلمانویہ تقریر جو پہنی لکھی اور معنی سنی تو اس ہی صاف معلوم ہوا کہ اسکا اعتراض ہو کہ  
 اسحاق صاحب پر ثابت ہیں ہونا اب سمجھا چاہی کہ ہر عبارت ماتہ المسائل کے اس عاجزی اسوہی  
 لکھی ہی کہ اسنی اپنی رسالہ میں کچھ عبارت ماتہ المسائل کی کم کر کی کہی تھی اوس ہی آدمیوں کو تہ  
 معلوم ہوا تھا کہ مولوی اسحاق صاحب بدعت حسنہ کی منکر ہیں تو اس فیہ خواہ مسلمانوں کے  
 فی ماتہ المسائل کی عبارت کو پورا کر کی کہہ دیا اب لوگوں کو صاف معلوم ہو گیا کہ مولوی اسحاق  
 صاحب بدعت حسنہ کی منکر نہیں ہیں اور یہ معنی ہوتا ہی اور مولوی بشیر الدین صاحب فی  
 جو اسکی رسالہ کا رد لکھا ہے اوس میں جو لوگ کہ بدعت حسنہ کی قائل ہیں اونکا بیان اور بدعت  
 حسنہ کی قائل نہیں ہیں اون کا بھی بیان لکھا ہی اور بدعت کی معنی بھی لکھی ہیں اور جس  
 حکمہ ماتہ المسائل کی عبارت کا یہ رد لکھا تو اول نوویہ لفظ مخالفہ کا لکھا ہے پر ماتہ المسائل  
 کے عبارت کا رد لکھا ہی اور مولوی بشیر الدین صاحب جو اسکی رسالہ کا رد لکھتی ہیں تو پہلی لفظ  
 ہایت کا لکھ دیتی ہیں چچی اوسکی رسالہ کا رد لکھتی ہیں اور مولوی شہاب صاحب مؤسرف فی جو اس  
 رسالہ کا رد لکھا ہی وہ یہ ہی عبارت ماتہ در جواب و سوال نیچا وہ دوم مفہوم بدعت  
 چند نوشتہ اند فی البیرواتی اَلْبِدْعَةُ مَا اُخْدِثَ عَلٰی خِلَافِ الْحَقِّ الْمَلَكُوتِ مِنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ  
 صلی اللہ علیہ وسلم من علم اَرَعِلَ اَوْ خَالَ بِنُوعِ شَبْہَةٍ اَوْ اَسْتَخْبَانِ رَجَعِلَ اَوْ یُنَا







أَوِ اسْتَبَابَ فَهُوَ كَيْسٌ بِهِ دَعَا شَرْعِيَّةً وَأَقْبَلَهُ أَنَّ الْبَيْدَةَ تَدْعُو عَيْنَ دَعَا لَعْنَةٍ  
 وَهِيَ مَا الْبَيْدَةُ وَالْمُصْنَعُ أَحْسَنُ مِنَ الْبَيْدَةِ الشَّرْعِيَّةُ وَقَوْلُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَمْرٍو فِي التَّوَارِيخِ  
 نَعَمَتِ الْبَيْدَةُ مَرَّةً وَدَعَا لَعْنَةٍ لَمْ يَزَلْ يَدْعُو فِي جَامِعِ كَرْبُلاءَ وَشَتَّى ذَرْبًا  
 الْفَقْهَ مِ آرد بهر آنچه که بدعت حسنه مجتهدان قرار داده اند جان صحیحست و اگر کسی درین زمانه بدعت  
 بدعت حسنه قرار دهد خلاف است زیرا که در مصنفی می گوید که کل بدعتی مذمومه فی زماننا اینست شاه  
 خوب بعد از ابادی در کلمات متولفه فی المقاصد المختلفه می نویسد که در مکتوب حصه و شهادت و ششم  
 از جمله اول کتابت شیخ احمد سبزواری قدس سره که بخواجه عبدالرحمن منقعی کابلی صدور یافته  
 واقع شده است که از حضرت حق سبحانه و تعالی تضرع و زاری و التجا و اقمار و ذل و انکسار  
 در سبزه و چهارشنبه بنیاید که هر چه در دین محتر شده است و مستند گشته در زمان خیر الشرف خلفا  
 را شدین او نبوده اگر چه آن نیز در روشنی مثل خلق صبح بود آن ضعیف را با جمعی که باو مستند اند  
 گرفتار عمل آن محدث گرداناد و مفتون حسن آن بتدریج گمانا و تجربه اسید تحار و الابرار علیه السلام  
 المعلق و السلام گفته اند که بدعت بر دو نوع است حسنه و سیه حسنه آن عمل نیک را گویند  
 به بعد از آن آن سرور و خلفا را شدین علیه و علیهم من الصلوة آنها و التیات اکملها پیدا شده باشد  
 و رفعت نماید و سیه آنکه با فحش باشد این فقیر در هیچ بدعتی ازین بدعتها حسن و نورانیت  
 مشاهده نمی کند و خبر ظلمت و کدورت حساس نمی نماید اگر فضا عمل مستوع را از نور و واسطه ضعف اعتبار  
 بطراوت و نصارت بیندزد که حدید البصر گردند و اندک بخیر خارت و ذمامت تیمه نداشت شعیر  
 بوقت صبح شود بهر روز معلومت بکار که بافته عشق در شب بخیر بسید الشهدا میفرماید علیه و علی آله  
 الصلوات التلیات من أحدث فی آخرنا هذا ما لیس منه نور و بدعتی که مردود باشد  
 حسن از کجا پیدا کند و لعل الله لا یسلطه انما بعد فان خیر الحديث کتاب الله و خیر العمل





میکند مقام قرب و برتر آن تزلزل می کنند از این مدی میگرد و برتر آن فضل انسان بهره جبهه مساوت  
 قلب که از این قلب و طبع و فطرت گویند میرسد خود با همه من و دلگانه است و حضرت مجدد الف ثانی در  
 کتب و ابیات خود میفرماید و اما بانی اسم و رسم بدعت تا از بدعت حسنه و بزرگ در روش بدعت سیه بزرگ  
 بنماید بر وی این دولت بشام جان و از بدعت در این معنی از بدعت حسنه است که عالم در برای بدعت غرق گشته است  
 و بظلمات بدعت ارازم گرفته که ارجح است که مردم از رفیع بدعت زند و با میایی سنت کث یا اگر علماء از این قوت  
 رواج دهند ای بدعت اند و محو کنند ای سنت بدعت مای پس شده را تعامل غفلت دانسته بخوار  
 بلکه باستان آن قومی میدهند و مردم را بدعت دلالت مینمایند چه میگویند اگر فطالت شیخ پیدا کند و  
 باطل متعارف شود تعامل گردد و گردانند که تعامل دلیل آسمان نیست تعاملی که معتبر است همان است که از  
 صدر اول در دست با اجماع جمیع مردم حاصل گشته که کاذب فی القادوی انما یثبته قال الشیخ الامام الشافعی  
 و محمد بن حنفیه لا یأخذ باسحان شایع بل یأخذ بقول اصحابنا المتقدمین رحمهم  
 الله سبحانه فان تعامل فی بلد لا یدل علی الجواز و اما یدل علی الجواز ما یكون علی الامة امر من  
 الصلوة اول فیکون ذلک دلیل لا علی تقریر النبی علیه و علی الیه الصلو و ان کذا آیه هم علی ذلک  
 فیکون شرعاً منه علیه و علی الیه الصلو و ان کذا و اما اذ الیکون ذلک لا یكون فاعلمهم حجة  
 الا اذا کان ذلک من الناس کاذب فی البلدان کما لیکون اجماعاً و اجماع حجة لا تری فکم کون  
 نعاماً و علی بصر الخیر و علی الیه و لا یفتی بالحق و شک نیست که علم تجاویز و انام و بصر جمیع قری و راجع  
 از حیطه بشر نیست بانی آن تعامل صدر اول که فی الحقیقت تقریر است از ان سر و علیه و علی الیه الصلو و السلام  
 و راجع است نسبت باو علیه و علی الیه الصلو و السلام بدعت کجاست و حسن بدعت کلام اصحاب کتب و خبر اول  
 کالات محبت نیز همیشه کافی بوده و از علماء اهل سنت هر که بدعت رسوم مشرف گشته بی آنکه اختیار طریقه  
 ضروری نماید سلوک و جبهه قطع مسافت کند بر طریقه التزام متابعت سنت سینه است علی ما بها الصلو و السلام

[illegible]

سبہائی می مستح سنت ہو گئی اور باقی جیسی اتی و میسی ہی رہی اب جو تہنی ہیرہ سالہ لکھا اسکا کیا سبب ہے  
 جواب اسکا یہ ہے کہ اس غیر خواہ فی ہزاروں مسلمانوں کو کافر و فاسق بنی سی بجایا ہی انشا اللہ تعالیٰ  
 اس واسطی کہ یہ لوگ سید احمد صاحب کے مدین کو دیا ہی کہتی ہیں اور حالانکہ سید صاحب کی مریدانی  
 ہیں نہیں تو اب یہ جو بی نسبت آدمی طرف کر کی آپ فاسق یا کافر ہوتی ہیں جو جب اس حدیث  
 شریف کی کاسیرونی دجل و جلد بالفنونی ولا یرضیہ بالکفر اہل ان ذلت علیہ ان  
 کہ یکن صاحبہ کذا لک رواہ البخاری ترجمہ ہین گالی دیا کہ اتی آدمی کہی آدمی کو فاسق  
 کہی اور ہین گالی دیا کہی سیکو کافر کہی مگر جو کہی ہی دہ گالی دینی والی پر جب کہ ہنوی صاحب  
 اور کما قابل اسکی روایت کی یہ بخاری فی اور اس کا ترجمہ تفصیل اور لکھ دیا ہے اور ایسی تفصیل کی  
 رسالہ ہین دیکھنی ہین نہیں اتی جیسی کہ اس سالہ ہین لکھی گئی ہی جو کوئی اس تفصیل کو دیکھی  
 گا اگر اسکی دل ہین کچھ ہی انصاف ہی تو یقین کر لیا کہ سید احمد صاحب خانہ بی قرعہ  
 علیہ کی مریدانی ہین ہین بلکہ اصل سنت و جاعت ہین اور وہ تفصیل جو اوپر لکھی گئی ہی کچھ لو ہین ہین  
 یہاں لکھی جاتی ہی وہ یہ ہے کہ سید احمد صاحب کی مریدانہ سوای سید احمد صاحب کی مریدوں کے  
 اور شیخ سنت لوگ یہ اقرار کرتی ہیں کہ ہمت جاعت ہین اور شرک اور بدعت ہی ہزار ہین اور ہین  
 ہین امام اعظم کی ہین پر بعضی لوگوں نے اپنی شرارت ہی سید احمد صاحب کی مریدوں اور ہین  
 سید احمد صاحب کی مریدوں کے اور شیخ سنت لوگوں کو دیا ہی ٹھہرایا ہے اور ہینوں کو کافر  
 جانتی ہین یا فاسق تو حدیث صحیح بخاری ہی واضح ہو گیا ہے کہ جو کوئی سید فاسق یا کافر کہہ گا اگر  
 اسکی لائق نہیں ہی تو کہنی والا آپ فاسق یا کافر ہو جاتا ہی تو ہین یہ رسالہ با دلیل کامہ دیا ہے  
 کہ سید احمد صاحب کی مریدانہ سوای سید احمد صاحب کی مریدوں کی اور ہمت سنت لوگ وانی ہین ہین  
 ہزار کسی کے بگانی ہی جو یہ لوگ سید احمد صاحب کی مریدوں کو اور ہین سید احمد صاحب کی

مریدوں کی اور شیخ سنت گوگون کو دہا بی کھتی ہیں تو آپ متی پاکافر ہوتی ہیں اگر کوئی اس  
 رسالہ کو دیکھ کر سید احمد صاحب کی مریدوں کو اور سوا سی سید احمد صاحب کی مریدوں کی اور شیخ  
 سنت گوگون کو دہا بیے کھتی ہیں یا زریں کی تو کافر ہوتی ہیں یا فاسق ہوتی ہیں یا چم رہیں کی تو اسطرح  
 اب بجاو سید خراسی یہ ہے کہ اس سالہ کی بنانی سے خدا کی درگاہ سے بجاو بریلی گا ان شاء اللہ تعالیٰ اعظم  
 چاہیے کہ اس عاجز بنی ان تینوں فرقوں والوں میں سے اپنی رسالہ میں دو فرقہ والوں کا نام نہیں لکھا  
 کہ غلام آدمی غلام فرقہ کا ہی اور غلام آدمی غلام فرقہ کا مگر جو فرقہ کہ مسلمانوں میں ہر طرحی فساد و التنازع  
 اس ہمارے وقت میں البتہ اس فرقہ کی سرگروہ کا نام لکھ دیا ہے کہ نام اس کا فضل رسول ہی ہے  
 سنی والا بدلون کا ہی اب جو کوئی اس ہمارے ہی کہ کہہ سکے ہر اپون تینوں فرقہ والوں میں ہی  
 کسی فرقہ کی تائید نہ کری تو جان لو کہ یہ اسی فرقہ کا ہے اب بجاو چاہیے کہ جو مسلمان سنت و حقاقت ہیں  
 اور شیخ سنت سید احمد صاحب کی مرید ہوں یا نہ ہوں تو اداون کو چاہیے کہ یہ حکایت جو ہم شیخ سیدی  
 صاحب کی گلستان سے لکھتی ہیں اسکو خوب سمجھی اور عمل میں لاوی وہ حکایت یہ ہے  
 حکایت ایک آدمی ایک شخص کا مرید تھا اوپر لوگ طعن اور بدتان کرتی اور اوکو برا کہتی تھی اور سنی  
 ہا کر اپنی پر سنی عرض کی کہ لوگ بجاو برا کہتی ہیں اور مجھے طعن و بدتان کرتے ہیں اور حالانکہ یہ انکیا  
 پیر نے فرمایا کہ تو مجھ سے بہتر ہے اہلی کہ باوجود چہی کام کرنی کے نہ بجاو برا کہتی ہیں اور میں اتنا اچھا  
 نہیں ہوں جتنا لوگ مجھ سے اچھا جانتی ہیں اب اگر کوئی تم کو بعضی سمجھو دہا بی کہ میں اور حالانکہ  
 تم دہا بی نہیں ہو تو تم اوکو دہا بی کہنی کی بدلی میں مشرک اور بدعتی اور اہل بیعت کو کہ ان بدلون ہی جھگڑا  
 ہوتا ہی اور فساد برپا ہے اور یہ وقت جھگڑا اور تارک کر چکا نہیں ہی یا تو تم مدینہ کی طرف ہجرت کرو  
 یا اداون کی ایذا پر صبر کرو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ ساتھ  
 صبر کرنے والوں کی ہے اب بجاو چاہیے کہ بموجب اس قول کی اِنَّ اللہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ

پیشی جو ہم جگہ نہایت کی مٹی تو اچھا طبعی آتش بنا جڑنی آتش تھا مین کو شش کی کرسٹید خود ماحر حیرت  
اسد علیہ برادر اولیٰ ہر زون پر اور خواہ اسید ہر صاحب کی مرزوں کی بلور سید بہت لوگوں نے  
لوگ نا حق طعن اور زبان کرئی ہیں اور مسلمانوں میں فساد و الفی تین اور اس میں طعن اور زبان  
اور شہابی اور بہت لکائی کی حقیقت نہیں جو مٹی نام لکھتے ہی ہے اب جو کوئی انکو سبکی دیکھائی  
کرئی تو وہ یقین کر دے کہ اولاد نہایت نامدار ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ فی فی الذین یؤذون المؤمنین  
والمؤمنات بغیر ما الذین یؤذونہن لکن لعلہن یرجعن الیہن و انما یمیت ما عرجہ اور جو لوگ بہت  
لکائی ہیں مسلمان مرزوں کو اور مسلمان مرزوں کو کہ کسی کام کی تو اور شہابی اور مونس فی ہر جہہ  
کا اور خراج گاہ کا نقل از تفسیر ہندی شاہ علیہ السلام و صاحب محدث دہری رحمۃ اللہ علیہ اور فرمایا اللہ  
نے کہ لا یرفعہم وہ طعن المؤمنین والمؤمنات بالفسق ہم کجرا اور یہ کہ کہیں نہ جب تمہاری جگہ نہ  
نہایت حال کیا ہوا ایمان والی خردوں فی اور خور و خور فی اپنی لوگوں پر بد بلا خیال و فتنہ چاہی مسلمان  
سنی کہ لوگ ایک ایک شخص کو بری ہتھین لکائی ہیں انکو جو شہابی و سنی ہر فی اصل فی حد علیہ وسلم  
فی فرمایا جو کوئی چاہے بھی نہائی مسلمان کی کہ دکرسی اجندہ پیٹہ بھیجی دیکھی دکرسی اور بھیجی ہتھین  
کرئی ایمان سنی تعمیر ہی لعل از تفسیر ہندی شاہ علیہ السلام و صاحب محدث دہری رحمۃ اللہ علیہ ایک بھی چاہی  
کہ بد گمانی کرنا چاہی نزدیک خدا کی اور اس کی بندہ کی اور قرآن شریف اور حدیث شریف سے تو برگزینے  
کرنا والی کی دیکھی سنی آیت ہی قرآن اور حدیث کو نہ مانا دین تو اس کا فرات ہو بلا شک اور دیا  
میں اور مونس کی شاہد اسکو نہایت مشکل ہو گیا اور اسد تعالیٰ فی قرآن شریف عین بد گمانی کرنا والی  
کی حق میں برافرومایا ہے اب چاہی کہ آدمی آپس میں موافق رہیں اور چلن روزگار کریں اور کسی پر  
بد گمانی کریں اور کسی بد گمانی کی وہ دنیا میں سر نہندہ ہو گا اور عاقبت عین ہی اس سبب ہی کہ بد گمانی  
کرنا اول اول سبب یہ ہے کہ بد گمانی کی جگہ میری افواج اولاد کو بری گاہ سنی دیکھا سنی ہرگز نہ بد گمانی کرنا

نہایت حال کیا ہوا ایمان والی خردوں فی اور خور و خور فی اپنی لوگوں پر بد بلا خیال و فتنہ چاہی مسلمان سنی کہ لوگ ایک ایک شخص کو بری ہتھین لکائی ہیں انکو جو شہابی و سنی ہر فی اصل فی حد علیہ وسلم فی فرمایا جو کوئی چاہے بھی نہائی مسلمان کی کہ دکرسی اجندہ پیٹہ بھیجی دیکھی دکرسی اور بھیجی ہتھین کرئی ایمان سنی تعمیر ہی لعل از تفسیر ہندی شاہ علیہ السلام و صاحب محدث دہری رحمۃ اللہ علیہ ایک بھی چاہی کہ بد گمانی کرنا چاہی نزدیک خدا کی اور اس کی بندہ کی اور قرآن شریف اور حدیث شریف سے تو برگزینے کرنا والی کی دیکھی سنی آیت ہی قرآن اور حدیث کو نہ مانا دین تو اس کا فرات ہو بلا شک اور دیا میں اور مونس کی شاہد اسکو نہایت مشکل ہو گیا اور اسد تعالیٰ فی قرآن شریف عین بد گمانی کرنا والی کی حق میں برافرومایا ہے اب چاہی کہ آدمی آپس میں موافق رہیں اور چلن روزگار کریں اور کسی پر بد گمانی کریں اور کسی بد گمانی کی وہ دنیا میں سر نہندہ ہو گا اور عاقبت عین ہی اس سبب ہی کہ بد گمانی کرنا اول اول سبب یہ ہے کہ بد گمانی کی جگہ میری افواج اولاد کو بری گاہ سنی دیکھا سنی ہرگز نہ بد گمانی کرنا



جا کر دسویں میں ہی رہیگا جگہ میں تو رہی سی رہا پھر چٹی پر بگمائی کر گیا اور بیاباب پر اگر باب کی  
 پاس مال و اسباب ہو گا تو اب کسی گاہ کہ یہ بیابان کھول اور حساب کی اور طی زبردید گیا اور اگر بیٹی کی پاس  
 مال و اسباب ہو گا تو بیاباب کی طرف سی بگمائی کر گیا و علیٰ ہذا القیاس اور سید محمد صاحب کے مریدوں  
 اور واسیلہ محمد صاحب کی مریدوں کی اور جو تبع سنت لوگ ہیں ان کا عقیدہ نہیں ہے کیا کہ سید محمد صاحب  
 مریدوں یا اور تبع سنت لوگوں سی یہ لوگ بگمائی کرتی ہیں اور بگمائی یہ ہے کہ ایک آدمی کہی  
 کہ میں مشرک نہیں اور دوسرا شخص جانی کہ بلایب یہ مشرک ہی ہی جہوٹ کتا ہے کہ میں مشرک  
 نہیں اس کی کہی سی کیا تو باہی اور ایک آدمی کہی کہ میں دہابی نہیں دوسرا شخص دل میں یہی سمجھا ہی کہ بگمائی  
 و شبہ یہ شخص دہابی ہی اس کی ظاہر کہی سی کیا تو باہی کیا خوب کسی بزرگ فی فہما ہی سے دین میں سنت کو  
 کسوی کیا پس کسی کہ کٹوا کر جو بڑا دہا یا اندھ کھو اور سب مسلمانوں کو ایسی توفیق دی کہ مشرک اور  
 بدعت و زار و کاموں سی بچیں اور سنت نبوی پر ثابت قدم رہیں اب بہائی مسلمانوں کی وہ نہیں  
 یہ عرض کرتا ہوں اگر تھک دیکھو کہ علم اسمیہ جو صراط المستقیم جو کتاب سید محمد صاحب غازی ممتدہ علیہ کی ہی  
 اور سب کوئی سید محمد صاحب کی تو ہم اس کو جواب صراط المستقیم ہی کی عبارت سی دیگی اور ہم اس سی  
 پوچھیں گی کہ جس بات پر تم طعن و بہتان کرتی ہو یہ بات موافق قرآن و حدیث کی ہی یا نہیں اگر وہ  
 کہیں گی کہ یہ بات موافق قرآن و حدیث کی نہیں تو ہم کہیں گی کہ تباہ باش تمہاری اور کہ تمہارا اور  
 جو کوئی صراط المستقیم تصنیف حضرت سید محمد صاحب غازی ممتدہ علیہ کی پر عمل کری ان کا ایک ہی  
 مذہب ہی اور ہم ان کی آگاہی ہی عبارت پر ہیں گی جو صراط المستقیم میں لکھی ہی وہ عبارت یہ ہے  
 لہذا بدوین مرشد راہ یابی نادرست پس میباید کہ مرشد کسی اگر دیکھ بوجھی مخالف شرع شریف  
 و بر طریق مستقیم کہ اتباع قرآن و حدیث بہت نہایت راسخ القدم باشند اور امر شد و نادی خود مقرر نمایند  
 لیکن نہ باین طو کہ ہر حال اتباع وہی منظور دارد و ملکہ مقتدائی مطلق شرع شریف را دانند و بالاعت

متابع حکم خدا و رسول بود آنچه مرشد از روی شریع شریف فرمایند از اہل دین بجا آرد و بایع شریع را از امر و  
 لازم شمارد و آنچه خلاف شریع شریف گوید بجز اتیان آن کند بگذرد نماید حدیث شریف است لایا غتہ لاجناب  
 فی تفسیہ الحاقی فیہ اطاعت مخلوق نمیداید درافرانی خالق ترجمہ ہندی عبارت صراط المستقیم کا  
 یہ ہے اسو اسطی کہ بغیر راہ بنائوالی کی راہ پانا نا در ہی پس چاہی کہ پیر و مرشد اوس شخص کو کھڑی کردہ  
 کسی وجہ سے مخالف شریع شریف کی نہ ہو دی اور او را راہ سیدھی کی کہ تا بعداری قرآن اور حدیث کی  
 ہی نہایت مضبوط اور ثابت قدم ہو دی اور ایسی شخص کو پیر و مرشد اور راہ بنائوالا مقرر کر دی لیکن  
 اس طور کی کہ بیچ بطل کی تا بعداری اوسکی منظور کسی جگہ پیشوا مطلق شریع شریف کی تین جا  
 اور سچ حقیقت کی تا بعد از حکم خدا و رسول او کی کا ہو جو کچھ پیر مرشد از روی شریع شریف کی فرماتے  
 اوسکو ساتھ دل و جان کی بجالا دی اور بایع شریع کی تین حکم اوسکی ہی لازم گئی اور جو کچھ خلاف شریع  
 کی ہو دی اگر تا بعداری اوسکی کوری بگذر د کر ہی بموجب حدیث شریف کی کہ تا بعداری مخلوق کی بیچ  
 بیچ نافرانی خالق کی تو بسم عبارت صراط المستقیم کی اوس طعن کر نیوالی کی بات کو چھوڑا کر دی گئی  
 کہ وہ کہتا تھا کہ یہ بات موافق قرآن اور حدیث کی نہیں ہی اور گنتین فی یہ بات ثابت کر دی کہ صراط  
 المستقیم میں لکھا ہی کہ جو کوئی قرآن و حدیث کی موافق ہو دی اوسکی تین پیر و مرشد اپنا مقرر کر دی  
 اور اسطرحی جو کوئی صراط المستقیم طعن کر گیا کہ یہ حکم تو ہم اوسکو ہی جواب دیگی تو اوسکا طعن نا  
 چھوڑا چھوڑا چھوڑا گیا انشاء اللہ تعالیٰ آب ادیون کی تین چاہی کہ انصاف کریں اور سوچیں کہ  
 احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ فی صراط المستقیم میں یہ عبارت لکھی ہے کہ مرید کو پیر کی مشیت  
 اعتقاد اسطرحی کرنا چاہی کہ مخالف قرآن اور حدیث کی نہ ہو اور خود آپ سید صاخب غازی رحمۃ اللہ  
 کے لاکھون مرید تھی اور یہ کتاب صراط المستقیم سب مریدوں کی اعتقاد کی ہی اور سب مسلمان چاہتے  
 ہیں کہ خلاف قرآن و حدیث کی نہ کیا جا ہی آج جو کوئی مخالف قرآن و حدیث کی اوس کتاب میں لکھ دیا

مسلمانوں کی ہجرت کو تو اچھا پسندانی کیا گیا اعتبار ہی جن کو اللہ تعالیٰ فی شکر و برکت سنی کر  
 کیا ہی وہ ایسی باتوں سے کاہی کو بہکتی ہیں اور وہ جانتی ہیں کہ یہ بگمانی اور بہتان ایسی ہی آگ  
 سی استجہ کو گون پر کرتی چلی آئی ہیں اگر فکر کسی کو عقل ہو تو وہ جان لیا کہ جب کہ سیدنا  
 غازی متہ اللہ علیہ فی یہ عبارت اپنی کتاب میں لکھی ہی تو یہ وہ خلاف قرآن اور حدیث کی اور  
 شرح بات اپنی کتاب میں کیوں کر لکھتی اگر کسی بدین فی اس کتاب میں اپنی طرف سے مخالف شرح  
 کچھ ملا دیا ہو تو وہ بات نرالی ہے اب سمجھا چاہی کہ اگر اس جگہ کوئی سوال کری کہ ہم کہیں ہیں  
 کہ اس میں ملا دیا ہی جواب اسکا یہ ہی کہ اسما حسنہ کو بہت کتابوں سے معلوم ہوا کہ ان کتابوں میں  
 اپنی طرف سے کچھ عبارت لوگوں فی ملا دی ہی جیسا کہ ہدایہ کہ بڑی محنت کتاب ہی خفی مذہب کی  
 اوسمیں لکھا ہی کہ متعہ جائز ہے امام مالک کی مذہب میں پھر ہدایہ کی محشین فی لکھ دیا ہے  
 کہ سوار افضیون کے کوئی جائز نہیں کہ کتاب یہ عبارت کسی فی اس میں ملا دی ہی اور متعہ  
 چارون مذہب میں حرام ہی اگر اس طرح کتاب مر لیا استیعہ میں بھی کسی غیر شرع بات ملا دی ہو تو کیا  
 تعجب ہی اب یوں سمجھا چاہی کہ دو شخص اہل حق سی بڑی جھگڑا کرنی والی ہیں ایک فضل رسول علی  
 بایرن کا اور دوسرا مولوی فضل حق رہنی والی خیر آباد کی اور مولوی فضل حق عداوت کرتی تھی اہل حق ہی  
 اور افکی اب یعنی مولوی فضل امام صاحب دن کو منہ کرتی تھی کہ اہل حق سی جھگڑا است کہ انھوں کا  
 کہنا نہ مانا آخر کو قید ہوئی اور جس علت سی وہ قید ہوئی تھی وہ علت ان پر ثابت بھی انوی  
 اور پر کالی پانی کو پھیر گئی تھی یہی محض اہل حق ہی عداوت رکھنی کا باعث ہی مولوی فضل حق  
 فی جو مولوی اسماعیل صاحب کی رسالہ کا رد لکھا ہی پھر مولوی اسماعیل صاحب فی اپنی زندگانی میں  
 اسکی رسالہ کا رد لکھا ہی وہ دونوں رسالہ مولوی علی احمد صاحب کی پاس میں ملا دیا وہ عرف لوگ  
 میں موجود ہیں جو چاہی دیکھ لے اور مولوی اسماعیل صاحب نے اس طرح کا جواب دیا ہی یا خیر کیا کہی ہو کر

دیکھی کا آپ معلوم ہو جاوے گا بقول محمد بن علی علیہ الرحمۃ مشکات سنت کہ خود پیوید نہ کہ عطار گوید  
 اور دوسرا افضل رسول کر اہل حق ہی جہگڑا کر تا تھا آخر اس کو دنیا میں پیہر نہ ملی کہ حیدر آباد دکن ہی  
 لگا لا گیا اور اندھا ہو گیا اور طبع طرحی ذلت اور خرابی اور ڈھائی پیہر دو شخص کہ اکابر میں اہل حق  
 جہگڑا کر نیوالوں میں کہ انکا حال پیہر ہی جو لگھا گیا ہی اور باقی جوانوں ہی درلی درجہ کی تھیں  
 عداوت میں تو اوں کا کیا حال لکھوں کہ کس طرح چرستہ بھری ہوئی ایسی ہی سما کی پٹھانوں اور  
 پشاور کی قزاقوں نے اہل حق ہی جہگڑا کر لیا تھا پہلے اوں کا ملک کہوں فی لیا بعد اوں کے  
 انگریزوں نے فی لیا اب خراب چرستہ ہوئی پرتے ہیں اور جگہ کی پٹھانوں نے اور کابل کے  
 درانیوں نے کچھ جہگڑا سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ ہی نہیں کیا اب تک وہ آباد  
 ہیں اور اگر کوئی اس وقت میں سید احمد صاحب پریاؤں کی کتاب صراط المستقیم پراؤں کی مریدوں  
 یا سواؤں کی مریدوں کی اور سبع سنت گوگون پر طعن اور بہتان کرتی تو وہ بھی اللہ اللہ  
 تعالیٰ دنیا میں سنہرا پانچا یا آخرت میں اب ایک اور وصیت کرنا ہوں میں جہگو  
 اسی فرزند اور سب مسلمانوں اور مسلمات کو کہ دن دنوں میں ایک سالہ دیکھیں میں کیا مالیت  
 کیا ہوا مولوی سینہ زچر میں صاحب کا کلام اور کا معیار الحق ہے اوس سالہ نہ کر میں پیہر لکھا ہے  
 کہ تقلید چار قسم ہی قسم اول واجب وہ مطلق تقلید ہے کسی مجتہد کے مجتہد اہل سنت ہی لا  
 علی التبعین جیسا کہ عقد امجد میں لکھا ہے کہ یہ تقلید واجب ہی اور حسیج ہی باتفاق امت اور  
 یہ علامت لکھی ہے کہ محل متقلد کا حق قول مجتہد کے مطر میر ہو جیسی کہ شرط ہوتی ہے کہ اگر وہ  
 موافق سنت کی ہوگا تو عمل کنی جاوے گا اور جب معاوم ہوگا کہ مخالف ہی سنت کی تو اس کو  
 پہنک دوں گا اور پھر معیار الحق میں لکھا ہے کہ قسم ثانی مباح اور وہ تقلید نہ سب معین کی ہے  
 بشرطہ کہ متقلد اس شخص کو امر شرعی نہ سمجھی بلکہ اس نظر اسی تعین کر لی کہ جبکہ امر اللہ تعالیٰ کا

[illegible]

صَحَّحَ عَلَيْهِ بِهَا كَمَا قَالَ فِي خِرَازَةِ الرِّوَايَاتِ نَقْلًا عَنْ دُسْتُورِ السَّالِكِينَ وَأَمَّا الْجَوَابُ  
عَنْ قَوْلِ ابْنِ يُونُسَ رَحِمَهُ أَنَّ الْعَامِيَّ لَا مَقْدَرُ بِالْفَقْهَاءِ فَحَمُولٌ عَلَى الْعَامِيِّ لِضَرْفِ الْجَاهِلِ  
الَّذِي لَا يَعْرِفُ مَعْنَى الْحَادِيثِ وَتَارِيخُهَا لِأَنَّهُ أَشَارَ إِلَيْهِ لِعَدَمِ لَاهُتِدَادِهِ فِي حَقِيقَةِ  
أَنَّهُ مَعْرِفَةُ الْحَادِيثِ وَكَذَا قَوْلُهُ وَإِنْ عَرَفَ الْعَامِيُّ تَارِيخَهُ يَحِبُّ لِكِفَارَةِ تَشْيِيرِهِ إِلَى أَنَّ  
الْمَادَّةَ مِنَ الْعَامِيِّ خِلَافَ الْعَالِمِ وَفِي حَقِّهِ يَتِي الْعَامِيُّ مَشْهُوبٌ إِلَى الْعَالِمَةِ وَهُمْ الْجَهْلُ نَقْلًا  
مِنْ هَذِهِ الْأَشْرَافِ أَنَّ مُرَادَ ابْنِ يُونُسَ رَحِمَهُ مِنَ الْعَامِيِّ الْجَاهِلُ الَّذِي لَا يَعْرِفُ مَعْنَى  
النَّفْسِ وَتَأْوِيلُهَا مَا ذَكَرَهُ مِنْ قَوْلِهِ فِي حَقِيقَةِ وَالشَّافِعِيِّ وَفَحْشٍ رَحِمَهُ يَنْدَفِعُ قَوْلُ الْقَائِلِ يُوجِبُ  
الْعَمَلُ بِالْوَاثِقِ بِخِلَافِ النَّفْسِ أَيْحَى مَا نَقَلَ التَّحْقِيقُ الْأَجَلُ فِي عَقْدِ الْجَبْدِ تَرْجُمَةً إِنْ دُرِيتْ نَهْنِ  
كَيْفَ أَوْسَى كَيْفَ عَالِمِ سِيَرَةِ نَجْمِ أَوْسَى كَيْفَ حَدِيثِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا أَنْظَرَ الْحَاجِمُ وَالْحُجُومُ بِعَيْنِي بِي رُزْرَهُ هُوَ جَابِئٌ  
سَيِّئٌ لِكُنْهِ وَالْأَوَّلُ سَيِّئٌ لِكُنْهِ الْكَلَامُ أَوْ رِيَّةُ قَوْلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا كَرِهَتْ بِي رُزْرَهُ كَرِهَتْ بِي رُزْرَهُ وَهِيَ كَرِهَتْ بِي رُزْرَهُ  
أَوْ مَعْلُومٌ نَهْنِ سَيِّئٌ نَارُ تَارِيخِ أَوْسَى كَيْفَ سَيِّئٌ نَهْنِ كَرِهَتْ بِي رُزْرَهُ كَرِهَتْ بِي رُزْرَهُ كَرِهَتْ بِي رُزْرَهُ كَرِهَتْ بِي رُزْرَهُ  
أَسْكَا وَاجِبُ الْعَمَلِ هُوَ خِلَافُ وَاسْطَى ابْنِ يُونُسَ رَحِمَهُ كَيْفَ اسْمُ رُزْرَهُ كَرِهَتْ بِي رُزْرَهُ كَرِهَتْ بِي رُزْرَهُ كَرِهَتْ بِي رُزْرَهُ  
عَمَلٌ بِحَدِيثِ نَهْنِ سَيِّئٌ سَبَبُ نَجَاسَتِي أَوْسَى كَيْفَ نَارُ تَارِيخِ أَوْسَى كَيْفَ سَيِّئٌ نَهْنِ كَرِهَتْ بِي رُزْرَهُ كَرِهَتْ بِي رُزْرَهُ  
حَدِيثِ يُونُسَ رَحِمَهُ أَوْسَى كَيْفَ سَيِّئٌ نَهْنِ كَرِهَتْ بِي رُزْرَهُ كَرِهَتْ بِي رُزْرَهُ كَرِهَتْ بِي رُزْرَهُ كَرِهَتْ بِي رُزْرَهُ  
كَمْ نَهْنِ هِيَ قَوْلُ نَهْنِ كَيْفَ سَيِّئٌ نَهْنِ كَرِهَتْ بِي رُزْرَهُ كَرِهَتْ بِي رُزْرَهُ كَرِهَتْ بِي رُزْرَهُ كَرِهَتْ بِي رُزْرَهُ  
أَوْسَى كَيْفَ سَيِّئٌ نَهْنِ كَرِهَتْ بِي رُزْرَهُ كَرِهَتْ بِي رُزْرَهُ كَرِهَتْ بِي رُزْرَهُ كَرِهَتْ بِي رُزْرَهُ  
نَفْصُورٌ وَتَارِيخُهَا أَوْسَى كَيْفَ سَيِّئٌ نَهْنِ كَرِهَتْ بِي رُزْرَهُ كَرِهَتْ بِي رُزْرَهُ كَرِهَتْ بِي رُزْرَهُ  
مَعَارِضُ هِيَ أَوْسَى كَيْفَ سَيِّئٌ نَهْنِ كَرِهَتْ بِي رُزْرَهُ كَرِهَتْ بِي رُزْرَهُ كَرِهَتْ بِي رُزْرَهُ  
كَمْ سَبَبُ خِرَازَةِ الرِّوَايَاتِ مِنْ دُسْتُورِ السَّالِكِينَ هِيَ نَقْلٌ كَيْفَ أَوْسَى كَيْفَ سَيِّئٌ نَهْنِ كَرِهَتْ بِي رُزْرَهُ

کسی بیشک واسطی عامی کی ہی اہمیت رکھتا تھا فقہاء کے پس یہ قول معمول ہی اوس عامی فقہ  
 جابل پر جو معانی احادیث اور تاویلات سی اون کی واقف نہوا سیدی کے اشارہ کیا ہی ابو یوسف  
 رحمہ اللہ تعالیٰ نے طرف اہمیتی کے بابن قول کہ سبب عدم واقفیت کی سبب حق اوسکی کی طرف  
 معرفت احادیث کو اور ایسی ہی یہ قول اؤ کا کہ اگر پہنچانے عامی تاویل و سکی تو واجب ہی اوس پر  
 کفارہ اشارہ کرتا ہے طرف و سکی کہ مراد عامی ہی غیر عالم ہے اور عیدی میں ہی کہ عامی منسوب  
 ہی طرف عامہ کی اور وہ جابل لوگ ہیں پس ان اشارات ہی معلوم ہو کہ مراد ابی یوسف رحم کی  
 ہی عامی سی وہ جابل ہے جو معانی اور تاویل مخصوص کیے بنجانی پس اس تہ اوسکی جو ذکر کیا گیا ہی محل  
 ابی حنیفہ اور ثنونی اور محمد رحمۃ اللہ علیہم سے دفع ہو گیا ہے قول و س کسی کا جو قول کرتا ہی ساتھ  
 واجب ہونی عل کے ساتھ روایت کی نص کے خلاف پر انتہی نقلہ الشیم الاجل اور پر مولوی نذیر علی  
 صاحب فی اپنی رسالہ معیار راجحین عبارت تفسیر منطری کے کلمہ سناپی کے لکھی ہے وہ عبارت  
 معیار راجح کے یہی کہ جناب قاضی ثناء اللہ صاحب فی ہی ایسی تعلیق کو شرک کہتا ہے اور اثبات  
 اسکا آیت قل یا اہل الکتاب تالوا الی کلمۃ سوا عینکم نا و بینکم الا بعد اللہ  
 ولا تشیرک بکم شیئا ولا یأخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ سی اور آیت  
 لا یأخذوا حبائلا لہم لایۃ سی اور حدیث عدی بن حاتم سے کیا ہے چنانچہ تفسیر منطری تحت  
 آیت قل یا اہل الکتاب اللایۃ کی بعد نقل کرنی حدیث عدی بن حاتم کے فرمائی ہیں من ہما  
 یظہر انہ اذا صح عند احد حدیث مرفوعہ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم سالما عن المکان  
 ولا یظہر لہ ناسخ وکان فتویٰ ابی حنیفہ رحم ملاحظہ وقد حب علی وفی الحدیث احد من  
 الایۃ الا ربیعہ یجب علیہ اتباع الحدیث الثابتہ ولا یمنعہما احمد علی حدیث من ذلك  
 لایا لیز صراحتا بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ انتھی ترجمہ اور بیان سی ظاہر رہا ہی کہ جب صحیح

ہر بادوی کسی کے نزدیک کوئی حدیث مرفوعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بلاعارض اور بلاناصح  
 کے اور فتویٰ امام ابو حنیفہ کا اور کسی خلاف پر ہو اور کسی ایک نے چار اماموں سی اوپر مل کیا ہو تو اس  
 شخص کو اتباع اوسیرت کا واجب ہی خلاف اینی مذہب کا اور کوافر نہیں ورنہ لازم پڑیگا  
 اور کوکڑنا آئیں من ایک کا ایک کورب سوا سی اللہ تعالیٰ کی انتہی اور پرمو لوئی بغیر مساجد  
 نے لیتے رسالہ معیار اکتی میں لکھا ہی کہ مولوی سید حمید علی صاحب مرحوم ساکن قلعہ کوٹہ  
 کہ جو بڑی عالم متبحر جامع عقل متواضع اگر در شیعہ مولانا شاہ عبدالغفر صاحب مولانا تاد فہم الدین  
 صاحب قدس سرہا کی تھی اپنی رسالہ صیانت الانس من دوسرہ اخصاس کہ جو روین مولوی فضل رسول  
 برائیونی کے ہی تحریر کیے ہی فرماتے ہیں قول ہو و سکا یعنی فضل رسول انیونی کا یہ ہے کہ بغض مہر دین  
 نے یہ حال سنکر اسد عالمی کہ فید باقین مولوی ساجیل کی اسطرحی نقل کر دیگی کہ مولوی ساجیل  
 سے تحقیق کیا میں ہر ضدہ دانشمندوں پرمو لوئی ساجیل کے کلام سی ظاہر ہی کہ ان کو اصل فہم  
 مذہب و ملت نہیں ہی اور بسفاجبار وغیرہ رسائل میں محتق ہو چکا ہے جواب کا مولوی سید علی  
 صاحب مرحوم کی طرف سی یہ ہے کہ حال سائل نے کوکر کا دیکھنی سی معلوم ہوگا پر اتنا کہا جاتا ہے  
 کہ ملت سی اگر اور یہ ہے کہ مولوی اسمیل صاحب کو قید دین اسلام کی نہیں تھی کسی مسلمان کہی  
 یہودی کہی نصاریٰ کہی مشرک بنتی تھی تو یہ بات قابل جواب کی نہیں اسکو ہر کوئی عانتا  
 ہی کہ یہ ہوت ہی اور اگر مرد ملت سی وہی مذہب ہی تو جواب اسکا یہ ہے کہ قید ایک مذہب  
 کی اکثر لوگوں کی جن میں اکثر احوال ہیں ادنیٰ اور حسن بلکہ ضرور ہوتی ہی کیونکہ دین پر چلنا ہل  
 ہوجاتا ہی لیکن ہر شخص کے واسطی ضرور نہیں جسکو اللہ تعالیٰ مرتبہ تحقیق کا دی وہ کیونکہ تقلید کرے  
 پر تقلید ایک شخص معین کیے اسپر اگر کوئی اولاد شرعی ہی ہو تو لاؤ و کر و تقلید تو واسطی فی علم ہے ہی  
 فَاَسْتَشِرُّ اَهْلَ الدِّينِ كَمَا تَحْتَ لَا تَعْلَمُونَ انتہی تمام ہوئیں مبارکین مویا حق کی جو



حواشی سنسکریٹ لائبریری کی طرف سے جو کچھ عبارت لکھی تھی اور چار رسالہ اسی معیار  
 اہت کی رو میں لکھی دیکھی ایک رسالہ تو ان میں سے تو فیہ الحق جو مالیف کیا قطب الملئہ والدین  
 نواب مولانا محمد قطب الدین خان صاحب دہلوی کا ہی اور وہ تیار در شیعہ مولوی محمد اسحاق صاحب  
 محدث دہلوی کی ہیں اور دوسرا رسالہ مدار الحق ہے در میاں الحق جو مالیف کیا ہوا مولوی محمد شاہ  
 صاحب کا ہی اور تیسرا رسالہ مجموعہ فتاویٰ جو چہا ہوا مطبع ناصری کا ہی اور چوتھا رسالہ  
 قطب اسلام جو بطریق سوال و جواب کی لکھا گیا ہی سوال تو اوس میں متفرق لوگوں کے  
 ہیں اور جواب سب مولوی وجیہ صاحب نے جو مدرسہ لعل مدرسہ کلکتہ کی ہیں لکھی ہیں  
 اور ان چاروں رسالوں سے یہ ثابت ہوا ہے کہ جو کوئی شخصی مذہب یا مالکی مذہب یا شافعی  
 مذہب یا حنبلی مذہب میں ہوا ہو سکتا ہے نہ نہیں کہ اپنی امام کو چھوڑ کر دوسری امام کی تقلید کرے  
 ایسی کہ رجوع کرنا تقلید ہی بعد عمل کرنے کی منہ سے بالاتفاق جب کہ اگر کسی تو فیہ الحق کی عبارت سے  
 معلوم ہو جائیگا وہ عبارت تو فیہ الحق کے جو در میں میاں الحق کے ہی یہ ہی مقصد نہیں ہے  
 تعین مذہب واحد کی متعجب ولسوں کی دیکھیں پہلی یہ کہ کاشیخ ابن بام غفرانی نے تحریر الاصول میں  
 اور شیخ ابن حاجب نے مختصر الاصول میں اور قاضی عضد الدین فی شرح مختصر الاصول میں اور در ثبوت  
 مختار نے در مختار میں (ان التلویح عن التقلید لعدا العمل بمشروع بالاتفاق یعنی رجوع کرنا تقلید سے  
 عمل کرنے کی منع ہے بالاتفاق) کہ صاحب بحر الرائق نے رسالہ زمینہ میں فوجہ علی تقلید  
 ابی حاتم کہ العمل بہ لا یجوز العمل بقول غیرہ لعدا العمل بالمشروع قاسم فی تصحیح متن مجمع  
 الاصول میں آئے کہ لا یجوز عن التلویح عن التقلید لعدا العمل بالاتفاق انہی سب رجوع کرنا  
 کی منع پر عمل کرنا لکھی تو ان پر جو زمین بارسے او سکے عمل کرنا ان کی غیر کے قول پر اس کی منع  
 شرح قاسم نے اپنی شرح میں سب اصول میں یہ کہ بلاشبہ زمین صحیح سب رجوع کرنا تقلید سے

کرنے کی بالاتفاق اور کہا ابن عبد البر الکی فی ان یشتم رخص المذہب غیر جائز بالاجماع ذکر کیا  
 ہی اس کو سلم البیروت وغیرہ میں عیسے ڈھونڈنا صلا حلال اور جائز جائز چیزوں کا مذہبوں کے  
 غیر جائز ہے بالاجماع انتہی عیسے جو چیز کسی مذہب میں آسان ہوئی اور پر عمل کیا اور جو چیز گران  
 ہوئی یا دوسری چوڑ دیا تمام ہوی عبارت تو فرما کہ اس کے اور مجموعہ فتاویٰ میں یہ لکھا ہے  
 کہ فرمایا مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی رسالہ عقد الجہد من  
 المذہب عند الفقہاء ان العاصی المنتسب الی مذہب لہ مذہب لا یجوز لہ فقال  
 انتہی ترجمہ مفتی بنزدیک فقہائوں کے یہ ہے کہ عامی جو منسوب ہے طرف مذہب کی کہ وہ اس کا  
 مذہب ہی نہیں جائز ہے اس کو مخالفت اوس مذہب نام اپنی کی تمام ہوا کلام شادہ لی اسے صاحب  
 محدث دہلوی کا نقل از مجموعہ فتاویٰ اور مدار الحق میں یہ لکھا ہے کہ فرمایا شاہ ولی اللہ صاحب  
 دہلوی نے جو والد شاہ عبدالغیر صاحب محدث دہلوی کے میں یہ کچھ کتاب انصاف فی حل  
 الاختلاف کی اور وہ عبارت کتاب انصاف کی یہ ہے اعلم ان الناس کا ثلانی لیا کثر  
 الاولی والثانیۃ غیر متجانسین علی التقلید بذہب واحد یقیمہ و بعد المائتین  
 ظهر لهم المذہب بذہب المجتہدین باغیا کثره و قل من لا یعلمہ علی مذہب  
 مجتہد بعینہ و کان هذا هو الواجب فی ذلک الزمان یعنی جان تو تیس تھی علمائے  
 سواد اول اور ثانی میں غیر جمع ہوئے الی تقلید مذہب معین پر پر بعد اس کی ظاہر ہوا ان میں  
 مذہب پکڑنا مجتہدین کا تھا صحیح کرنے اور ان کی کے اور قلیل تھی نہ اعتقاد کرنی والی مذہب محبت  
 عیسے پر اور تباہی واجب اوس زمانہ میں انتہی اور پر مدار حق میں لکھا ہی قال الامام مجتہد  
 الاسلام فی الاحیاء لکھ مذہب حد من الحدیث ان الی ان المجتہد یجوز لہ ان یعمل  
 عن حجب اختیارہ و کذا الی ان الذی ادعی اجتہادہ فی التقلید الی شخص راہ

اَفْضَلُ الْعُلَمَاءِ يَأْخُذُ بِمَذْهَبٍ غَيْرِهِ بَلْ عَلَى الْقَلِيلِ اِسْتِثْنَاءٌ مُقَلَّدٌ فِي كُلِّ تَفْصِيلٍ اِنْ كَانَ مُخَالَفَتُهُ  
 لِلْقَلْدِ مُتَّفَقًا عَلَى كَوْنِهِ مَثَلًا لِلْبَيْنِ الْمُحْصِلَيْنِ اِنْ تَرَجَّحَ كَمَا اَلَامَ حُجَّةُ الْاِسْلَامِ فِي اَحْيَاءِ الْعُلَمَاءِ  
 یہ کہ نہیں کیا کوئی علمای اہل حق کہ مجتہد کو جائز ہو وی عمل کرنا موجب اجتہاد و غیر کی اور نہ او خط  
 کہ جو مقلد کہ پہنچ فکر او کی تقلید میں کہ یہ امام افضل علمای میں کا ہی یہ کہ انداز عمل کری مذہب غیر  
 بلکہ واجب ہی ہر تقلد پر اتباع اپنی امام کا ہر سند میں کیونکہ مخالف ہونا او کا اپنی امام ہی برابر ہے  
 بالاجماع در میان علمای تمام ہوئیں عبارتین مدار اہل حق و غیر کی جو معیار اہل حق کی رد میں ہیں اجتہاد  
 چیز خواہ مسلمانوں کا یہ کہتا ہی کہ جو کوئی مدار اہل حق اور تو فیہ اہل حق اور نظام الاسلام اور مجبور غدا و لے  
 و غیرہ کو دیکھا اور یہ معیار اہل حق کو دیکھا تو او کو آپ معلوم ہو جاوگا کہ صاحب معیار اہل حق کے  
 اور صاحب اہل حق و غیرہ کی آپس میں دل بُرائی ہی وہ اذ کو برا جانتی ہیں اور یہ اذ کو برا جانتا  
 صاحب مدار اہل حق و غیرہ کا یہ ہی کہ معین کرنا ایک ہیک اذ کی نزدیک ضرور چاہی کہ بغیر تعین مذہب  
 واحد اس وقت میں آدمی کو چارہ نہیں اور آخر انجام صاحب معیار اہل حق کا یہ ہی کہ معین کرنا ایک  
 کا اذ کی نزدیک ضرور نہیں بلکہ یہ کہتے ہیں کہ قسم نامی مباح فہم و دوسرے اور وہ تقلید مذہب معین  
 کی ہی بشرطی کہ تقلد اس تعین کو اندر شرعی نہ بھی بلکہ اس نظر سے تعین کر لی جبکہ امر اللہ تعالیٰ  
 کا و طبی اتباع اہل ذکر کے عموماً صادر ہو ہی تو جس کی مجتہد کا اتباع کر لگی او سکی اتباع ہی عہدہ  
 تکلیف ہی خارج ہو جاوے گی اور اس میں سہولت نہی پائی جاتی ہی اور علامت اس کی یہ کہ ہی عمل  
 مقلد کا رہتا قول مجتہد کے اس طرح جو کسی کہ شرط کی ہوتی ہی کہ اگر وہ قول موافق سنت کی ہو گا  
 تو او سپر عمل کی جائوگا اور جب معلوم ہو گا کہ یہ مخالف سنت کی ہی تو او کو سپر عمل کی گا اور یہ چیز  
 خواہ مسلمانوں کا اچھا کہ سبوت میں ہی ایسی کہ بیان وہ حال ہی جو مثل شہر ہی کہ کویم مثل ذکر  
 کویم مثل ذکر بعضی جگہ کی عبارت کہ صاحب معیار اہل حق نی محل لکھی ہی اور کما حقہ تفصیل و سکی نہیں

ہی لڑاؤن غبار تون کے تغیر میں ہر قسم کی تبدیلی کی بجائے جیسا کہ اخبار الحق میں لکھا ہی  
 کہ قسم راہم شرک اور زوالیسی تقلید نہ کہ وقت تعلیمی کے معیار کی ملکیت تہذیب کا اثر ہے اور اس کو سخت  
 ضمیمہ غیر منسوخ غیر معارض مخالف نہیں ہے اور جس مجتہد کی مشددا معلوم ہو کہ وہ اس وقت میں پیدا ہوئے اور ان  
 عزائم کی جنسی سابقہ جو بی جواب دیا گیا ہے یا تو حدیث کو قبول ہی نہیں کرنا اور یا اس میں رد و  
 قبول اور تحریف کی ادبی ریت کو طرف قبول یا عدم قبول ہے جو شک وہ معتقد نہیں ہے یا امام کا نہیں  
 چہوڑتا یہ جو لکھا ہے کہ ان غزائم کی جنسی سابقہ جو بی جواب دیا گیا ہے تو وہ عزائم اور ان کی جواب  
 اور ہونے کی اپنی کتاب معیار الحق میں اس طرح لکھی ہیں حال ہی کہ ان غزائم کی جنسی سابقہ جو بی جواب  
 میں باب و دریاچہ بیان تقلید راہم اربعہ کی فرماتا ہے اسد قالی فامسئلوا اهل الذکر ان لکھتہ  
 کا لکھا ہے جو بی پوچھا اور ان ہی جوابت ذکر کی کہ جی ہیں اگر نہیں جانتی ہو تم پس یہ آیت ملا  
 اجماع کی محض اور وطنی ہی اسلی کی کہ ہرگز اہل سنت یا زنت نہیں دیتی ہیں کہ پیر دی کیا جوی  
 روا فیض اور خواجگی اور سہ طبع و غیرہ نہیں انجازت دیتی ہیں کہ پیر دی کی جاوی  
 اہل سنت کی پس اجماع ہوا امت کا اور تحفیض امت کی پس ہر ہی امت امت محض اور وطنی  
 الذالمت انتہی جواب جس عبارت تشریحی کا جو لوی مذہب حسین صاحب نے اپنی رسالہ معیار الحق میں  
 اس طرح دیا ہے اقول اصل فرض اولیٰ کی حقیقت ثابت ثانی اسی اثبات و حجت تعالیٰ ہے محمد تعالیٰ ہی لکھتہ  
 دین پرستی کہ جس میں سب راہم کو محض اس طبع و ذہن پرستی (نہ مقبول و دولت کا اس میں عوی ہی کہ یہ آیت  
 محض ہے) نہ جو ان وطنی لکھتہ ہے کہ ہر ہی کہ جس کے طبع و ذہن پرستی تو وطنی تحفیض ہے لیکن کیا کہ اس کی وجہ  
 ایک مرتبہ حاضر کی مابت نہ جاوی تو سنو کہ اور جو تحفیض وطنی الذالمت ہر اس آیت کا غلط  
 بی ان کی اس لیے لفظ اہل الذکر کے اس لیے کہ ان میں سے ہر ایک کی تحفیض کو ہی دلیل شرعی نہیں  
 نہ تو کتاب اللہ اور نہ حدیث میں اور نہ درود و دعا میں اور نہ اس میں کسی مجتہد کا اور نہ قرآن و حدیث میں

عموم آیت میں استعمالہ معلوم ہو سو پھر اگر تخصیص کیجادی تو تخصیص ایسی یا باخصیص ہوگی اور تخصیص باخصیص  
 نسخ کرنا کی بنا پر البتہ کہ عبارت شرح ابن حاجب کی یہی معلوم ہوگا اس طرح یہی معیار الحق میں اول  
 عبارت تنویر الحق کی کہتی ہیں اور پھر اس کا جواب دیتی چلی جاتی ہیں اور مدار الحق میں اول معیار  
 الحق کے عبارت کہتی ہیں اور پھر اس کا جواب کہتی چلی جاتی ہیں جو کوئی معیار الحق اور مدار الحق  
 کو دیکھیں گے اس کو معلوم ہو جائیگا اور یہی جو لکھا ہے کہ وقت لاعلمی کے مقلد نے ایک مجتہد کا اتباع  
 کیا اس کو حدیث صحیح غیر منوع غیر معارض مخالف مذہب اس مجتہد کی مثلاً معلوم ہوئی اور  
 پھر دوسرے جگہ یہ کتاب میں تفسیر ظہری کی سند لکھا ہے کہ اگر فتویٰ امام ابو حنیفہ رحمہ کا ایک طرف ہے  
 اور حدیث مرفوعہ ایک طرف اور اس حدیث کی طرف ایک امام بھی گیا ہوں چاروں اماموں میں  
 اور نہ ظاہر ہوئی نہ دلیلی نہ سب کا نسخ اور نہ ہودی کوئی لدی ریشہ کی معارض یعنی مقابل میں تو اوتوئی  
 پر عمل کریں اور حدیث پر عمل کریں تو دونوں عبارتوں معیار الحق کی تفصیل بیان لکھی جاتی  
 ہیں وہ تفصیل یہ ہے جو لکھا ہے تفسیر ظہری کی سند یہی کہ ایک امام بھی اس طرف ہو تو اس کا جواب  
 یہی جو احیاء العلوم میں اور لکھا گیا کہ جو کوئی ایک امام کو افضل جان کر اس کے مذہب پر عمل کریں پھر اس کو  
 بچاؤ ہے کہ دوسرے مذہب پر عمل کریں اگرچہ صاحب تفسیر ظہری بڑی عالم تھے لیکن یہی ہر کوئی جانتا ہے  
 کہ امام مخیر الی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان ہی پہلی تھی اور بڑی تھی مرتبہ میں انور دی علم ظاہری اور باطنی  
 کے اور دوسرا جواب یہ ہے کہ صاحب تفسیر ظہری فی توجہ لکھ دیا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ کا فتویٰ ظہری  
 مرفوعہ کی مقابل ہو اور اس طرح صاحب معیار الحق فی بھی لکھا ہے کہ قسم اربع شکر اور ایسی تقلید ہے کہ  
 لاعلمی کے مقلد نے ایک مجتہد کا اتباع کیا پھر اس کو حدیث صحیح غیر منوع غیر معارض مخالف مذہب اس  
 مجتہد کے مثلاً معلوم ہو تو اب جانتا چاہیے تفسیر ظہری فی یہ تو نہیں لکھا کہ علانی حدیث مرفوعہ  
 اور اس کی طرف ایک امام بھی گیا ہے اور امام ابو حنیفہ رحمہ کا فتویٰ اس کی خلاف ہی فلانی مسندین

یعنی عبادات کی مسئلہ میں یا مسائل کی ہر ایک حدیث مرفوعہ کی معارض یعنی مقابل کو ہی حدیث  
 اوس مسئلہ میں دیکھی جاتی امام صاحب کی مذہب کی کتابوں میں سی اور امام صاحب کی مذہب کی  
 تین کتابیں مثل ہین ایک ہدایہ اور ایک شمس شریعہ مختصر اور ایک بران شریعہ مواہب الرحمن فی  
 مذہب النعمان اور قادی عالمگیری بھی بڑی معتبر کتاب ہی حنفی مذہب کی کہ بادشاہ عالمگیر نے  
 پانچ سو علماء و مجتہدین کو جمع کر کے اوسکو بنوایا ہی اوس فتح القدیر حاشیہ ہدایہ کا یا اداون کی مثل کو ہی  
 کتابیں ہوں ہر گراون کتابوں میں اوسکی معارض یعنی مقابل میں ایسی حدیث نہ ملتی اور کچھ  
 جواب بھی اوس حدیث کا اداون کتابوں میں نہ دیتی تو اوسوقت بلاشبہ اوس مسئلہ میں اوس حدیث  
 پر عمل کیا جاتا اگر وہ حدیث معتبر نہ ہو کتابوں میں ہوتی تو یہ ہو جو کہا ہے کہ ہر وہ مذہب  
 کی تاویل و تحریف کر کے اوس حدیث کو طرف قول اپنی امام کی لیا جاتا ہی تو یہ مسئلہ اداون پر ہر وہ مذہب  
 تاویل اور تحریف کی نسبت کرنا اداون کی نزدیک ہے جتنو اوس فقہانی فی الدین کی عقل دہی ہی بہت ہر  
 اور تحریف کی معنی لغت میں یہ ہیں تحریف بمعنی ہرانا کلام کا اور ایک سبب کمالیت اور رضوہ  
 اپنی ہی یعنی جس معنی کی لائی کہ وہ لفظ وضع کیا گیا ہے اوسکی غیر میں استعمال کرنا اب سمجھا جاتا  
 کہ اسوقت میں یعنی مسئلہ ہجری قدری میں جو شخص پڑھی ہوئی دین یا بی پڑھی اور حنفی  
 کہ کتابیں تو آپ ہی کو ہی مسئلہ کہ کتابیں مگر حنفی مذہب کی کتابوں ہی کہنا ہی عبادات کا مسئلہ  
 ہر یا معاملات کا مثل ہدایہ اور شمس شریعہ مختصر قادیان شریعہ مواہب الرحمن مذہب النعمان  
 فتح القدیر حاشیہ ہدایہ اور غنایہ حاشیہ ہدایہ کا اور قادی عالمگیری کہ جو عالمگیر بادشاہ فی پانچ سو  
 معتبرین ہی بنوایا ہے اور اداون کی مثل اور کتابیں ہوں تو ہر وہ مذہب کی تاویل اور تحریف کی  
 نسبت ان کتابوں مذکورین کی معصنون کی طرف ہوئی نہ یہ ہر مذہب کی نسبت اسوقت کی پڑھی اور  
 بی پڑھی آدمیوں کی جو معتقد ہیں حنفی مذہب کی اداون کی طرف ہوئی ایسی کہ اسوقت کی آدمی

ش  
 مای کہ یہ عبارت  
 صاحب کے نہیں ہی  
 یا اور اہل سنت  
 ایسی ہی  
 بلکہ کہیں وقت  
 عبارت اداون  
 واسطے کہ ۱۲

پیرسپی ہری اور بی بی ہری ہوی اوہین کتابوں مذکورین کی سند دیتی ہیں نہ اپنی طرف سے  
 بنا کر چھپ گئی ہیں تو برسی نسبت کرنا ایسی مقتداؤں پر اعلیٰ سنت اور حاجت کی نزدیکی است  
 بڑا ہی البتہ اگر یہ عبارت مذکورہ اون گوگون کی واسطہ لکھی ہی جو اون کی مقابلہ میں حسین  
 صاحب مدار الحق وغیرہ کی کہ یہ وہ کی رسالوں کی رو میں لکھی ہیں اور وہ اون کی رسالہ کا  
 یعنی معیار الحق کا رو لکھی ہیں تو یہ جانین اور وہ جانین اور سب مقلدوں نام اعظم  
 کے طرف پر یہ نسبت مذکورہ جو معیار الحق میں لکھی ہی نہیں ہو سکتی اور اسطرح صاحبی اماموں کے  
 مقلدوں پر ایسی کہ ان کے گناہ میں مدلل ہیں مگر اس غیر خواہ کو معلوم نہیں کہ وہ کونسی ہیں اس عاجز کو  
 تو نقطہ بی امام اعظم صاحب کی مذہب کی کتاب میں جو مدلل ہیں وہ معلوم ہیں اون کا نام لکھ دیا ہی  
 تمام ہوی تفصیل اس عبارت کی جو معیار الحق میں لکھی ہی کہ اب وہ مقلد پرستادوں اور  
 کی جسبی سابقہ جو بی جواب دیا گیا ہی یا تو حدیث کو قبول ہی نہیں کرتا اور یا اوس میں مدون ہے  
 تاویل اور تحریف کر کے اوس حدیث کو طرف قول نام کی ایجا تا ہی غرض کہ وہ مقلد مذہب اپنی امام  
 کا نہیں چھوڑتا اور یہ جو مولوی نذیر حسین صاحب فی رسالہ معیار الحق میں اپنی سند کی واسطہ  
 عبارت مولوی سید رحید علی صاحب مرحوم کی رسالہ صیانتہ الفاس من وسوئہ انخاس کی لکھی ہے  
 وہ عبارت یہ ہے کہ اگر مراد ملت ہی وہی مذہب ہی تو جواب کا کہ یہ ہی کہ قید ایک مذہب کے  
 اکثر گوگون کی حقیقت اکثر احوال میں اولیٰ اور تحسن بلکہ ضروری ہوتی ہی کیونکہ دین پر  
 چلنا سہل ہو جاتا ہی لیکن ہر شخص کی واسطہ ضرور نہیں جس کو اللہ تعالیٰ مرتبہ تحقیق کا دے  
 وہ کیونکہ تقلید کری پر تقلید ایک شخص معین کیے اس پر اگر کوئی اولہ شرعی ہی ہو تو اولاد ذکر  
 کہ وہ تقلید تو واسطہ تعلیم کے ہی ما سئلوا اهل الذکر ان ینزلوا لا یفلتوا  
 اور یہ جو مولوی سید رحید علی صاحب مرحوم فی کتاب ہی کہ جس کو اللہ تعالیٰ مرتبہ تحقیق کا دے

وہ کیونکہ تقلید کری تو یہ عبارت مجمل گئی ہی اسلیں کہ یہ نہیں لکھا کہ صاحب تحقیق کون لوگ ہیں  
اور ان کی کیا توفیق ہی اگر کوئی خود کرے تو تفصیل اسکی شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسحاق  
کے شرح میں اور کچھ بروی نذیر حسین صاحب فی اپنی رسالہ معیار الحق میں لکھی ہے یہی قول بخلاف  
اِیْنِ یُؤَسِّفُ رَحْمَۃَ اِنَّا کَاھُوْنِ الْعَالَمِیْنَ الْمُتَرَفِّعِ الْکَاجِلِ الَّذِیْ لَا یَعْرِفُ مَعْرِۃَ الْاَحَادِیْثِ تَاوِیْلًا  
وَاَحْمَالًا عَارِفِ بِمَعَانِیِ النَّصُوصِ وَتَاوِیْلَاتِهَا وَلَسَّیْهَا وَخَرَجَہَا وَصَحَّحَہَا وَاسْلَمَہَا عَنْ مَخْطَاہَا  
اَقْوٰی مِنْہَا فَالْخِلَافُ فِی صَحِّحَہٗ عَلَیْہِ بِمَا کَانَ قَالَ فِی حِذِّ اَنْدَ الرَّوَاٰتِ تَقْلَیْدُ عَنْ دَسْتُوْر  
السَّیِّئِ الْکَلْبِیْنِ تَرْجَمَہُ کُتَابُہُمْ مِّنْ خِلَافِ الْبُرْیُوسِ رَحْمَۃَ کَا بَخْرَ اسکی نہیں کہ اوس عالمی صرف جابہا  
میں ہی جو معنی اور تاویلات احادیث کی نہ پہچانے اور جو شخص کہ معانی اور تاویلات اور نسخ اور  
جرح احادیث کی پہچانے اور صحت اور سلامت اسکی معارض ہی اور قوی اور ضعیف ہی خبر دے اور  
توضیح میں عمل کرنے اسکی کی اصل حدیث پر خلاف نہیں یعنی بخلاف صحیح ہی عمل کرنا اس  
شخص کا اور احادیث پر جب کہ خزائنہ الروایات میں دستور السالکین ہی نقل کیا ہی ہے جو  
معیار الحق میں لکھا ہی کہ عالمی صرف جابہا کو حدیث پر عمل کرنا چاہی اور وہ عارف کہ پہچانتا  
ہی معنی احادیث کی اور تاویلات اسکی اور نسخ اور جرح اسکی اور صحیح اور مستحکم ہونی اسکی  
کسی نص معارض قوی اسکی ہی تو بخلاف صحیح ہی عمل کرنا اس شخص کا حدیث پر اب  
جاننا چاہی کہ اسوقت میں بعضی مسئلہ اہجری قدسی میں اب عارف کہاں جو ان مسئلہ  
کے ساتھ کہ معیار الحق میں مذکور ہیں موصوف ہوں اگر کہیں اب عارف ہو جیسا  
حق میں اور مذکور ہو چکا ہی تو وہ جانی حدیث پر عمل کری یا نہ رہے پر اور جو اب عارف نہ ہو  
تو صاف معیار الحق کی عبارت سی ہی معلوم ہوتا ہی کہ اسکو مقلد ہونا چاہی اور وہ تفصیل شیخ  
عبدالحق محدث دہلوی نے لکھی ہے جیسے این چارتن از امامان ہیں انرو مقتدا یان مات انرا کہ ضبط علیہ



احادیث و اقوال صحابہ و سلف و تطبیق و توفیق میان آئینہ منورہ و تفسیر قرآن و بیان صحیح  
و منسوخ کردہ و غایت بذل مجہود دین باب فرمودہ استنباط احکام قیاس و اجتہاد فقہی  
کتاب و سنت نمود و اندوختہ بدین را جزئیات ایشان بودن چارہ و سبیل نیست و شیخ طریقت  
و بزرگان ایشان ہمہ برین مذہب بوده اند باریک مگر آئینہ منورہ کہ از ایشان بپایہ اجتہاد رسیدہ  
موافق یا مخالف ایشان برای خود اجتہادی منموشہ بند و اندوختہ حقیقتہ اکمال ترجمہ بہر جا  
مقامان دین اور مقتدا این دین سی ہیں کہ ضبط اور ربط حدیثوں کا اور اقوال صحابہ اور سلف  
سلف کا اور تطبیق اور توفیق در میان اہل دین کی اور تفسیر اور تاویل اور نسخ اور منسوخ کو بیان  
کیا اور اس امر میں نہایت کوشش کر کے ان احکام کا ساتھ قیاس اور اجتہاد کی انصاف کتاب  
اور سنت سی کیا اور غیر مجتہدوں کو بجز اتباع اہل دین کی چارہ نہیں اور بزرگان دین اور شیخ  
طریقت بھی انہی مذہب پر تہی مگر جو کہ اہل دین سی مرتبہ اجتہاد کو پہنچی اہل دین سی موافق یا مخالف  
انہی و طریقی اپنی اجتہاد کیا ہی و اندوختہ حقیقتہ اکمال تہہ جو مولوی حیدر علی صاحب مرحوم فی فرمایا  
کہ تقلید ایک شخص معین کی اسپر اگر کوئی اولہ شرعیہ سی ہو تو لاؤ ذکر کردہ تفصیل کی سید ہی کہ شیخ  
فرمایا مولوی حیدر علی صاحب رحمہ نے اسلی کہ نہ قرآن سی ثابت ہی نہ حدیث سی نہ اجماع صحاح  
سی اور نہ اہل مجتہدوں کی کلام سی کہ جو صحابہ کی وقت میں تہی یا اہل دین سی پیچی ہوئی اسطر  
پر کہ فلاںی وقت میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہونگی اور فلاںی وقت میں امام شافعی  
رحمہ پیدا ہونگی اور فلاںی وقت میں امام مالک رحمہ پیدا ہونگی اور فلاںی وقت میں امام حنبل  
پیدا ہونگی اور کچھ آدمی تو امام اعظم کی مقلد ہو دیں اور کچھ آدمی امام شافعی کی مقلد ہو دیں اور کچھ آدمی امام مالک کے مقلد ہو جائیں  
اور کچھ آدمی امام حنبل کے مقلد ہو جائیں اور اس خیر خواہ کا مطلب بھی یہی ہی جو  
مولوی سید حیدر علی صاحب فی فرمایا ہے کہ قیامک مذہب کے اکثر لوگوں کی حق میں شر



سہولت ہی مانی جاتی ہے اور علماء اسکی جیسے اگر دوسرے کو یہ کہہ دیں کہ کسی نے نماز کو کسی شخص کے لئے  
 کوئی اور نماز اور طہارت اور دیگر کسی مثلہ فرضی لکھ کر دیا ہے اگر معلوم ہو تو اسکی استعمال سے نفرت اور انکار کر دیا  
 کہ جسکی کہ جسکی اور غرضی ہو کہ کسی شخص کو یہ نماز کی طرح لکھی تو یہ جو معیار متوجہ ہیں اسکی کہ مثلہ فرضی لکھ کر دیا ہے اگر معلوم ہو تو اسکی استعمال سے نفرت اور انکار کر دیا ہے بلکہ کہ جسکی ہی لی آج نہ ناپا جائیگی ہم الیہین الیہم صاف غلطی ہے  
 یہ کہ تم میں سے جو غرضی ہے کہ ابون لیث بعضی حدیث کی کتابوں میں شریعت کے لکھنے کے بعد لکھا ہے کہ ہم الیہین  
 لکھ لیا ہے کہ وقت کو کر دیا ہے کہ تو اس شخص کی بیان غرضی ہے کہ ابون لیث کو یہ حدیث لکھ لکھا ہے وہ یہ  
 ہے کہ مثالہ نظام الاسلام میں لکھا ہے کہ جیسا سوال غرضی جو سوامی شروع کی تکیہ کی وقت پر ہاتھ  
 نہیں اور ہاتھ اسکی کیا دلیل ہے جواب تیسرے لوصول کی ۲۵ صفحہ اور جامع الاصول میں ہی احسن  
 بواکیر رضی قال رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْتَمَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ  
 إِلَى قَرْنَيْهِ مِنْ أَدْنَى ثَمَرَةٍ لَا يَعُوذُ أَنْ خَرَجَ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ روایت ہی برابر ہم سے کہ ابون لیث  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب شروع کرتے نماز بلند کرتی اتون کو اپنی کانوں کی نزدیکی تک پہنچا دیتا  
 تھا لا اسکو ابو داؤد نے اس تیسرے لوصول کی اسی ۲۵ صفحہ میں ہی عن علقمہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِذَا أَقْتَمَ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 رَفَعَ يَدَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً مِمَّنْ يَكْتُمُهَا لَا يَمْتَسِحُ أَصْحَابُ لِسَانٍ ترجمہ روایت ہی علقمہ سے کہ ابون لیث بتاتا ہوں میں نے سنا رسول اللہ  
 علیہ وسلم کی پہنچا دیتا ہے اور نہ اور ہاتھ اپنی ہاتھ مگر ایک دفعہ شروع کی تکیہ کی ساتھ کمالا اسکو تیزی اور  
 زبانی اور ابو داؤد نے بھی تین تین اصحاب کا ابون مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبْيَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَلَمَّا سَرَفُوا أَيْدِيَهُمْ أَثَرًا قَتَمَ الصَّلَاةَ كَمَا ابْنُ مَسْعُودٍ  
 نماز پڑھتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ اور ابون مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنی ہاتھ

گرنہار کے شہر میں و فی الکھامۃ والکافی والعبادۃ والمہابۃ قال ابن عباس  
 ان العشرۃ المیتۃ بالجنۃ ورضی اللہ تعالیٰ عنہم ما کانوا یقولون ایلہکم الانی  
 الا فیت کالج اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ فی مفر خشرہ بقرہ یعنی برشل صاحب ہستی زاد تھا  
 تہی ماتہ اپنی گمرنہ کی شہر میں اور دلیلین اس فتح الیدین کی نہ کر نیکی شیخ عبدالحق میث و عربی  
 شمس خضر السعدت میں خوب لکھی ہیں جو چاہی اور عین دیکھ لے اور سوا علی کے اور بہت کتب  
 میں رفیع الیدین کی لکھی ہیں حاصل کلام کا یہ ہے کہ مقلد امام شافعی صاحب کی امام  
 اعظم صاحب کی مقلدون کو سنت و جماعت جانتی ہیں اور اسطرح مقلد امام عظیم صاحب کے امام شافعی  
 صاحب کی مقلدون کو سنت جماعت جانتی ہیں اور برائین جانتی ہیں اور اسطرح مقلد امام شافعی  
 کی اور امام ابوحنبل صاحب کی امام عظیم صاحب اور امام شافعی صاحب کی مقلدون کو سنت جماعت  
 جانتی ہیں اور برائین جانتی ہیں اور امامون کی آپس میں اپنی اپنی دلیلین ہیں تو ہر ایک کی  
 مقلدان ہیں اپنی اپنی امام کی دلیلین پر قائم ہیں تو صاحب معیار اہل کو یوں چاہی تھا کہ جیسے  
 مذہب والوں کو لکھا تھا کہ مثلاً شافعی انصوب کہ مسئلہ رفیع الیدین کا اگر معلوم ہو تو اس کی استمال  
 سی نفرت اور انکار کری بلکہ کہی کہ یہی لی تو اسطرح اور امامون کی مقلدون کو یہی لکھا تھا کہ  
 اون کو چاہی کہ اگر کوئی مسئلہ حنفی مذہب کا خلاف اون کی مذہب سی اون کو معلوم ہو تو اون کو  
 چاہی کہ اون کی استمال سی نفرت اور انکار کری بلکہ کہی کہ یہی لی واللہ تعالیٰ اعظم البواب  
 اب یہ خیر خواہ مسلمانوں کا اس جگہ یہ عرض کرتا ہے کہ جو کوئی عالم دین و ارست  
 جماعت اس معیار حق کی عبارت کی تفصیل کو جو اس وصیت نامہ میں لکھی گئی ہے دیکھی تو زمین  
 جہان کہیں بھول ہو کہ ہو گئی ہو تو اسکو بہت کہ دین عند اللہ عاجز ہو گئی اور اون کو اون کے  
 مسئلہ تعالیٰ پیادہ کی کہ جو کہ ایک مسئلہ بھی غلطی دیکھیں تو زمین اور آسمان کا لیل تعالیٰ کی کو تو تو تک دی



متن ہے جاننا چاہی کہ ہر مذہب بیان اہل حلال اور صدق متعال اور اس وصیت نامہ میں کچھ ہر چکا  
 ہے لیکن انجیل پر واسطی تاکید کی بیان قوت حلال کا کہ جو جڑ ہے سب طرح کی عبادتوں کی لکھا جاہی  
 کتاب مبینہ حاکم سی کہ بڑی معتبر کتاب ہے کہ اسکی مصنف علیہ الرحمۃ کو ایک کلمہ حدیث یاد تھی و عبادۃ  
 اوسکی یہی کہ روایت ہی حضرت لقمان علیہ الرحمۃ سی کہ جو شخص مال حرام کا کھاوی گا جاری ہوگا  
 اوسکی زبان پر غریب اور جھوٹ اور جو مال شبہ کا کھاوی گا جاری ہوگی اوسکی زبان پر غیبت اور  
 کلام فضول اور بیہودہ اور جو شخص مال حلال کھاوی گا جاری ہوگی اوسکی زبان پر علم اور حکمت انتہی  
 اور تغیر سیباوی میں حکمت کے معنی یونہی ہے اَحْکَمَةُ مَرْثَیٰ کی تفسیر میں یہ لکھے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ  
 نے یُونُی اَحْکَمَةُ مَن تَشَاءُ یعنی دیتا ہے حکمت یعنی تحقیق علم کے اور پائداری علی کے جبکہ چاہتا  
 ہو مَن یُوْتِ اَحْکَمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا اور جسکو دی گئی حکمت پس تحقیق دیا گیا وہ خیر و خوبی بہت  
 ایسی کہ جمع کی گئی واسطی اوسکے خیر و نون جہان کی انتہی اور نافع المسلمین لکھا ہی کہ خیرۃ مَجْدٍ وَالْف  
 ثانیہ شیخ احمد سرمنہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ ہی حل جوتی تھی اور آپ ہی اوس کسبت میں پائے  
 سینچے تھے اور جیلوں کا مونہہ باندھ دیتی تھی تاکہ اوس کا کسبت نہ کھاؤں اور آپ ہی بیستی تھی  
 اور دریا کی پانی سی پکاتے تھے پھر کھاتی تھی سو یہ توجہ کو خدای تعالیٰ توفیق دیتا ہی اوس سی ادا  
 ہوتا ہی مگر ہر اوس کتاب میں یہ جلیہ ہی لکھا ہے کہ اگر آدمی کسی سی کوئی چیز قبول لیوی خواہ کہانی کی  
 یا مینی کی یا پھٹی کی تو اوسکو چاہئے کہ اول اس چیز کی قیمت پھر الموی پھر اوس چیز کو اپنی تفسیر  
 کر لیوی اور بعد اوسکی قیمت اوسکی ادا کری اگر زیادت خود دلتا ہی اور جسکی نوازی کو واسطی مول لینی کسی  
 چیز کی بھیجی تو چاہی کہ اوسکو بھی یہ جلیہ سکھاوی کہ اس جلیہ سی لیا کری اور یہ اوس کتاب میں لکھا ہی کہ اگر  
 جلیہ کی طرف اتنا ہی الم اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا اور یہ کہ کثر تجربہ میں آیا ہی کہ جو کوئی اس وقت میں اس جلیہ علی  
 کر تا ہی تو اوسکا حال بھی بہت اچھا ہوتا ہی اوس آدمی سی جو اس جلیہ علی نہیں کرتا ہے

